اسلام اور شجر کاری

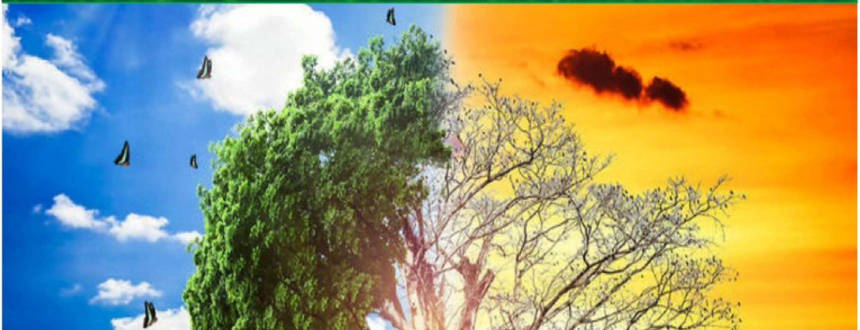

محمد طفیل احمد مصباحی

www.KitaboSunnat.com

ورلڈ ویو پبلشرز

بسم الله الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

باسمہٖ تعالیٰ

اسلام اور شجر کاری

مصنف

مولانا محمد طفیل احمد مصباحی
﴿خلیفۂ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ﴾

ناشر
ورلڈ ویو پبلیشر، لاھور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست موضوعات

نمبر شمار	موضوعات	صفحہ نمبر
۱	زندگی کا مقصد اور عبادت کا مفہوم	۳۵
۲	طرق معاش، اصناف معاش اور ذرائع معاش	۴۰
۳	علم الفلاحت یا علم زراعت کی تعریف	۴۴
۴	اشجار اور پودے، قدرت کے انمول تحائف	۴۷
۵	شجر کاری کیا ہے؟	۵۰
۶	اشجار سے متعلق اہل عرب کی کہاوتیں	۵۲
۷	دنیا کے سات مقدس خیال کیے جانے والے پودے	۵۸
۸	قرآن میں درختوں اور پودوں کا تذکرہ	۶۲
۹	قرآن وحدیث میں مشہور درختوں کا ذکر	۷۰
۱۰	درخت اور پیڑ پودے لگانے کا حکم وفضیلت	۸۹
۱۱	غیر آباد زمین کو آباد کرنے کا حکم	۹۲
۱۲	بخاری ومسلم کی حدیث کی توضیح وتشریح	۱۰۲
۱۳	شجر کاری سے متعلق مسند امام احمد بن حنبل کی روایت	۱۰۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۴	جامع الصغیر اور مجمع الزوائد کی مختلف روایات	۱۰۹
۱۵	مندرجہ بالا احادیث سے مستنبط احکام وفوائد	۱۱۲
۱۶	شجر کاری کے سماجی اور معاشرتی فائدے	۱۱۶
۱۷	شجر کاری اور پودوں کے سائنسی فوائد	۱۲۱
۱۸	درختوں اور پودوں کے طبی فوائد	۱۲۳
۱۹	گھر میں پودے لگانے کے طبی فوائد	۱۲۶
۲۰	زیتون کا درخت	۱۲۹
۲۱	روغن زیتون کے حیرت انگیز فوائد	۱۳۲
۲۲	ایلو ویرا کے طبی فائدے	۱۳۶
۲۳	شجر کاری کے اقتصادی فوائد	۱۴۲
۲۴	شجر کاری: ایک صدقۂ جاریہ	۱۴۵
۲۵	فضائل صدقات	۱۴۹
۲۶	صدقۂ جاریہ کا مفہوم	۱۵۵
۲۷	اسلام میں زراعت اور کاشتکاری کا حکم	۱۶۱
۲۸	شجر کاری کے دنیاوی مصالح اور دینی منافع	۱۷۰

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۲۹	شجر کاری اور ماحولیاتی آلودگیوں کا تحفظ	۱۸۶
۳۰	ماحولیاتی آلودگیاں اور ہماری ذمہ داریاں	۱۹۱
۳۱	شجر کاری کی عالمی مہم	۲۰۱
۳۲	درختوں اور پودوں کی حفاظت سے متعلق ہماری زمہ داریاں	۲۰۳
۳۳	اسلام میں درخت اور پودے کاٹنے کی ممانعت	۲۱۰
۳۴	کھجور کی تر شاخ سے عذاب میں تخفیف	۲۱۵
۳۵	پھل دار درخت کے نیچے پیشاب کرنے کی ممانعت	۲۱۶
۳۶	مسلم حکومتوں میں درخت، پودے اور باغات لگانے کا اہتمام	۲۱۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿پیش لفظ﴾

مذہب اسلام نے جن چیزوں کا تاکیدی حکم دیا ہے اور آج ساڑھے چودہ سو سال بعد سائنسی دنیا جن کی اہمیت و افادیت کی قائل ہوئی ہے، ان میں سے ایک ''شجر کاری'' بھی ہے۔ انسانیت کی فلاح و بہبود اور کائناتِ ارضی کے حسن و جمال کو باقی رکھنے کے لیے معلمِ کائنات، فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفی روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''**ما من مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا**'' فرما کر بہت پہلے ''شجر کاری کی ضرورت واہمیت'' سے ہمیں آگاہ کر دیا تھا۔ شجر کاری کی ضرورت اور اس کی اہمیت و افادیت کل بھی مسلّم تھی اور ''گلوبل وارمنگ'' اور ''ماحولیاتی آلودگیوں سے تحفظ'' کی خاطر آج اس کی ضرورت واہمیت پہلے سے کئی گنا بڑھ گئی ہے۔ شجر کاری بظاہر ایک معمولی عمل ہے، لیکن اس کے اثرات ونتائج دیر پا ہیں۔ ملک و ماحول کی تزئین و آرائش کے علاوہ یہ بیشمار دینی، سماجی، طبّی، سائنسی اور معاشی واقتصادی فوائد کی حامل ہے، جس کی تفصیلات زیرِ نظر کتاب میں موجود ہیں۔

''شجر کاری'' بڑا خشک موضوع ہے۔ گذشتہ پندرہ سالوں سے کتابوں اور لائبریریوں کی خاک چھاننے کے بعد بھی آج تک اردو میں اس عنوان پر کوئی مستقل کتاب یا رسالہ (سوائے چند مختصر مضامین کے) راقم کی نظروں سے نہیں گذرا ہے۔ البتہ عربی زبان میں اس پر اچھا خاصہ مواد موجود ہے۔ موضوع خشک اور اردو میں مواد نہ ہونے کے سبب دورانِ تالیف بڑی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن محنت و مشقت اور تحقیق و تفتیش جاری رہی اور محنت کا ثمرہ ''اسلام اور شجر کاری'' کی شکل میں ظاہر ہوا۔

اس بندۂ عاصی کو شجر کاری کے عنوان پر یہ کتاب ترتیب دینے کا خیال آج سے چار سال قبل پیدا ہوا اور وہ اس طور پر کہ ایک دن قصبہ مبارک پور (اعظم گڑھ، یوپی) سے اشرفیہ عربی یونیورسیٹی، ماہنامہ اشرفیہ کا کام کرنے جا رہا تھا۔ راستے میں جناب جناب حاجی سلیمان شمسی صاحب (مالک زیور محل، مبارک پور) سے ملاقات ہوگئی اور انھوں نے مجھ سے یہ سوال کر دیا کہ: حضرت! شجر کاری کے حوالے سے مذہبِ اسلام ہمیں کیا تعلیم دیتی ہے؟ میں نے جواب دیا: کل بتاؤں گا۔ اس کے بعد دوسرے دن پیڑ پودے لگانے کی فضیلت پر مشتمل دو تین حدیث مع ترجمہ مشکوٰۃ شریف سے نقل کر کے ان کے حوالے کر دیا۔ حاجی سلیمان شمسی صاحب ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ، اچھے انجینئر اور دینیات کا گہرا مطالعہ رکھنے والے انسان ہیں۔ حسنِ اخلاق کے پیکر، حلیم الطبع، متواضع اور بڑے خوش مزاج ہیں۔ خدمت خلق اور انسانیت کی فلاح و بہبود سے متعلق کاموں میں کافی دلچسپی رکھتے ہیں۔ انھیں شجر کاری کا بڑا شوق ہے۔ قصبہ مبارک پور اور اس کے قرب و جوار میں وہ پیڑ پودے لگانے کا خاص اہتمام کرتے ہیں۔ مبارک پور کے زمانۂ قیام میں جب بھی ان سے ملاقات ہوتی وہ کچھ نہ دینی و علمی سوال ضرور کرتے اور بار بار مجھ سے کہتے کہ حضرت! شجر کاری کے موضوع پر تحقیق کیجیے اور اپنا حاصلِ مطالعہ کتابی شکل میں منظرِ عام پر لائیے۔ میں ہر بار اثبات میں جواب دیتا۔ وقت گزرتا گیا اور کثرتِ کار و ہجوم افکار نے اس کام کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موقع نہیں دیا۔ بالآخر "کل امر مرھون باوقاتہ" کے تحت وہ ساعت آ گئی۔ اپریل ۲۰۱۹ء کے مہینے میں راقم کے سر میں شدید چوٹ لگی۔ دائیں آنکھ کے اوپر پیشانی میں تین ٹانکے بھی لگے اور ڈاکٹر نے ہفتہ دس دن تک کے لیے بیڈ ریسٹ (آرام) کا مشورہ دیا۔ لیکن کام کرنے کا عادی انسان بھلا خاموش کب بیٹھتا ہے۔ میں نے اسی بیسٹ ریسٹ کے دوران لیٹ کر اور بعض اوقات بیٹھ کر شجر کاری اور اس کے متعلقات پر قلم اٹھایا اور الحمد للہ! پندرہ دن کی شبانہ روز کاوشوں کے بعد اسے پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا۔

اس کتاب کو وجود میں لانے کا اصل سبب بننے والے جناب حاجی سلیمان شمسی ہیں۔ میں ان کا شکر گزار ہوں اور ان کی صحت وسلامتی اور روشن مستقبل کے لیے اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں۔

پوری کتاب موبائل سے ٹائپ شدہ ہے۔ اس کی ترتیب اور سیٹنگ میں محبّ گرامی، نازشِ علم وحکمت، مفکر اسلام حضرت علامہ مفتی ڈاکٹر محمد معروف رضا نعیمی دام ظلہ العالی نے بڑی محنت کی اور میری حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے کتاب کے شروع میں ایک معلومات افزا مقدمہ بھی تحریر کیا۔ میں ان کا جتنا بھی شکریہ ادا کروں کم ہے۔ پاکستان کے مشہور صاحبِ قلم، ممتاز محقق ودانش ور، ماہرِ تاریخیات جناب احمد ترازی صاحب اور محبّ گرامی حضرت مفتی واجد القادری صاحب قبلہ نے اپنے گراں قدر تاثرات سے کتاب کو زینت بخشی۔ میں ان دونوں حضرات کی بارگاہ میں تشکر وامتنان کا گلدستہ بڑے ادب کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔

اخیر میں "ورلڈ ویو پرنٹرز اینڈ پبلشرز، لاہور" کے بانی و مالک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جناب مقصود کامران صاحب کا میں دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے کتاب کو اپنے اشاعتی ادارے سے شائع کر کے اس کی افادیت کو عام کیا۔ اللہ تعالی ان کے علم وعمل، عمر واقبال اور کاروبار میں خوب خوب ترقیاں عطا فرمائیں اور ان کی طباعتی واشاعتی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین علیہم التحیۃ والتسلیم

محمد طفیل احمد مصباحی

سبحان کٹوریہ، عمر پور، ضلع بھاگل پور، بہار انڈیا

۹ر فروری ۲۰۲۰ء، بروز اتوار

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿دعائیہ کلمات﴾

محققِ حقائقِ شریعت، مدققِ دقائقِ طریقت، استاذ مطلق، خیر الاصفیاء، مفتیِ اعظم مراد آباد حضرت علامہ و مولانا حافظ و قاری

مفتی الحاج الشاہ ایوب خان نعیمی

شیخ الجامعہ، جامعہ نعیمیہ، دیوان بازار، مراد آباد، یو پی، انڈیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیزم مفتی معروف رضا مصباح نعیمی سلمہ کے توسط سے یہ جان کر غایت درجہ خوشی ہوئی کہ نئی نسلوں میں نثر نگاری، شعر گوئی، علمی و قلمی میدان میں برق رفتاری، تصنیفی سرگرمی، بلند نگاہی و عالی ہمتی جیسے اوصاف و کمالات کے حامل فاضلِ نوجوان، ادیب و صحافی مولوی طفیل احمد مصباحی زید مجدہ کی نئی تصنیف ''اسلام اور شجر کاری'' منظر عام پر آنے والی ہے۔ ماشاء اللہ! یہ ایک عمدہ علمی و تحقیقی کام ہے، جس کی آج سخت ضرورت تھی۔ چند سال پیشتر عزیزم طفیل مصباحی سلمہ سے فون پر دو چار مرتبہ گفتگو بھی ہوئی تھی، جس سے ان کی علمی و تصنیفی سرگرمیوں کا حال جان کر مسرت حاصل ہوئی تھی اور سب سے زیادہ خوشی اس بات پر ہوئی تھی کہ وہ میرے لائق و فائق شاگرد مولانا قاری سہیل احمد نعیمی بھاگل پوری مرحوم کے سگے برادر زادہ (بھتیجا) ہیں۔ قاری سہیل مرحوم میرے اعزو ارشد تلامذہ میں تھے، جن پر مجھے فخر و ناز تھا۔ زیرِ نظر کتاب "**اسلام اور شجر کاری**" کے مندرجات سے مصنّف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی دقتِ نظری کا پتہ چلتا ہے۔ انھوں نے حالاتِ حاضرہ کے ایک اہم موضوع پر خامہ فرسائی کر کے امت مسلمہ کے قلوب واذہان کو روشن کیا ہے اور کتاب میں شجر کاری کے دینی، سماجی، طبی اور سائنسی فوائد پر تفصیلی گفتگو کر کے امت مسلمہ کو شریعت کے لطائف وکوائف اور شجر کاری کی ضرورت و اہمیت اور اس کی ہمہ گیر افادیت سے روشناس کرایا ہے۔ عزیزم سلمہ نے نہایت حساس موضوع پر قلم اٹھایا ہے اور عصر حاضر کے متقاضیات کو سامنے رکھتے ہوئے معیاری اندازِ بیان اور عمدہ اسلوب میں دادِ تحقیق دی ہے۔

اس پر مستزاد میرے اعز وارشد تلمیذ مولانا معروف رضا مصباح قادری نعیمی کی معلوماتی تقدیم نے بھی اس کی وقعت کو دوبالا کر دیا ہے۔ زیرِ نظر کتاب کے مطالعے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اب مدارس دینیہ کے فارغین سائنسی، عصری اور سماجی موضوعات پر لکھنے پڑھنے کا ذوق رکھتے ہیں، جو حد درجہ اطمینان بخش امر ہے۔ بارگاہِ خداوند قدوس میں دعا گو ہوں کہ مولیٰ تعالی مؤلفِ کتاب کے علم وعمل اور عمر واقبال میں برکت عطا فرمائے اور ان کی علمی کاوشوں اور ادبی سرگرمیوں کو میں مزید ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ۔

دعا گو:

الفقیر **محمد ایوب النعیمی** غفرلہ

شیخ الجامعہ جامعہ نعیمیہ، دیوان بازار، مراد آباد، یوپی

حال مقیم: الفلاح ریسرچ سینٹر، ہیوسٹن، امریکہ

مورخہ ۱۰ر فروری ۲۰۲۰ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاثر گرامی

سفیرِ امن عالم، شہزادۂ حضور مفتیٔ اعظم مراد آباد، عالمی شہرت یافتہ اسلامی اسکالر **حضرت علامہ مفتی مسعود رضا نعیمی**

بانی و صدر الفلاح ریسرچ سینٹر، ہیوسٹن امریکہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ابتدائے آفرینش سے تا ہنوز علمائے ملت، فقہائے امت اور مشائخِ طریقت نے اپنی خداداد صلاحیتوں اور بے مثال قربانیوں کے ذریعے دینِ اسلام کی حقانیت کا چراغ روشن کیا ہے اور انفس و آفاق کی دنیا میں اجالا پھیلایا ہے۔ دین و مذہب کی پاس داری و پاسبانی اور قوم وملت کی ہدایت و رہنمائی ان کی حیاتِ مستعار کے سب سے اہم مشاغل رہے ہیں۔ دعوت و تبلیغ کے میدان میں تصنیف و تالیف اور قرطاس وقلم کی نمایاں کارکردگی و کامیابی مسلم رہی ہے۔ یہ علماء و مشائخ کے رشحاتِ قلم کا ہی نتیجہ ہے کہ حدیث وفقہ، سیر و تواریخ، فلسفہ وکلام، علم بدیع و بیان وغیرہ کی تدوین و تشکیل عمل میں آئی ہے۔ تصنیف و تالیف اور تحریر و قلم کے ہتھیار سے لیس ہو کر دین وملت کے قلعہ کی حفاظت و پاسبانی کا مقدس فریضہ انجام دینے والے افراد و اشخاص میں ایک انقلابی اور آفاقی فکر و نظر رکھنے والے نوجوان فاضل و محقق جناب مولانا طفیل احمد مصباحی (سابق ایڈیٹر، ماہنامہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ) بھی ہیں جنھوں نے متعدد موضوعات پر تحقیقاتی اسفار طے کر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منزلِ مقصود تک رسائی حاصل کی ہے اور تصنیف و تالیف کے حوالے سے قابل رشک کارنامے انجام دیے ہیں۔ان کی وقیع تصانیف لائقِ دید، قابلِ مطالعہ اور باعثِ افتخار ہیں۔خصوصاً زیرِ مطالعہ کتاب "اسلام اور شجر کاری" اپنی مثال آپ ہے، جو اس عنوان پر مولانا موصوف کی ایک منفرد اور بے مثال کاوش ہے۔اس خشک عنوان کو مصنف نے زورِ دلائل، کثرتِ براہین اور زبان و بیان کے دل فریب اسلوب سے نہایت وقیع اور معنی خیز بنا دیا ہے۔شجر کاری و کاشت کاری اور اس کے دینی و دنیاوی فوائد جیسے قیمتی مباحث پر عالمانہ ومحققانہ انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔

کثرتِ کار، ہجومِ افکار اور دینی وتبلیغی مشاغل طویل خامہ فرمائی کی اجازت نہیں دیتے۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالی اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے مصنفِ کتاب کو مزید علمی و دینی خدمات انجام دینے کی توفیق بخشے اور انھیں عمر خضر عطا فرمائے۔آمین۔

خلوص کار:

محمد مسعود رضا نعیمی غفرلہ

بانی وصدر الفلاح ریسرچ سینٹر، ہیوسٹین، امریکہ

مورخہ: ۱۱رفروری ۲۰۲۰ء

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاثر گرامی

پاکستان کے مشہور صاحبِ قلم، ممتاز محقق و دانش ور، ماہرِ تاریخیات جناب

محمد احمد ترازی صاحب

کراچی، پاکستان۔

آنے والوں کے لیے اِک پیڑ لگا دیتے ہیں!

"اسلام اور شجر کاری"

نوجوان قلم کار محمد طفیل احمد مصباحی کی ایک منفرد اور اُچھوتی کتاب

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ دنیا کے اندر تمام ذی رُوح اشیاء کی زندگی کا دار و مدار اور تحفظ و بقاء کا ضامن صاف ستھرا ماحول اور صحت بخش آب ہوا پر ہوتا ہے۔ جس کے لیے رُوئے زمین پر سرسبز و شاداب پودوں اور درختوں کا ہونا بہت ضروری ہے۔ آج دنیا کے سارے دانشور، مفکر، فلسفی اور ماہرین ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے کے لیے شجر کاری کی اہمیت اور افادیت پر زور دے رہے ہیں۔ مگر اسلام نے چودہ سو سال قبل اِس کی اہمیت و افادیت کو ہی اُجاگر نہیں کیا بلکہ درختوں اور سرسبز و شاداب کھیتوں اور میدانوں کی حفاظت و بقاء کی عملی ترغیب بھی دی۔ چنانچہ سورہ بقرہ میں ارشاد فرمایا گیا: ﴿وَإِذَا تَوَلَّى سَعَى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ﴾ ۔(البقرۃ:۲۰۵) ”جب وہ لوٹ کر جاتا ہے تو زمین میں فساد پھیلانے کی اور نسل اور کھیتی کی بربادی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوشش میں لگا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ فساد کو ناپسند کرتا ہے۔'' اِس آیت سے معلوم ہوا کہ ہرے بھرے کھیتوں، میدانوں اور پودوں کو تباہ و برباد کرنا منافقوں کا شیوہ ہے، مومن اِس فعل قبیح کا ارتکاب نہیں کر سکتا۔

ویسے بھی اللہ تعالیٰ نے درختوں کو زمین کی زینت قرار دیا ہے، پھر کیوں کر اِن کے ناحق کاٹنے کی اجازت ہو سکتی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا﴾ ۔(الکہف:۸) ''رُوئے زمین پر جو کچھ ہے (حیوانات، نباتات، جمادات وغیرہ) اُسے ہم نے زمین کے لیے رونق بنا دیا ہے۔'' اِس تناظر میں درختوں کی کٹائی کی ممانعت کیوں نہ ہو جب کہ درختوں اور پودوں کا نظام آسمان سے پانی برسنے کا سبب بنتا ہے۔ اِس سے کائنات کا قدرتی حسن دوبالا ہوتا ہے۔ درخت جانداروں کو آکسیجن فراہم کرتے ہیں۔ اِن سے ہواؤں کی رفتار میں اعتدال پیدا ہوتا ہے۔ درجۂ حرارت میں تخفیف ہوتی ہے اور وہ فضائی آلودگی کا سبب بننے والے ہر طرح کے جراثیم کو اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں۔

یہاں یہ بات بھی اہم ہے کہ ماحولیاتی آلودگی سے تحفظ اور انسان کو صاف و شفاف ہوا فراہم کرنے والے من جملہ ذرائع میں ایک اہم ذریعہ درخت اور درختوں سے بھرے گھنے جنگلات ہیں۔ قرآن مجید میں درختوں اور نباتات کے نظام کو اللہ نے اپنی رحمت قرار دیا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ آسمان سے برسائے جانے والا پانی اور اُس کے فوائد پر روشنی ڈالتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا: ﴿هُوَ الَّذِىٓ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ يُنبِتُ لَكُم بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾ ۔(النحل:۱۰۔۱۱) ''وہی (خدا) ہے جو تمہارے فائدہ کیلیے آسمان سے پانی برساتا ہے جسے تم پیتے بھی ہو اور اُس سے اُگے ہوئے درختوں کو تم اپنے جانوروں کو چراتے ہو، اُس سے وہ تمہارے لیے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اُگاتا ہے، بیشک اُن لوگوں کے لیے تو اِس میں نشانی ہے جو غور وفکر کرتے ہیں۔''

آیاتِ بالا میں درختوں کے فوائد ذکر کیے گئے کہ اُن سے جانوروں کو غذا حاصل ہوتی ہے اور اُن کے پھلوں اور غلہ سے انسان بھی اپنی غذائی ضروریات کی تکمیل کرتے ہیں۔ اِسی طرح قرآن میں ایک جگہ شہد کی مکھیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا گیا کہ وہ مختلف درختوں اور پودوں سے رس چوس کر شہد جیسی نعمت کے وجود میں آنے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ ارشاد ربانی ہے: (وَأَوْحَى رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ أَنِ اتَّخِذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ) ۔(النحل:۶۹) ''آپ کے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں درختوں اور لوگوں کی بنائی ہوئی اُونچی اُونچی ٹہنیوں میں اپنے چھتے بنا اور ہر طرح کے میوے کھا۔'' نیز یہ بھی دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ درختوں اور دیگر اشیاء کے سایہ کا تذکرہ بطور احسان کے کر رہا ہے۔ ارشاد ہے:﴿وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّمَّا خَلَقَ ظِلَالًا﴾۔(النحل:۸۱) ''اور اللہ ہی نے تمہارے لیے اپنی پیدا کردہ چیزوں میں سے سایے بنائے ہیں۔'' اسی طرح زیتون کے درخت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا گیا: ﴿وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِن طُورِ سَيْنَاءَ تَنبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْآكِلِينَ﴾ ۔(المؤمنون:۲۰) ''اور (پیدا کیا) وہ درخت جو طور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سینا پہاڑ سے نکلتا ہے جو تیل نکالتا ہے۔ اور کھانے والوں کے لیے سالن ہے۔" اِسی طرح زیتون کے درخت کو مبارک درخت قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا گیا: ﴿يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ﴾ (النور:۳۵)

اسلام میں جہاں درختوں کی کٹائی سے منع کیا ہے وہیں شجر کاری کی بھی تلقین کی گئی اور شجر کاری کرنے والوں سے جانور وغیرہ کھا جانے کی صورت میں اَجرِ عظیم کا وعدہ بھی فرمایا گیا۔ چنانچہ حدیثِ مبارکہ میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ "مسلمان کوئی درخت یا کھیتی لگائے اور اُس میں سے انسان درندہ، پرندہ یا چوپایا کھائے تو وہ اُس کے لیے صدقہ ہوجاتا ہے۔" (مسلم شریف:۵،۲۸)۔ اِس حدیث مبارکہ سے شجر کاری کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے، نیز یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ شجر کاری میں کافی خیر ہے اور دین ودنیا کے لیے بے شمار فوائد ہیں۔

اِسی طرح ایک موقع پر آپ ﷺ نے شجر کاری کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: (من نصب شجرة فصبر على حفظها و القيام عليها حتى تثمر فإن له في كل شيء يصاب من ثمرها صدقة عند الله) (مسند احمد:۶۱/۴) "جو کوئی درخت لگائے پھر اُس کی حفاظت اور نگرانی کرتا رہے یہاں تک کہ وہ درخت پھل دینے لگے اب اُس درخت کا جو کچھ نقصان ہوگا وہ اُس کے لیے اللہ کے یہاں صدقہ کا سبب ہوگا۔" ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے کاشتکاری اور بنجر و بے استعمال زمین کو کاشت کے لیے استعمال کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: "جس کے پاس زمین ہو اُسے اُس زمین میں کاشتکاری کرنی چاہیے، اگر وہ خود کاشت نہ کرسکتا ہو تو اپنے کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمان بھائی کو دے، تاکہ وہ کاشت کرے۔‘‘ (مسلم شریف، حدیث نمبر: ۱۵۳۶)۔ رسول اللہ ﷺ کی اِنہی ترغیبات کا نتیجہ تھا کہ حضراتِ صحابہ شجر کاری کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔ حضرت امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ’’حضراتِ صحابہ کرام صدقہ کی نیت سے درخت لگانے کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔ (مجمع الزوائد: ۶۸/۴)۔ چنانچہ شجر کاری اور کاشت کے اِنہی فوائد کے پیشِ نظر اسلام نے افتادہ سرکاری زمین کے بارے میں یہ اُصول مقرر کیا ہے کہ جو شخص بھی اِس میں کاشت کرنا چاہے حکومت کی اجازت سے کرسکتا ہے، اگر کوئی شخص ایسی اراضی قبضہ میں لے کر پھر اُسے آباد کرنا چھوڑ دے تو زمین اُس سے لے کر دوسرے کے حوالے کردی جائے گی، تاکہ وہ اُس میں کھیتی کرے۔ (خلاصۃ الفتاویٰ: ۴/۳۰)

سب جانتے ہیں کہ بلادِ عرب میں بالعموم ببول یا بیری کے درخت ہوا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے بیری کے درخت کے بارے میں فرمایا: من قطع سدرة صوب الله رأسه في النار۔ (مجمع الزوائد: ۱۱۵/۸) ’’جو بیری کا درخت کاٹے گا اُسے اللہ تعالیٰ اُوندھے مُنہ جہنم میں ڈالیں گا۔‘‘ علماء نے اِس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جنگل کے ایسے درخت جن سے لوگوں کو سایہ حاصل ہوتا ہے یا جن سے چوپائے غذا حاصل کرتے ہیں اُنہیں جو کوئی ناحق کاٹے گا وہ جہنم رسید ہوگا۔ (تفسیر القرطبی: ۸۷/۷)

حقیقت یہ ہے کہ اسلام میں درختوں کی حفاظت پر اِس قدر زور دیا گیا کہ جنگوں تک میں کھیتیوں اور درختوں کے جلانے کی ممانیت کی گئی۔ خود رسول اللہ ﷺ کا عمل اِس حقیقت کا عکاس ہے کہ آپ ﷺ جب بھی مجاہدین

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کو جہاد کے لیے روانہ فرماتے تو اُنہیں یہ نصیحت ضرور فرماتے کہ درختوں کو مت کاٹنا۔ چنانچہ ترمذی میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں ہے کہ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدین کو خاص طور پر درختوں اور کھیتوں کے برباد کرنے سے منع فرمایا۔'' سلف صالحین کے وصایا میں بھی اِس بات کا بھی ذکر ملتا ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہوئے کہتے تھے: ''**لا تقطعوا شجرا**'' کسی درخت کو مت کاٹو۔

دینِ اسلام نے جہاں درختوں کی کٹائی سے منع کیا ہے وہیں شجر کاری کی ترغیب بھی دی۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ ''پرندہ اور چوپایہ جو درختوں سے کھاتے ہیں تو وہ صاحبِ درخت کے لیے صدقہ ہے۔'' یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام صدقہ کی نیت سے بہت زیادہ درخت لگاتے تھے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک چونکا دینے والا ارشاد بھی اُن کے سامنے تھا کہ کہ ''اگر قیامت برپا ہورہی ہو اور تمہیں پودا لگانے کی نیکی کا موقع مل جائے تو فوری اِس نیکی میں شامل ہو جاؤ۔'' اِس ارشادِ مبارک کا مقصود اگرچہ نیکی کے مواقع کو غنیمت جاننے کی تاکید ہے لیکن بے شمار نیکیوں میں سے آپ نے پودا لگانے کا انتخاب کی اہمیت اور افادیت کو خاص طور پر واضح اور اُجاگر فرمایا ہے۔ لہٰذا اِس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اسلام نے شجر کاری کو کتنی اہمیت دی ہے۔

آج موجودہ فضائی آلودگی میں اضافہ کی ایک اہم وجہ درختوں کی کٹائی اور جنگلات کا خاتمہ ہے۔ دنیا میں تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کے پیشِ نظر جنگلات اور ہرے بھرے میدانوں کا صفایا ہوتا جارہا ہے۔ دوسری طرف دیہی آبادی شہروں کا رُخ کررہی ہے اور سرسبز و شاداب علاقے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسانی آبادی کے سبب ختم ہوتے جا رہے ہیں۔ جبکہ ماہرین کے مطابق کسی بھی ملک کا پچیس فیصد رقبہ جنگلات سے ڈھکا ہوا ہونا چاہیئے۔ ویسے بھی قدرتی ماحول میں انسان کی بے جا مداخلت سے دنیا بھر کے موسموں میں پیدا ہونے والی غیر متوقع تغیر اور کرہ ارض کی بڑھتی ہوئی تپش سیموسمی بحران، ماحولیاتی تبدیلی اور گلوبل وارمنگ (عالمی حدت) جیسے لاحق سنگین خطرات نے دنیا بھر کے ماحولیاتی ماہرین کو اِس تشویش میں مبتلا کر دیا ہے کہ آلودگی کا عفریت پورے عالم کو نگلنے کے لیے منہ کھولے کھڑا ہے۔

دوسری طرف بعض خطوں میں بارشوں کی کمی اور آبی وسائل کی کمیابی جیسے مسائل سے خشک سالی اور غذائی قلت کے آثار الگ پریشانی کا باعث ہیں۔ لیکن اِن سب سے بڑا خطرہ خود انسانی صحت اور زندگی کی بقا کے لیے پیدا ہو چکا ہے۔ گرین ہاؤس گیسز کے بے تحاشا اخراج سے انسانی زندگی اور صحت خطرے میں پڑتی چلی جا رہی ہے۔ عالمی ادارہ صحت کی رپورٹ کے مطابق خطرناک ماحولیاتی تبدیلیاں سالانہ ۵ ملین افراد کو مختلف بیماریوں میں مبتلا کرنے کا سبب بن رہی ہیں جبکہ ۱۵۰،۰۰۰ افراد ماحولیاتی آلودگی سے پیدا ہونے والی نت نئی بیماریوں کے ہاتھوں ہلاک ہو رہے ہیں۔ چنانچہ اِن خطرات سے بچنے اور انسانی زندگی اور صحت کے بچاؤ کے لیے ماحول کی اصلاح ٹھوس اجتماعی کوششوں کی متقاضی ہے۔ اِس سلسلے میں بڑے پیمانے پر شجر کاری مہم کو ایک اہم قدم قرار دیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ماحول کو درست رکھنے میں درخت صرف اہم کردار ہی ادا نہیں کرتے بلکہ ماحول کی خوبصورتی، آبی کٹاؤ سے بچاؤ اور آب و ہوا کے توازن کو برقرار رکھنے میں بھی معاون و مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوجوان فاضل و مایہ ناز قلم کار برادرم محمد طفیل احمد مصباحی (سب ایڈیٹر ماہنامہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ) کی نئی کتاب ''اسلام اور شجر کاری'' اِس حوالے سے بہت اہمیت کی حامل ہے۔ جو شجر کاری کی تعریف، دین اسلام میں اِس کی ضرورت و فضیلت، عصر حاضر میں اِس کی افادیت و اہمیت، سائنسی و طبی اثرات، و اقتصادی فوائد اور حفاظت و آبیاری جیسے تمام موضوعات کا مکمل احاطہ کرتی ہے۔ اپنے موضوع کے اعتبار سے یہ ایک شاندار علمی اور تحقیقی کتاب ہے جس میں دلائل کی کثرت، جزئیات کی فراوانی اور مستند حوالہ جات کی ایک کہکشاں موجود ہے۔ برادرم طفیل احمد مصباحی کا اندازِ تحریر اور اسلوب نگارش سادہ آسان اور دلنشین ہونے کے ساتھ اُن کے علمی و تحقیقی ذوق، جستجو و لگن اور اپنے موضوع سے لگاؤ کا آئینہ دار ہے۔ اِس سے قبل ''اسلام اور شجر کاری" کے موضوع پر اِس طرح کا جامع اور مدلل کام ہمارے علم میں نہیں۔ جو اپنے قاری کو یہ دعوت فکر دیتا ہو کہ ؎

ہم تو محروم ہیں سایوں کی رفاقت سے مگر
آنے والوں کے لیے اِک پیڑ لگا دیتے ہیں

چنانچہ یہ کہنا قطعاً غلط نہ ہوگا کہ اپنے موضوع کے اعتبار سے یہ ایک منفرد اور اچھوتی تحقیقی کتاب ہے۔ جس پر ہم برادرم محمد طفیل احمد مصباحی صاحب کو مبارک باد اور خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ اور اُن کی مزید کامیابی و کامرانی کے لیے دعا گو ہیں۔

محمد احمد ترازی (کراچی)

مورخہ ۲۹ر ستمبر ۲۰۱۹ء بمطابق ۲۹ر محرم الحرام ۱۴۴۱ھ

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ جلیل

معروف کالم نویس، واجد ملت خلیفۂ شیخ الاسلام، وشیخ طریقت،

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اختر علی واجد القادری

سربراہ اعلیٰ جامعہ اسلامیہ یتیم خانہ، مفتی شمس العلماء دارالافتاء والقضاء میرا روڈ ممبئی۔

حامداً و مصلیاً: اسلام مذہب مہذب ہونے کا محض دعویٰ ہی نہیں کرتا بلکہ ہمہ جہات اپنی تہذیب کے دلائل کی فراہمی کرتا ہے اسی تناظر میں انسانی ضروریات کو درپیش ماحولیاتی نظام کے استحکام کے لیے اسلام میں شجر کاری کے فضائل وشمائل بیان کیا گیا ہے اور نظام کائنات کو شادو باد رکھنے کے لئے ترغیب وتشویق کے علاوہ ترہیب وتہدید میں جا بجا نظائر و امثال پیش کیا گیا ہے ۔ خیر کبھی کبھی میرے ذہن میں یہ بات کثرت سے آتی تھی کہ قرآن میں جو" تبیاناً لکل شیء " کا فرمان عالیشان ہے باوجود اس کے شجر کاری کی شرعی حیثیت پر ابھی تک کوئی رسالہ یا کتاب سوائے چند ورقی مضامین کے میری نظر سے نہیں گزری سو میں تفصیلی کتاب کی آمد کا منتظر تھا بالآخر امیر قلم وزبان صاحب بیان وبرہان حضرت علامہ مولانا طفیل احمد مصباحی دام ظلہ العالی کی محنت شاقہ بشکل،، اسلام اور شجر کاری،، میرے مطالعہ کے میز پر موجود ہے باضابطہ طور پر تو پڑھ نہ سکا البتہ جہاں دیکھا وہاں تحقیق وتدقیق، اور ادب وصحافت کی جہان دیکھا ۔ تو میں اس نتیجہ پر پہنچا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں کہ کتاب مستطاب کیا ہی عمدہ اور بہترین تحقیق کا مجموعہ ہے جس سے آپ کی جلالت علمی مترشح ہوتی ہے اور صاحب کتاب کے باکمال ہونے کی شہادت پیش کرتی ہے بقول سلطان المناظرین مفتی معروف رضا مصباح قادری نعیمی مصنف موصوف کی علمی صحبت ورفاقت نے کئی لوگوں کی علمی اور قلمی راہیں ہموار کی ہیں جس سے ایوان صحافت کو فروغ بخش رہے ہیں اور انہیں کے بتائے ہوئے اصول سے یہ کامیاب سفر سے واپسی کرر ہے ہیں خیر گوناگوں مصروفیات کی وجہ سے میں اپنے قلم کی حرکت کو سکون میں تبدیل کرر ہا ہوں مولا تعالی سے دعا ہے کہ مصنف مذکور کے رشحات قرطاس وقلم سے مستفیض ہونے اور ان کی علمی توانائی کو قبول فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

از

(مفتی) محمد اختر علی واجد القادری

سربراہ اعلی جامعہ اسلامیہ یتیم خانہ میرا روڈ ممبئی

مورخہ ۶ / فروری ۲۰۲۰ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿تقدیم﴾

مفکرِ اسلام، محققِ عصر، خطیب البراہین

حضرت علامہ مفتی ڈاکٹر محمد معروف رضا مصباح قادری نعیمی دام ظلہ العالی

سربراہِ اعلیٰ رضوی نعیمی دارالافتاء، وخواجہ معین الدین لائبریری، کاشانۂ سرکار محمد پور کشن گنج بہار۔

مبسملاً و حامداً و مصلیاً: مذہب اسلام ایک کامل واکمل دین، مکمل ضابطۂ حیات اور پوری دنیائے انسانیت کی فلاح و بہبود کا ذریعہ ہے۔ اس کی تعلیمات فطرتِ انسانی کے عین مطابق اور ہر قسم کے مسائل و مصالح کو جامع ہیں۔ امتداد زمانہ کے ساتھ رونما ہونے والے مسائل و تغیرات کا حل اس دینِ حنیف کے پاکیزہ دفعات میں موجود ہے۔ ماحولیاتی تبدیلیوں کے سبب رونما ہونے والے حوادث وواقعات کا ازالہ اس عالم گیر مذہب کے دستور میں بخوبی ڈھونڈا جا سکتا ہے۔ سائنسی اعتبار سے آج کی ماحولیات اگر چہ لوگوں کے فکر و مزاج سے متصادم ہیں، لیکن اسلام نے ان کا ازالہ خلقت نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہی کر دیا تھا۔ آج اگر چہ سائنس وٹیکنالوجی اپنی انتہا اور مرتبۂ کمال کو پہنچ چکی ہے اور دن بدن ترقیات کے ساتویں آسمان کو چھو رہی ہے، لیکن یہ عروج کمال قرآنی فرمان: ''**تبیاناً لکل شی**'' کا اعجازی کرشمہ ہے۔ موجودہ سائنسی ترقیاں قرآنی افکار ونظریات اور اسلام کے بیش قیمت ارشادات وفرمودات کا نتیجہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ دشمانِ دین اور اعدائے اسلام اپنی تمام تر عداوت و مخالفت کے باوجود قرآن کے چشمۂ شافی سے سیراب ہو رہے ہیں اور شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا گہرائی کے ساتھ مطالعہ کر کے انفس و آفاق میں اپنی صلاحیتوں کے جھنڈے گاڑ رہے ہیں۔ اسلامی تعلیمات و ارشادات اور ان کی جامعیت و ہمہ گیریت سے نہ کل انکار کیا گیا تھا اور نہ آئندہ انکار کیے جانے کی گنجائش ہے۔ کیوں کہ اسلام کے غیر متبدل اصول و قوانین کل کی طرح آج بھی اپنی اہمیت و معنویت اور ہمہ گیر عظمت و افادیت کا احساس دلاتے ہیں۔ شجر کاری کی اہمیت اور بلاوجہ درختوں کے کاٹنے پر ترہیب و تہدید سے متعلق اسلام نے ہمیں آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے متنبہ کر دیا تھا، آج دنیا اپنے ماتھے کی نگاہوں سے اسلام کی اس اٹوٹ حقیقت کا مشاہدہ کر رہی ہے۔ اس قسم کی سینکڑوں مثالیں ہیں جن کے وجود کی معنویت و ہمہ گیریت اور ان کے عدم کی قباحت و شناعت پر شریعتِ اسلامیہ نے بہت پہلے اپنا نقطۂ نظر واضح کر دیا تھا۔ اور آج دنیا ان کی اہمیت کا انشراحِ صدر کے ساتھ اعتراف کر رہی ہے۔ یہ عنوان اہل دانش کے نزدیک اتنا خشک ہے کہ میری نظر میں محترمی و مکرمی ادیب شہیر، مفکر بے نظیر، محقق عصر، ماہر بہاریات حضرت علامہ طفیل احمد مصباحی (خلیفۂ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ) کی کتاب مستطاب ''اسلام اور شجر کاری'' کے علاوہ چند ورقی مضمون کے علاوہ اب تک کوئی رسالہ یا کتاب نظر سے نہیں گزری اور یہ بھی ضروری تھا کہ ہر کس و ناکس کو اس دشتِ مغیلاں میں قدم رکھنے اور طبع آزمائی کرنے سے احتراز ہی مناسب تھا۔ لیکن سچ پوچھیے تو یہ علامہ موصوف ہی کی تحقیقِ انیق کا حصہ تھا جو ان کی نوکِ قلم سے وجود میں آ کر قیامت تک کے لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امت مسلمہ کے حق میں مشعلِ راہ اور نشانِ منزل مقصود کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس بلند پایہ تصنیف و تحقیق کی وجہ سے محققینِ عصر میں طفیل مصباحی کی قدر و منزلت، عزت و اعتماد میری نظر میں میں غایت درجہ بڑھ گئی ہے۔ علامہ موصوف کے رشحات قلم نے مجھے ان کا گرویدہ اور ان کی صلاحیت و دانش مندی کا قائل بنا دیا ہے۔ اسی باعث پیہم مصروفیات اور کثرت مشغولیات کے باوجود میں نے مکمل کتاب کا بغور مطالعہ کیا۔ مجھے اپنی بے بضاعتی اور کوتاہ علمی کا بھر پور احساس ہے۔ خود کو اس لائق نہیں سمجھتا ہوں کہ کتاب مذکور پر کچھ خامہ فرسائی کروں۔ مگر کتاب مذکور کے دلکش عناوین، وقیع موضوعات اور بیش قیمت تحقیق مجھے خامہ فرسائی پر مجبور کرتی ہے۔ اس سے قبل کہ زیر نظر کتاب سے متعلق کچھ عرض کروں۔ اصولِ معہود پر کاربند ہوتے ہوئے صاحب کتاب اور ان کی علمی سرگرمیاں کا جائزہ پیش کرتے ہیں۔ فیض احمد فیض کے بقول:

”رقص مَے تیز کرو ساز کی لے تیز کرو“

علامہ موصوف ایک دینی و علمی خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ علم و ادب اور تحقیق و تصنیف کے گھریلو ماحول میں پرورش پائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تواتر کے ساتھ وہ اپنے ذہین و فطین اور کام کی مشین ہونے کا واضح ثبوت پیش فرماتے ہیں۔ اور کیوں نہ ہو کہ محترم موصوف کے عم مکرم، خلیفۂ حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ و مولانا حافظ و قاری سہیل احمد رضوی نعیمی علیہ الرحمہ نے جس عمارت کی بنیاد رکھی تھی۔ اس کی تکمیل و تتمیم علامہ موصوف کے ذریعہ ہونا گویا ”الولد سر لابیہ“ کی عملی تفسیر کا ظہور ہے۔ ان کی تصنیفات و تحقیقات میں بیان و برہان کا زور پوری طرح جلوہ گر ہے جو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

امت مسلمہ کے لیے وجہِ مسرت واطمینان اور باعثِ فخر ومباہات ہے۔

موصوف کی ولادت ۱۵/اگست ۱۹۸۶ء کو صوبۂ بہار کے مردم خیز علاقہ سبحان پور کٹوریہ ضلع بانکا (بھاگل پور) کے ایک دینی وعلمی خاندان میں ہوئی، جس خاندان میں عالم نبیل فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا حافظ قاری سہیل احمد نعیمی بھاگل پوری علیہ الرحمہ خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند اور خود مصنف کتاب کے والد بزرگوار شاعر فطرت ادیب شہیر حضرت علامہ مولانا حافظ و قاری زین العابدین دام ظلہ العالی المعروف بہ تحسین عالم تحسین رضوی دام ظلہ بھی ادبی وفنی کمالات اور حد درجہ علمی رسوخ کے حامل ہیں۔ کامیاب مصنف، قرأت سبعہ کے ماہر اور قادرالکلام ادیب و شاعر ہیں۔ مصنف موصوف کی ابتدائی تعلیم وتربیت والدین کی رہنمائی اور آغوش شفقت میں ہوئی۔ بعدہ متعدد مدارس میں تعلیمی مراحل طے کیے ۲۰۰۴ء میں الجامعۃ الاشرفیہ، مبارکپور اعظم گڑھ میں داخلہ لیا اور مورخہ ۲۶/مئی ۲۰۰۹ء یکم جمادی الاخریٰ ۱۴۳۱ھ میں دستار فضیلت وسند فراغت سے نوازے گئے اور اس کے بعد ہی سے علمی، تحقیقی، تصنیفی اور ادبی کاموں میں مکمل طریقے سے منہمک ہو گئے اور بہت کم وقت میں تصنیف وتالیف کے میدان میں کامیابیوں سے ہمکنار ہوئے۔

مولانا توفیق احسن برکاتی، استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، علامہ طفیل مصباحی کی علمی وتحقیقی سرگرمیوں کا جائزہ لیتے ہوئے لکھتے ہیں:

علم وادب، تحقیق وصحافت اور تحریر وقلم کے افق پر نیا ستارہ (طفیل احمد مصباحی) جب سے طلوع ہوا ہے ایوان کے ایوان جگمگانے لگے ہیں۔ نیا نیا موضوعاتی جہان ابھرنے لگا ہے اور فکری وتاریخی سمندروں میں ڈھکے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ھوئے جزیرے سطح آب پر دکھائی دینے لگا ہے۔ مولانا طفیل احمد مصباحی اس وقت علم و تحقیق کی دنیا کا ایک سند باد جہازی ہے، جو ہر وقت ایک نئے سفر کے لیے تیار ہے اور اپنے عزم و حوصلے کی قوت سے مشکل سے مشکل سمندری سفر سے کامیاب واپسی کر رہا ہے اور اپنے ساتھ علم و تحقیق کی طلسماتی کائنات وجود میں لا رہا ہے۔ محبتوں کے ان مٹھی بھر حروف کی مالا عہد جدید میں بہت سارے لوگوں کے گلے میں پہنائی جاسکتی ہے، لیکن فاضل گرامی مولانا طفیل احمد رضوی مصباحی نے جو تاریخی سنگ میل پار کیا ہے حقیقت کی بزم آراستہ کر کے بجا طور پر ان کے گلے میں محبتوں کی یہ ہار (مالا) پہنائی جاسکتی ہے اور انہیں خراج عقیدت پیش کیا جاسکتا ہے۔

(ماہنامہ سنی دعوت اسلامی، ممبئی صفحہ: ۶۲ / اگست ۲۰۱۶ء)

موصوف بعد فراغت فوراً جون ۲۰۰۹ء سے ہندوستان کا معیاری رسالہ ماہنامہ اشرفیہ، مبارک پور کے نائب مدیر کی حیثیت سے کام کرتے ہوئے ماہنامہ اشرفیہ کو بامِ عروج تک پہنچایا۔ اسی اثنا تاج الاسلام والمسلمین تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر رضا خاں قادری ازہری علیہ الرحمہ کی کتاب ''الفردہ شرح القصیدۃ البردہ'' پر مصنف موصوف نے تبصرہ لکھ کر ماہنامہ اشرفیہ میں شائع کیا تو حضور تاج الشریعہ بہت خوش ہوئے اور تبصرہ کو پسند فرمایا۔ نیز حضرت نے ترجمہ و تلخیص کا حکم فرمایا اور مصنف موصوف نے اپنے پیر و مرشد کے ایماء وارشاد پر چند صفحات کا ترجمہ لے کر حاضر بارگاہ ہوئے تو پیر و مرشد نے ترجمہ پڑھ کر سنانے کا حکم دیا اور حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے ترجمہ ملاحظہ کر کے برجستہ فرمایا: آپ نے ماشائاللہ اچھا ترجمہ کیا ہے۔ یہ ہے مصنفِ کتاب کی ذہانت و علمی لیاقت کہ دنیا کی عبقری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شخصیت نے ان کی صلاحت کو تسلیم کیا۔ علاوہ ازیں مصنفِ کتاب ہذا نے اپنی مایۂ ناز علمی و تحقیقی کتاب ’’موبائل فون کے ضروری مسائل‘‘ لکھ کر موبائل فون سے متعلق جدید مسائل کے پرخار صحرا میں قدم رکھ کر علامی شامی و ابن حجر عسقلانی کی تحقیق کی یاد تازہ کر دی ہے۔ وہیں ’’ملا احمد جیون امیٹھوی: حیات وخدمات‘‘ کی تصنیف سے تذکرہ وسوانح کے ذخیرے میں ایک بیش بہا اضافہ کیا ہے اور ’’قربانی صرف تین دن‘‘ میں حدیث، اصول حدیث اور علم اسمائے رجال کی روشنی میں بیش قیمت مباحث سے اپنے اسلاف کی تردیدی روش کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ ’’تذکرہ سرکار شبلی باڑی‘‘ اور ’’تذکرہ حضرت مفتی ظل الرحمٰن بھاگل پوری‘‘ سے تذکرہ و تاریخ کو استحکام بخشا ہے۔ ان کے علاوہ ’’ضعیف اور موضوع احادیث کا علمی وفنی جائزہ‘‘ اور ’’حیاتِ انبیاء‘‘ ’’نقشِ دوام ترجمہ فارسی رسالہ فیض عام‘‘ سے اپنی علمی وسعت، تصنیفی مہارت اور ترجمہ نگاری میں اپنی فکری جودت کا ثبوت دیا ہے۔ علاوہ ازیں ’’**نزهة المقال فی لحية الرجال**‘‘ تصنیف: علامہ سید سلیمان اشرف بہاری علیہ الرحمہ، ’’منازلِ آخرت‘‘ مصنف: علامہ شرف الدین شرف بھاگل پوری، ’’مسئلۂ حاضر و ناظر‘‘ مصنف: علامہ طیب دانا پوری علیہ الرحمہ، "**الاجازة بعد صلوٰة الجنازة**" تصنیف: محدث اعظم ہند علامہ سید محمد کچھوچھوی علیہ الرحمہ کی تحقیق وتخریج کا کام بحسن وخوبی انجام دیا ہے۔

موصوف کی کتاب ’’چالیس احادیث قدسیہ‘‘ ان کی حدیث دانی اور ذخیرہ احادیث پر ان کے تعمقِ نظری کی دلیل ہے۔ ہندوستان کی مشہور علمی، روحانی اور ادبی ریاست ’’بہار‘‘ پر موصوف گذشتہ سات آٹھ برسوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے کام کر رہے ہیں۔ غالبیات و اقبالیات کی طرح ''بہاریات'' کو ایک اصطلاح قرار دے انہیں ''ماہرِ بہاریات'' کہنا بجا ہوگا۔ ''فتاویٰ عالمگیری کے مؤلفینِ بہار''، ''تذکرہ علمائے بھاگل پور'' -اور ''تذکرہ شعرائے بھاگل پور'' اس مبارک سلسلے کی بابرکت اور مستحکم کڑیاں ہیں۔ ''تذکرہ محدثینِ بہار'' پہ اس وقت موصوف کا قلم حرکت میں ہے۔ تذکرہ شعرائے بھاگلپور پانچ سو ۵۰۰/صفحات پر، جب کہ بھاگلپور کے نعت گو شعرا ڈھائی سو ۲۵۰/صفحات پر مشتمل ہے۔ تذکرہ علمائے بھاگل پور کی ضخامت ایک ہزار ۱۰۰۰/صفحات ہے۔ ان کے علاوہ علامہ طفیل احمد مصباحی کے متعدد علمی و تصنیفی کارنامے ہیں، جن کا ذکر بخوفِ طوالت ہم ترک کرتے ہیں۔ میں نے اوائلِ سطور میں ہی کہہ دیا تھا کہ موصوف ان عناوین کے متلاشی رہتے ہیں جن سے اہل دانش اپنے آپ کو دور رکھنا پسند کرتے ہیں۔ انھیں اہم موضوعاتی جہان کا ایک حصہ ''شعر گوئی'' بھی ہے اور اس پر مستزاد نعت گوئی جو انتہائی احتیاط کا کام ہے۔ مگر علامہ موصوف نے اس وادیِ پر خار کو بھی گل گلزار بنایا ہے۔ ان کا نعتیہ مجموعہ ''حرف مدحت'' ایک سال قبل شائع ہو چکا ہے۔ منقبتی مجموعہ ''حرفِ ثنا'' اور غزلیات کا مجموعہ ''آبشارِ فکر'' عنقریب طباعت و اشاعت کے زیور سے مرصع ہونے والے ہیں۔ غرض کہ تصنیف و تالیف، تحقیق و تخریج، تدوین و ترتیب، تسہیل و تحشیہ اور تنقید و تبصرہ کے علاوہ شعر و شاعری کے میدان میں بھی علامہ موصوف نے اپنے فکر و قلم کے انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ پرانی کتابوں کو از سرِ نو ایڈیٹ کرنا اور تحقیق و تخریج کے مراحل سے گذارنا، موصوف کی تصنیفی زندگی کا ایک محبوب ترین مشغلہ ہے۔ اس حوالے سے متعدد کتابوں پر کام کر چکے ہیں۔ نمونہ کے طور پر ایک کتاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔وہ کتاب ہے:''**منیر الایمان فی فضائل شعبان** -معروف بہ شب برائت کے فضائل ومعمولات''جو دو حصوں پر مشتمل ہے۔اس کتاب کی تحقیق وتخریج آج سے چھ سات سال قبل علامہ موصوف نے کی ہے،جس میں ڈھائی سو سے زائد عربی وفارسی ماخذ ومراجع کا ذکر ہے۔ یہ کتاب موصوف کے عم مکرم،خلیفہ مفتی اعظم ہند حضرت علامہ حافظ وقاری محمد سہیل احمد رضوی بھاگل پوری علیہ الرحمہ کی ہے،جس کی تقریظ میں محقق حقائق شریعت، مدقق دقائق طریقت استاذ مطلق، خیر الاصفیاء حضرت علامہ ومولانا حافظ مفتی محمد ایوب خان نعیمی ،شیخ الجامعہ جامعہ نعیمیہ، دیوان بازار مراد آباد فرماتے ہیں کہ:''مجھے مولانا سہیل احمد نعیمی کو درس دینے پر فخر وناز تھا''۔علامہ طفیل مصباحی کا تازہ ترین علمی وتحقیقی اور خالص ادبی شہکار'' کلام نور کے ادبی محاسن "نامی کتاب ہے،جس میں تخیل ومحاکات، شاعری کی تاریخ،سید نور الحسن نور فتح پوری کی شعری وادبی خدمات،شاعری کی اہمیت ومعنویت، شاعری کی حقیقت و ماہیت،شعری محاسن کی نشان دہی،شعر کی لفظی خوبیاں،شعر کی معنوی خوبیاں،ایجاز واختصار،کلام نور کی منفرد ردیفیں،مضمون آفرینی ومعنی آفرینی، ندرت ادایا اسلوب بیان کی جدت،سوز وگداز،استعارہ کی قسمیں جیسے سیکڑوں علمی وتحقیقی مباحث موجود ہیں۔اس کتاب میں شاعری کے لفظی ومعنوی محاسن کو انتہائی تحقیق وتنقیح اور رواں دواں اسلوب میں علامہ موصوف نے بیان کیا ہے۔ایک مولوی بھی اس قسم کا خالص ادبی وتنقیدی کام کرسکتا ہے،اس کا اندازہ شاید اب پروفیسر حضرات کو ہو جائے گا۔

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام اور شجر کاری :

قدرت نے زمین کی آرائش وزیبائش اور کائنات کے حسن وجمال میں اضافہ کرنے کے لیے درختوں، پودوں اور پھولوں کو پیدا کیا تا کہ ہمارے لئے ماحولیات انتہائی پرامن وخوشگوار رہیں اور ہماری معاشی و اقتصادی ضرورتوں کی تکمیل ہو سکے۔ علامہ طفیل احمد مصباحی کی یہ کتاب مستطاب ''اسلام اور شجر کاری'' صورت ومواد، کمیت وکیفیت اور علمی وتحقیقی نوعیت کے لحاظ سے نہایت عمدہ اور منفرد وفقید المثال ہے جس میں ''شجر کاری کی ضرورت واہمیت اور شجر کاری کے دینی، سماجی، سائنسی، طبی اور اقتصادی فوائد پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور مصنف نے اپنے موقف کو ہر جگہ قرآن وحدیث، شروحِ احادیث واقوالِ ائمہ وفقہاء کی روشنی میں واضح کیا ہے۔ علاوہ ازیں صنعت وحرفت، زراعت وتجارت پر محققانہ انداز میں گفتگو فرمائی ہے۔ علامہ موصوف زیرِ نظر کتاب میں شجر کاری کی ضرورت اور پیڑ پودوں کی اہمیت وافادیت کو اجاگر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: یہ مخلوقات انھیں جنگلات سے اپنی حیات مستعار کے سامان مہیا کرتے ہیں اور پرسکون زندگی گزارتے ہیں۔ اس لیے پیڑ پودوں کی اہمیت وافادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ قدرت نے اس پورے کرۂ ارض کے ۳۵٪ فیصد حصے پر قیمتی جنگلات پیدا کیے ہیں جن سے تمام مخلوقات استفادہ کرتے ہیں۔ اگر آج اس صورت حال پر غور وفکر کر کے'' گلوبل وارمنگ'' کی راہ مسدود کرنے کی کوشش نہیں کی گئی تو یہ دنیا ہلاکت وبربادی کے دہانے پر پہنچ جائے گی۔ پوری دنیائے انسانیت کو'' گلوبل وارمنگ'' جیسے عذاب سے نجات

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دلانے کے لیے شجر کاری کی اہمیت وضرورت پہلے سے کئی گنا زیادہ بڑھ گئی ہے۔ علامہ موصوف نے کتاب مذکور میں شجر کاری کی ضرورت اور معنوی حیثیت کے علاوہ اس کے دینی، سماجی، سائنسی اور طبی و اقتصادی فوائد پر مضبوط دلائل وشواہد کی روشنی میں تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے۔ ''شجر کاری سے متعلق اہل عرب کی کہاوتیں'' بھی خاصی اہمیت کی حامل بحث ہے اور قرآن مقدس کی آیات سے استدلال کے متعلق بس یہی کہوں گا کہ گویا حقائق و معارف کے آب دار موتی صفحاتِ قرطاس پر سجا دیے ہیں اور اپنے موقف کی تائید قرآنی آیات کے انبار لگا دیے ہیں۔ اسی طرح موصوف نے متعلقہ موضوعات میں احادیثِ طیبہ سے مسائل کا استنباط واستخراج کر کے کتاب کو علم و تحقیق کا گنجینہ بنا دیا ہے۔ پودوں کی اہمیت و تقدس پر گفتگو کرتے ہوئے علامہ موصوف نے علوم شرعی کے ساتھ ساتھ علوم طبعی و علوم عقلی کے ذریعے بہتر نتائج کی رہنمائی کی ہے۔ اسی تناظر میں علامہ موصوف نے شجر کاری، شجر بندی، درخت اور پودے لگانے کی فضیلت، شجر کاری کے سماجی اور معاشرتی فائدے، پیڑ پودوں کے سائنسی فوائد، درختوں اور پودوں کی طبی فوائد، گھر میں پودے لگانے کے طبی فوائد، جیسے مختلف عناوین کو سپرد قرطاس کر کے علامہ موصوف نے بہت بڑی علمی وسماجی ضرورت کی تکمیل کی ہے۔ زیتون اور ایلو ویرا کی خصوصیات پر وقیع اور معنیٰ خیز گفتگو کی ہے۔ روغن زیتون کے متعلق حیرت انگیز طبی فوائد بھی کافی اہم بحث ہے، جو زینتِ کتاب ہے۔ ایلو ویرا کے طبی فوائد بیشمار ہیں۔ یہ پودا حیرت انگیز تاثیر رکھتا ہے۔ اور مختلف امراض کے ازالے میں تیر بہدف نسخے کا کام کرتا ہے۔ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پودے میں بے پناہ تاثیر پنہاں ہے، جس کی کمیت وکیفیت کے بارے میں تفصیلات کتب حدیث وطب میں موجود ہیں۔ اسی طرح علامہ موصوف نے جہاں شجر کاری کی شرعی اور سماجی فوائد نذرِ ناظرین کیے ہے، وہیں درختوں اور پودوں کے اقتصادی فوائد کے ذکر سے بھی کتاب کی اہمیت و وقعت کو دوبالا کیا ہے اور ''شجر کاری: ایک صدقۂ جاریہ'' کا عنوان متعین کر کے لوگوں کو شجر کاری کی جانب بڑے اچھوتے انداز میں ترغیب وتشویق دلائی ہے۔ جولائق تحسین امر ہے اور ''**کل معروف صدقة**'' کی عملی تفسیر بھی ہے۔

المختصر یہ کہ جب میں نے اس کتاب مستطاب کو شرعی نقطۂ نظر سے دیکھا تو شرعی لحاظ سے قابل قدر ہونے کے علاوہ ادبی وفنی اعتبار سے بھی کامل واکمل اور علمی وتحقیقی عطر بیزیوں سے معطر پایا۔ علامہ موصوف جو سرمایۂ اہل سنت ہیں۔ اور جن کے قلمِ سیال سے مختلف موضوعات پر اب تک دو درجن سے زائد کتابیں وجود میں آ چکی ہیں۔ اسی سلسلۃ الذھب کی نہایت اہم اور مضبوط کڑی ''اسلام اور شجر کاری'' نامی یہ کتاب ہے، جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ میں نے اس کتاب پر چند کمزور اور ناتواں جملے لکھنے کی جسارت کی ہے۔ میں تو اس لائق نہیں تھا، مگر علامہ موصوف کی کشادہ ظرفی نے مجھے اس لائق سمجھا ہے۔ علامہ موصوف میرے متحرک وفعال اور مخلص احباب میں سرِ فہرست ہیں۔ دعوت وتبلیغ اور علم و دانش کی نمایاں خدمات انجام دینے والے ہمارے رفقاء مثلاً: مفتی اظہار عالم مصباحی (ہرنتور، بائسی) کلیان، مفتی اختر علی واجد القادری، میرا روڈ، ممبئی، حضرت حافظ وقاری مولانا ضیاء الرحمٰن رضوی، ڈائٹن میں بھی ہیں۔ اللہ تعالی ان

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سب کو سلامت رکھے۔ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ علامہ طفیل احمد مصباحی کے علم و عمل، عمر و اقبال میں خوب خوب ترقی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین بجاہِ سید المرسلین علیہ التحیة والتسلیم۔

احقر العباد: مصباح النعیمی غفرلہ

سربراہ اعلیٰ رضوی نعیمی دارالافتاء، خواجہ معین الدین لائبریری کاشانہ سرکار محمد پور، کشن گنج، بہار

مورخہ ۶؍فروری ۲۰۲۰ء بروز جمعہ بعد نماز مغرب۔

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام اور شجرکاری

زندگی کا مقصد اور عبادت کا مفہوم:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کے سروں پر اشرف المخلوقات کا زرّیں تاج سجا کر دنیا میں بھیجا اور اس کی زندگی کا مقصد عبادت اور بندگی قرار دیا۔ دینِ اسلام کا مقصد ''زندگی برائے بندگی'' ہے۔کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام اور تین سو تیرہ رسولانِ عظام علیہ التحیۃ والتسلیم کا مقدس اور نورانی قافلہ وقتاً فوقتاً دنیا میں اسی لیے بھیجا گیا، تاکہ انسان کو اس کی زندگی کے مقصد، عبادت سے قریب کیا جائے اور ضلالت و گمراہی کے دلدل سے نکال کر اسے ایمان و ہدایت کی شاہراہ پر گامزن کیا جائے۔زندگی کا مقصد کیا ہے؟ اللہ رب العالمین نے اپنی مقدس کتاب قرآن میں اس سوال کا نہایت آسان اور سیدھا سا جواب ارشاد فرمایا ہے: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ اور میں نے جنّات و انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔اب رہا یہ سوال کہ عبادت کیا ہے؟ تو اس کی تعریف و تشریح علمائے کرام و محدثینِ عظام نے مختلف انداز سے کی ہے۔لیکن راقمِ آثم کے نزدیک ''عبادت'' کی سب سے جامع و مانع تعریف وہ ہے، جو ''کتاب العبودیۃ'' میں مذکور ہے۔

(الْعِبَادَةُ هِیَ اِسْمٌ جَامِعٌ لِكُلِّ مَا يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ يَرْضَاهُ مِنَ الْاَقْوَالِ وَالْاَعْمَالِ الْبَاطِنَةِ وَالظَّاهِرَةِ. فَالصَّلَاةُ، وَالزَّكَاةُ، وَالصِّيَامُ، وَالْحَجُّ، وَصِدْقُ الْحَدِيْثِ، وَأَدَاءُ الْاَمَانَةِ، وَبِرُّ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

الْوَالِدَيْنِ، وَصِلَةَ الْاَرْحَامِ، وَالْوَفَاءِ بِالْعُهُودِ، وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ، وَالْجِهَادُ لِلْکُفَّارِ وَ الْمُنَافِقِیْنَ، وَالْاِحْسَانُ لِلْجَارِ، وَالْیَتِیْمِ، وَالْمِسْکِیْنِ، وَابْنِ السَّبِیْلِ، وَالْمَمْلُوْکِ؛ مِنَ الْآدَمِیِّیْنَ وَالْبَهَائِمِ، وَالدُّعَاءُ، وَ الذِّکْرُ، وَالْقِرَاءَةُ، وَأَمْثَالُ ذٰلِکَ مِنَ الْعِبَادَةِ. وَ کَذٰلِکَ حُبُّ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ، وَ خَشْیَةُ اللّٰهِ وَ الْاِنَابَةُ اِلَیْهِ، وَ اِخْلَاصُ الدِّیْنِ لَهٗ، وَ الصَّبْرُ لِحُکْمِهٖ، وَ الشُّکْرُ لِنِعَمِهٖ، وَالرِّضَا بِقَضَائِهٖ، وَ التَّوَکُّلُ عَلَیْهِ، وَالرَّجَاءُ لِرَحْمَتِهٖ، وَالْخَوْفُ مِنْ عَذَابِهٖ، وَأَمْثَالُ ذٰلِکَ هِیَ مِنَ الْعِبَادَةِ لِلّٰهِ)

ترجمہ: عبادت ایک جامع لفظ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے تمام محبوب و پسندیدہ، ظاہری و باطنی اقوال و اعمال (افعال) کو شامل ہے۔ چنانچہ نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج، بات میں سچائی، امانت کی ادائیگی، والدین سے حسن سلوک، رشتہ داروں سے نیکی، وعدوں کو پورا کرنا، نیکی کا حکم، برائی سے روکنا، کفار و منافقین سے جہاد، پڑوسیوں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور زیر دست انسانوں اور جانوروں کے ساتھ بھلائی، دعا، ذکر، قرأت اور ان جیسی اور باتیں سب عبادات میں شامل ہیں۔ اسی طرح اللہ عزوجل اور سے رسول سے سچی محبت، اللہ کا خوف اور اس کی طرف رجوع، دین کو اسی کے لیے خالص کرنا، اس کے حکم پر کمر بستہ ہو جانا، اس کی نعمتوں پر شکر ادا کرنا، اس کی قضاء و قدر پر راضی رہنا، اس پر توکل کرنا، اس کی رحمت کی امید اور اس کے عذاب کا خوف اور ان جیسی اور باتیں بھی اللہ کی عبادات ہیں۔

(کتاب العبودیۃ، ص: ۱۹-۲۰، دار الاصالۃ الاسماعلیہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسان کو دنیا میں زندہ رہنے اور خدائی اصول وقوانین کے مطابق اپنی زندگی کو بندگی کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے کسی بھی قسم کا جائز ذریعۂ معاش اختیار کرنا ضروری ہے۔ طلبِ معاش انسان کی فطری اور بنیادی ضرورت ہے۔ جان سب سے قیمتی سرمایہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شدید ضرورت وحاجت کے وقت حلال وطیّب رزق نہ ملنے کی صورت میں شریعت نے جان بچانے کی خاطر مُردار تک کھانے کی اجازت دی ہے۔ اگر بھوک پیاس کی شدت کے وقت انسان مردار کھا کر اور شراب پی کر جان نہ بچائے اور مرجائے تو عندالشرع وہ مجرم اور گنہگار ٹھہرے گا۔ اس لیے کہا گیا ہے کہ جان بچانا، تمام فرائض و عبادات میں سب سے بڑا فرض ہے۔ رزقِ حلال اور حصولِ معاش کے سینکڑوں جائز طریقے ہیں، جن میں سے چار بنیادی طریقے بے حد اہم اور مفید ہیں۔ ذریعۂ معاش کے سارے طریقے انہیں چاروں میں منحصر ہیں:

(۱) امارت، (۲) زراعت، (۳) صنعت وحرفت، (۴) تجارت۔

خداوندِ قدوس کی اطاعت و بندگی کے ساتھ زندگی گذارنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان پہلے زندہ رہے اور زندگی گذارنے کے لیے حصولِ معاش ناگریز ہے۔ حصولِ معاش کا سب سے آسان، فطری اور قدیم طریقہ زراعت ہے۔ اسی طرح ''شجر کاری'' کے نوع بنوع فوائد میں سے ایک اہم فائدہ لکڑیوں، پھلوں اور درختوں کی صورت میں رزق ومعاش کا حصول بھی ہے۔ ماہرِ عمرانیات حضرت علامہ ابن خلدون نے ضرورتِ رزق، حصولِ معاش کے طریقے، صنعت و حرفت اور ان کے اقسام پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ راقم کی زیرِ نظر کتاب ''اسلام اور شجر کاری'' (جس میں زراعت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مباحث بھی شامل ہیں) کا تعلق بڑی حد اقتصاد و معیشت سے بھی جڑا ہوا ہے۔اس لیے موضوع کی مناسبت سے ''مقدّمہ ابن خلدون'' کا یہ اقتباس ہم نذرِ قارئین کرتے ہیں:

یاد رکھیے! انسان بالطبع روزی کا محتاج ہے اور پیدائش سے لے کر آخری دم تک روزی ہی پر اس کی زندگی کا دار و مدار ہے۔بچپن، جوانی اور بڑھاپا روزی ہی کے سہارے گذرتا ہے اور ہر وقت اس کی ضرورت لاحق ہوتی ہے۔زندہ رہنے ہی کے لیے دنیا بھر کے کام دھندے کرنے پڑتے ہیں اور زندگی کے لیے ہی سارے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔انسان کسی وقت بھی روزی سے بے نیاز نہیں رہ سکتا۔اللہ تعالیٰ ہی بے نیاز ہے اور اے انسانو! تم سب روزی کے محتاج ہو۔(و اللہ الغنی و انتم الفقراء.) حق تعالیٰ شانہ نے دنیا اور دنیا کی ساری نعمتیں انسان ہی کے لیے بنائیں اور اس نے قرآن مجید کی متعدد آیات میں اپنا یہ مخصوص فضل اپنے بندوں کو یاد دلایا ہے۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اللہ ہی نے تمہارے لیے آسمان و زمین کی نعمتیں پیدا کیں۔اس نے سمندر تمہارے قبضے میں دے دیے، کشتیاں اور جہاز تمہارے مطیع (تابع) بنا دیے اور جانور تمہارے لیے مسخّر کر دیے۔اس سلسلے میں اور بھی آیتیں ہیں۔دنیا اور دنیا کا گوشہ گوشہ خلیفہ ہونے کی حیثیت سے انسان کی مٹھی میں ہے اور اللہ تعالی کی عطا سے اشیاء کے تصرف واختیار پر انسان قادر ہے۔دنیا میں انسان بیشمار ہیں۔کوئی کسی چیز پر قادر ہے تو دوسرا کسی دوسری چیز پر۔اسی طرح انسان کے ہاتھ بکھرے ہوئے ہیں اور ظاہری اعتبار سے دنیا کی ہر چیز پر کوئی نہ کوئی انسان ضرور قادر ہوتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ بعض چیزیں انسان کو جدو جہد کے بغیر بھی مل جاتی ہیں۔ جیسے: بارش کا پانی جو آب پاشی کے علاوہ انسان کی دیگر بہت سی ضروریات میں کام آتا ہے، مگر یہ چیزیں معاونِ روزگار رہوتی ہیں۔ اس کے ہوتے ہوئے بھی جدو جہد کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر انسان کی کمائی ضرورتوں کے برابر ہے تو اسے ''معاش'' کہتے ہیں اور اگر ضرورتوں سے زیادہ ہے تو اسے ''ریاش'' کہتے ہیں۔ پھر اگر اس کمائی سے خود انسان فائدہ اٹھائے اور اسے اپنے ذاتی کاموں پر صرف کرے تو یہ ''رزق'' کہلاتا ہے۔ چنانچہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لیے مال وہی ہے جو تم نے کھا کر ختم کر دیا یا پہن کر پھاڑ دیا یا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے کر آگے بھیج دیا۔ لیکن اگر یہ کمائی اپنی ذاتی ضرورتوں پر صرف نہ کی جائے تو بنسبت مالک کے وہ رزق نہیں بلکہ ''کسب'' ہے۔ مثلاً: میراث کا مال مرنے والے کی نسبت سے کسب ہے، رزق نہیں۔ کیوں کہ اس سے مرنے والے نے فائدہ نہیں اٹھایا اور وارثوں کی نسبت کے اعتبار سے رزق ہے، بشرطیکہ وہ اس سے فائدہ بھی اٹھائیں۔ اہل سنت کے نزدیک رزق کی یہی حقیقت ہے۔

(مقدمہ ابن خلدون مترجم، ۲/۲۱۱؛ نفیس اکیڈمی، لاہور)

علامہ ابن خلدون کی مذکورہ صراحت کے مطابق شجر کاری اور کاشت کاری کے نتیجے میں حاصل ہونے والے منافع و محاصل بعض جہت سے رزق بھی ہیں اور بعض حیثیت سے کسب بھی۔ کیوں کہ حصولِ رزق کے ان ذرائع سے مالک اور عامل کے علاوہ دوسرے افراد بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرقِ معاش، اصنافِ معاش اور ذرائعِ معاش :

علامہ ابن خلدون نے رزق، کسب، معاش اور صنعت و حرفت کی ضرورت و حقیقت اور انسانی زندگی میں ان کی اہمیت و افادیت کے ذکر کے ساتھ طرقِ معاش، اقسامِ معاش اور ذرائعِ معاش پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں: معاش، رزق ڈھونڈنے اور اسے حاصل کرنے کے لیے جد و جہد کا نام ہے۔ یہ لفظ (معاش) کلمۂ عیش کا اسمِ ظرف ہے۔ چوں کہ عیش یعنی زندگی اسی پر موقوف ہے، اس لیے مبالغہ کے طور پر اس کا نام معاش یعنی محلّ زندگی رکھ دیا گیا۔ معاش اور رزق حاصل کرنے کے متعدد طریقے:

(۱) اقتدار کی وجہ سے کسی مشہور قانون کی رو سے دوسروں کے قبضے سے رقم نکلوا کر بھی رزق حاصل کیا جاتا ہے۔

(۲) خشکی کے سمندر (روئے زمین کا برّی حصہ) کے حلال جانور پکڑ کر انہیں فروخت کر کے رزق حاصل کیا جاتا ہے۔ اسے "شکار کرنا" کہتے ہیں۔

(۳) پالتو جانور پال کر ان کے جسموں کے اجزاء سے جو لوگوں میں مستعمل ہیں، فائدہ اٹھانا بھی رزق میں شامل ہے۔ جیسے: مویشیوں کا دودھ، بھیڑ، بکری اور اونٹ کی اون، ریشم کے کیڑوں سے ریشم، شہد کی مکھیوں سے شہد، مرغیوں اور بطخوں سے انڈے وغیرہ کا حصول۔

(۴) کھیتی باڑی سے اناج کی اور باغوں سے پھلوں کی پیداوار بھی رزق ہے۔ ان دونوں طریقہ حصولِ رزق کا نام "زراعت و کاشتکاری" ہے۔

(۵) اسی طرح انسان کی محنت و مزدوری سے بھی رزق حاصل کیا جاتا ہے، جن کی دو صورتیں ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الف) محنت یا تو کسی خاص پیشے میں منحصر ہوگی یا نہیں۔ اگر محنت کسی خاص پیشے میں منحصر ہے تو اسے ''صنعت'' کہتے ہیں۔ جیسے: مضمون نگاری کا کام، بڑھئی کا کام، درزی کا کام، کپڑا بُننے کا کام اور شہسواری وغیرہ۔

(ب) اگر محنت کسی خاص پیشے میں منحصر نہیں تو وہ عام مزدوری ہے۔ اس کی بھی دو صورتیں ہیں: یا تو مال خرید کر ایک شہر سے دوسرے شہر میں لے جا کر فروخت کرنا یا اسے خرید کر ذخیرہ کر لینا، تاکہ جب بازار کا نرخ تیز اور زیادہ ہو تو اسے فائدے کے ساتھ بیچا جائے۔ اس طریقۂ حصولِ رزق کا نام ''تجارت'' ہے۔ معلوم ہوا کہ رزق حاصل کرنے کے بنیادی اسباب چار ہیں:

(۱) امارت (۲) صنعت وحرفت (۳) زراعت (۴) تجارت

ضروری صنعتوں میں کھیتی باڑی، معماری، کپڑے سینے کی صنعت، بڑھئی کا کام، اور کپڑا بُننے کی صنعت شامل ہے۔ اور صنعتوں میں دایہ کا پیشہ، کتابت، وراقت، موسیقی اور طب بھی شامل ہیں۔ (مقدمہ ابن خلدون، ۲/۲۱۳، نفیس اکیڈمی، لاہور) ادباء اور حکماء جیسے حریری وغیرہ نے جو یہ کہا ہے کہ معاش، امارت، تجارت اور صنعت وحرفت ہے، اس کے بھی یہی معانی ہیں، جو اوپر ہم نے ذکر کیا۔ امارت، روزی حاصل کرنے کا طبعی طریقہ نہیں ہے۔ ہاں! تجارت وزراعت اور صنعت وحرفت، حصولِ رزق کے طبعی طریقے ہیں۔ زراعت بنیادی پیشہ ہے: مندرجہ بالا طرقِ حصولِ معاش میں زراعت بالذات سے سے مقدّم اور بنیادی پیشہ ہے۔ کیوں کہ یہ ایک سادہ، صاف اور فطری پیشہ ہے اور اس میں زیادہ علم ونظر کی ضرورت نہیں۔ یہ پیشہ حضرت آدم علیہ السلام کی طرف منسوب ہے۔ آپ ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسانوں کو زراعت اور کھیتی باڑی کے گُر بتانے اور سکھانے والے ہیں۔ آپ ہی نے سب سے پہلے کھتی باڑی کی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ روزی کمانے کا سب سے پرانا اور طبعی طریقہ ہے۔

(مقدمہ ابن خلدون، ۲/۲۱۳-۲۱۴، نفیس اکیڈمی، لاہور)

علامہ ابن خلدون زراعت سے متعلق مزید لکھتے ہیں:

کھیتی باڑی کا شمار ضروری اور بنیادی صنعتوں میں ہوتا ہے۔ اس صنعت کا مقصد وثمرہ، غذا اور اناج حاصل کرنا ہے۔ ان مقاصد کے لیے ہل سے زمین جوت کر نرم بنائی جاتی ہے۔ پھر اس میں بیج ڈالا جاتا ہے۔ بیج جم جانے کے بعد اس کی دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ پانی کی ضرورت کے وقت آب پاشی کی جاتی ہے اور فصَل پکنے تک اس کی پرورش کی جاتی ہے۔ پھر اسے کاٹ کر جمع کر لی جاتی ہے اور دائیں چلا کر ریزہ ریزہ کر کے دانے اور بھوسے الگ کر لیے جاتے ہیں اور اناج صاف کر کے نکال لیے جاتے ہیں۔ یہ تمام کام بحسن وخوبی انجام دینا، اور ان کے اسباب اور تقاضوں کو حاصل کر لینا ’’کاشت کاری‘‘ ہے۔ یہ صنعت سب سے پرانی ہے۔ کیوں کہ اس سے روزی پیدا ہوتی ہے، جس پر ہر انسان کی زندگی کا دارومدار ہے۔

(مقدمہ ابن خلدون، ۲/۲۴۱، لاہور)

دنیا کے کسی بھی معاشی نظام میں ’’زرعی نظام‘‘ یا ’’زرعی معاشیات‘‘ کو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہے۔ اس کے بغیر نہ ملک ترقی کرسکتا ہے اور نہ افراد وسماج کی فلاح ہوسکتی ہے۔ دنیا کے دیگر نظاموں کی طرح دینِ اسلام بھی اپنے اندر ایک ہمہ گیر معاشی نظام رکھتا ہے، جس میں ’’زرعی نظام‘‘ کا

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

بھی ایک قابل ذکر شعبہ موجود ہے۔ اسلام کا زراعتی نظام، لوگوں کو محنت و مشقت کی تعلیم دینے کے ساتھ زمینوں کی پیداوار اور اس کی منصفانہ تقسیم پر زور دیتا ہے اور زرعی پیداوار کی افزائش کے لیے زراعت، کاشت کاری اور شجر کاری کی ترغیب دیتا ہے۔ حدیث وفقہ کی کتابوں میں ''کتاب المزاعۃ والمساقاۃ'' کا ایک مستقل باب موجود ہے، جو مسلمانوں کو اسلام کے زراعتی نظام سے آگاہ کرتا ہے۔ زرعی معاشیات، معاشیات کا ایک ایسا شعبہ ہے، جس میں زراعت، زمین کی پیداوار اور اس کے متعلقہ امور سے بحث کی جاتی ہے۔ دینی، عصری، سائنسی، سماجی اور اقتصادی علوم کے سینکڑوں انواع واقسام میں ایک ''علمِ زراعت'' بھی ہے، جو ایک مستقل علم کی حیثیت رکھتا ہے۔ عربی میں اسے ''علم الفلاحۃ'' کہتے ہیں۔ ملّا حاجی خلیفہ (کاتب چلپی) نے اپنی مشہور کتاب ''کشف الظنون'' کے ابتدائی صفحات میں موضوعات واسامی کے لحاظ سے علوم وفنون کی ایک سو پچاس قسمیں (۱۵۰) بیان کی ہیں۔ اور فرداً فرداً ہر ایک کا نام بھی گنایا ہے، جن میں ''علم النبات'' اور ''علم الفلاحہ'' کا بھی ذکر ہے۔ اگرچہ حقیقت و ماہیت اور طریقۂ کار کے اعتبار سے زراعت (کاشت کاری) اور شجر کاری میں فرق ہے، لیکن پھر بھی دونوں میں بہت حد تک قرب اور یکسانیت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث پاک میں مختلف الفاظ وعبارات کے ساتھ دونوں کا ذکر ایک ساتھ ہوا ہے۔

بخاری ومسلم کی متفق علیہ حدیث ہے:

(مامن مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا، فیاکل منه طیر او انسان او بھیمة الا کان له صدقة.)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کا ترجمہ اور مفصل توضیح وتشریح آئندہ صفحات میں ملاحظہ کریں۔

علم الفلاحہ یا علمِ زراعت کی تعریف :

کاتب چلپی ،صاحبِ مفتاح السعادۃ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

”و هو علم يتعرف منه كيفية تدبير النبات من اول نشوه الى منتهى كماله باصلاح الارض اما بالماء او بما يخلخلها. ومنفعه زكاة الحبوب والثمار ونحوها .وهو ضروری للانسان فی معاشه، ولذالک اشتق اسمه من الفلاح و هو البقاء، انتهى “

(کشف الظنون عن اسامی الفنون،۲/۱۲۸۸،داراحیاءالتراث العربی،بیروت)

یعنی علم فلاحت (علمِ زراعت) ایک ایسا علم ہے جس سے ازاول تا آخر زمین کی دیکھ بھال کر کے نبات (سبزوں) کی اصلاح وتدبیر کا حال معلوم ہوتا ہے۔اس کا مقصد اناج اور پھل وغیرہ کا حصول ہے۔انسانی زندگی میں اس کی اشد ضرورت ہے۔یہی وجہ ہے کہ لفظِ فلاحت،فلاح سے مشتق ہے اور فلاح کا معنی بقا ہے۔امام ابوعبداللہ محمد ابن الحاج مالکی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب ”المدخل“ میں دیگر صنعتوں کے ذکر کے ساتھ زراعت اور شجر کاری پر بھی گفتگو فرمائی ہے اور لکھا ہے کہ تمام صنعت وحرفت میں سب سے اہم، نفع بخش، مؤکّد اور سب سے زیادہ بابرکت اور باعثِ اجر وثواب پیشہ، زراعت ہے۔کیوں کی انسانی زندگی کی بقا اسی پر موقوف ہے اور اس کا فائدہ عام ہے۔ یہ زمین کے سینے میں مخفی خزانوں کے حصول کا ایک اہم اور عظیم ذریعہ ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اگر شرعی اصول کی پاس داری کرتے ہوئے خلوص اور جذبۂ خیر خواہی کے ساتھ اس پیشے کو اختیار کیا جائے۔ تو اس کی برکات سے ہم مالا مال ہوں گے اور دین و دنیا میں کامیابیوں سے ہم کنار ہوں گے۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ جو مسلم پودے لگائے یا کھیتی کرے اور اس سے انسان، جانور یا پرندے کچھ کھالیں تو قیامت تک اس کے حق میں ثواب لکھا جاتا ہے۔ اور ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ: جب تک کہ کھیت اور پودے ہرے بھرے رہتے ہیں، فرشتے پودے لگانے والے یا کھیتی کرنے والے کے حق میں مغفرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ امام ابن الحاج کے الفاظ یہ ہیں:

''فآكد ما على المكلف من الصنائع و الحِرف "الزراعة" التى بها قوام الحياة و قوت النفوس. فاالزراعة من اعظم الاسباب و اكثرها اجرا، اذ ان خيرها متعد للزارع ولاخوانه المسلمين وغيرهم من الطير و البهائم والحشرات، كل ذالك ينتفع بزراعته .حتى انه ليقال: ان الزارع لو سمع من يقول ناكل منه حين زراعته لم يزرع لكثرة من يقول: ناكل منه .فما فى الصنائع كلها ابرک منها ولا انجح اذا كانت على وجهها الشرعى و هى من اكبر الكنوز المخبأة فى الارض .لكنها تحتاج الى معرفة بالفقه وحسن محاولة فى الصناعة مع النصح التام و الاخلاص فيها، فحينئذ تحصل البركات و تاتى الخيرات. وقد ورد فى الحديث ان النبى عليه السلام قال: مامن مسلم يغرس غرسا او يزرع زرعا فياكل منه

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسان او بھیمة الا کانت لہ حسنات الی یوم القیامةومن ذالک ما ورد ایضا: ان الملائکة لتستغفر للزارع او للغارس مادام زرعه اخضر“

(المدخل لابن الحاج،۳/۴،مکتبہ دارالتراث،قاہرہ)

امام ابن الحاج ”شجر کاری“ کے حوالے سے یوں تحریر فرماتے ہیں:

”واما الغراسة: فھی اخف من الزراعة غالبا.و ھی انجح فی حق من یحسنھا لکنھا تحتاج الی علم بھا وعلم فیھا .فاما العلم بھا فھو العلم بصناعة الغراسة وما یصلحھا و مایفسدھا . واما العلم فیھا فھو تعلم لسان العلم و ما یجوز منھا وما یحرم وما یکرہ و ما یباح سیما فی المساقاة.بشرط ان یکون علی الوجه الشرعی، وھکذا کلما وجد علة فی سبب ترکه و عدل فیحترف به فتقع له البرکة والخیر‘

(المدخل لابن الحاج،۱۰/۴،مکتبہ دارالتراث،قاہرہ)

غراست یعنی شجر کاری اپنے فوائد اور طریقۂ کار کے لحاظ سے زراعت کے مقابل اگر چہ کچھ کم اور ہلکا ہے،لیکن اگر بحسن وخوبی انجام دیا جائے تو یہ پیشہ بھی نہایت کامیاب اور نفع بخش ہے۔اس کام کے لیے اس کے مالہ وما علیہ یعنی اس کے صنعتی اور شرعی نفع ونقصان کا علم ہونا ضروری ہے۔ تاکہ اس کے مادی صلاح وفساد اور شرعی لحاظ سے اس کے جائز و ناجائز، حلال وحرام؛مکروہ ومباح اور خاص طور سے ”مسئلہ مساقاۃ“ کا علم ہو سکے۔ علاوہ ازیں شجر کاری کرنے والے مسلم شرعی اصول پر کاربند رہے۔اگر اس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے عدمِ جواز کی کوئی شرعی علت پائی جائے تو اس پیشے کو ترک کر دے، ورنہ اسے انجام دے۔ اگر اس شرط کے ساتھ شجر کاری کی جائے تو خیر و برکت حاصل ہوگی۔ شجر کاری بظاہر ایک معمولی عمل ہے، لیکن اس کے نتائج وثمرات نہایت دیر پا اور نفع بخش ہیں۔ حضرت علامہ طیبی نے شرح مشکوٰۃ المصابیح میں زیر نظر حدیث: **مامن مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا.** کے تحت ایک لطیفہ نقل کیا ہے اور وہ یہ کہ ایک مرتبہ نوشیرواں کا گذر ایک ضعیف اور معمّر انسان کے پاس سے ہوا۔ دیکھا کہ وہ ضعیف زیتون کا پودا لگا رہے تھے۔ نوشیرواں نے کہا: جناب! اب آپ کی عمر زیتون کا پودا لگانے کی نہیں ہے، کیوں کہ اس میں پھل ایک طویل عرصہ کے بعد آتے ہیں۔ آپ کافی ضعیف ہیں۔ پھل پھل آتے آتے آپ اس دنیا سے کوچ کر جائیں گے۔ اس وقت اس ضعیف نے کیا ہی پیارا جواب دیا: **غرس من قبلنا و اکلنا ونغرس لیاکل من بعدنا .**

(شرح الطیبی لمشکوٰۃ المصابیح مکمل، ص: ۱۵۴۶-۱۵۴۷، مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز، مکۃ المکرّمۃ)

یعنی ہم اپنے باپ دادا کے لگائے ہوئے درخت سے پھل کھا رہے ہیں۔ آج ہم درخت لگا رہے ہیں، تاکہ آنے والی نسل اس سے پھل کھائے اور فائدہ اٹھائے۔ یہ جواب سن کر نوشیرواں بہت خوش ہوا اور ضعیف کو انعام واکرام سے نوازا۔

اشجار اور پودے؛ قدرت کے انمول تحائف:

دنیاوی زندگی جن قابل قدر اور ضروری چیزوں سے قائم ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جن امور سے یہ کائنات حسن و جمال کا ایک خوبصورت مرقّع ہے، ان میں سے ایک جنگلات اور پیڑ پودے بھی ہیں۔ بلاشبہ جنگل، درخت اور پیڑ پودے قدرت کے انمول تحائف ہیں، جن کا تحفظ ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ درخت اور پیڑ پودے ہر دور کے انسانوں کے لیے اہم رہے ہیں اور رہیں گے۔ جب قدیم زمانے میں انسان کے پاس گھر نہ تھا تو اس نے جنگل اور درخت کے سائبان تلے ہی اپنا مسکن اور بسیرا بنایا تھا۔ جب انسان بھوکا مرتا تھا تو درخت کے پھل ہی تھے جو اسے سہارا دیتے تھے۔ آج بھی انسان درخت سے بہت سے کام لے رہا ہے۔ انسان لکڑیاں درخت سے ہی حاصل کرتا ہے۔ انواع واقسام کے میوے، پھل فروٹ اور قسم قسم کے پھول ہمیں درخت ہی سے حاصل ہوتے ہیں۔ انسان کی طرح حیوان اور چرند، پرند بھی ان درختوں اور پیڑ پودوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور اپنی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ تقریباً سارے پرندے درخت پر گھونسلہ بناتے ہیں۔ سبزی خور پرندے اپنی غذا بھی درخت سے ہی حاصل کرتے ہیں۔ غرض کہ درخت صرف انسانوں کے لیے ہی نہیں بلکہ حیوانوں اور پرندوں کے لیے بھی نہایت ضروری اور مفید قدرتی عطیہ ہیں۔

قرآن مقدس میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ﴾ (سورۂ ہود، آیت، ٦)

ترجمہ: زمین پر جتنے بھی رینگنے والے (انسان وحیوان) ہیں، ہر ایک کا رزق اللہ نے اپنے ذمّہ کرم پر لے لیا ہے اور وہ ان کے مسکن اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مستقر کو جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ جنگلات اور پیڑ پودے اس لیے پیدا کیے ہیں کہ انسان، حیوان، پرندے اور زمین پر رینگنے والے کیڑے مکوڑے ان سے فائدے اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ نے جنگلات کو شکار کرنے والے جانوروں کے علاوہ وحوش وطیور اور دیگر مخلوقات کا مسکن بنایا ہے۔ یہ مخلوقات انھیں جنگلات سے اپنی حیاتِ مستعار کے سامان مہیا کرتے ہیں اور پُرسکون زندگی گذارتے ہیں۔ اس لیے پیڑ پودوں کی اہمیت وافادیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ قدرت نے اس کرّۂ ارض کے ۳۵ / فیصد حصے پر قیمتی جنگلات پیدا کیے ہیں، جن سے تمام جاندار انسان، حیوان، چرند، پرند سب استفادہ کرتے ہیں۔ جنگلات کی کثرت سے موسمیاتی تبدیلی سے ہونے والے نقصانات میں خاطر خواہ کمی ہوتی ہے۔ لیکن آج کا وحشی انسان جنگلات کو کاٹ کر انسان اور حیوان کی نسل کشی پر تلا ہوا ہے۔ جنگلات جیسے عظیم قدرتی تحفے کے تحفظ کے بجائے اس کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لیے نت نئے تجربے کیے جاتے ہیں۔ گزشتہ پانچ دہائیوں سے قدرت کے اس عظیم تحفے کو تہس نہس کیا جارہا ہے۔ پہلے تو جنگلات کی کٹائی کے لیے روایتی اوزار، کلہاڑی اور آرہ استعمال کیا جاتا تھا۔ اب تو ایسی جدید مشینوں کا استعمال شروع ہو چکا ہے کہ چند گھنٹوں میں ہزاروں تناور درختوں کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا جاتا ہے۔ آج سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ اگر ''گلوبل وارمنگ'' کو روکا نہیں گیا تو یہ دنیا کو تباہ وبرباد کردے گا اور اسے صفحۂ ہستی سے مٹادے گا۔ اس بلا سے چھٹکارا پانے اور اس مصیبت سے عالمی برادری کو نجات دلانے والے امور میں سے ایک درخت اور پیڑ پودے بھی ہیں۔ سائنس

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دانوں کی صراحت کے مطابق درخت سے ''گلوبل وارمنگ'' کا بھرپور مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔لیکن شرط یہ ہے کہ منظّم طریقے سے عالمی برادری اس پرعمل پیرا ہو۔ جنگلات کی کٹائی کا کام پر روک لگائی جائے۔عوام وخواص کو شجر کاری کی اہمیت وافادیت سے آگاہ کیا جائے اور حکومت کے زیرِ اہتمام عظیم پیمانے پر''شجر کاری مہم'' چلائی جائے اور زبانی جمع خرچ سے زیادہ عملی میدان میں پیش قدمی کی جائے۔مقام افسوس ہے کہ سائنس دانوں کے متنبہ کرنے کے باوجود ہم اب تک غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ نہ جنگلات کے تحفظ کا خاطر خواہ انتظام ہو رہا ہے اور نہ شجر کاری مہم تیز ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔اس کے برعکس آج بھی ہم درخت کو بے رحمی سے کاٹتے جارہے ہیں اور اس کے وجود کو ختم کرتے جارہے ہیں۔آج ضرورت اس بات کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں، ان کی دیکھ بھال کی جائے اور آنے والی نسل کو بھی شجر کاری کے فوائد اور اہمیت سے واقف کرایا جائے۔

شجر کاری کیا ہے؟

شجر کاری جس کا حکم حدیث میں دیا گیا ہے، یہ''علم نبات'' کا ایک حصّہ ہے۔علم نبات میں درختوں اور پودوں کے انواع اوران کے خواص پر بحث کی جاتی ہے۔علم نبات پر شیخ ابوحنیفہ دینوری کی مبسوط عربی تالیف ''کتاب النبات والشجر'' بڑی وقیع اور معلوماتی کتاب سمجھی جاتی ہے۔اردو اورعربی میں''شجر'' کا معنیٰ درخت ہے۔لیکن عربی میں شجر، باہمی نزاع اور آپسی اختلاف کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔خود قرآن میں ایک جگہ شجر بمعنیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختلاف ونزاع استعمال ہوا ہے۔

جیسا کہ سورہ نساء، آیت: ۶۵ میں ہے: ﴿فــــلا و ربک لایومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم﴾ .

آپ کے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے، جب تک کہ وہ اپنے آپسی اختلاف میں آپ کو اپنا حکم اور ثالث نہ مان لیں۔

اور اسی معنی کے لحاظ سے اردو میں ''مشاجراتِ صحابہ'' کے الفاظ بولے جاتے ہیں۔

بہرکیف! اردو میں درخت اور پیڑ پودے لگانے کے عمل کو ''شجر کاری'' کہتے ہیں۔ عربی میں اس کام کو ''التشجیر والتغریس'' اور انگریزی میں Planting Trees کہتے ہیں۔ اردو ڈکشنری (مشہور تفصیلی اردو لغت) میں شجر کاری، شجر بندی اور شجر زار کے مندرجہ ذیل معانی بتائے گئے ہیں۔

شَجَر کاری : (شَجَر+کا+ری)

عربی زبان سے ماخوذ اسم شجر کے بعد فارسی مصدر کاشتن سے صیغۂ امر کار بطور لاحقہ فاعلی لگا کری بطور لاحقہ کیفیت لگانے سے مرکب بنا۔ اردو زبان میں بطور اسم استعمال ہوتا ہے۔ ۱۹۶۹ء کو ''اندلس، تاریخ وادب'' میں تحریراً مستعمل ملتا ہے۔ اسم کیفیت (مؤنث - واحد) معنیٰ: درخت لگانا، درخت لگانے کا کام۔

آج تک شاخ تمنا کبھی پھولی نہ پھلی!!
کچھ کسر رہ گئی مالی سے شجر کاری میں

(1986ء، غبارہ ماہ، 89)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شجر زار :(شَجَر زار)

عربی زبان سے ماخوذ اسم شجر کے بعد فارسی لاحقہ ظرفیت زار لگانے سے مرکب بنا۔ اردو زبان میں بطور اسم استعمال ہوتا ہے۔ ۱۹۶۵ء کو ''شاخ زریں'' میں تحریراً مستعمل ملتا ہے۔

اسم ظرف مکان (مذکر-واحد)

جمع غیر ندائی: شَجَر زاروں (شَجَر+زا+روں (مجہول)

معانی:

(۱) درختوں کا جھنڈ، وہ جگہ جہاں درختوں کی بہتات ہو۔

''ان کا خیال تھا کہ ایسے کسی شجر زار کی ٹہنی توڑنے والے کی یا تو اچانک موت واقع ہو جاتی ہے یا اس کے کسی عضو میں نقص آ جاتا ہے۔''

(۱۹۶۵ء، شاخِ زرّیں، ۱/۲۲۷)

شجر بندی :

شَجَر بَنْدی (شَجَر+بَن+دی)

اسم نکرہ، معنیٰ: درخت لگانا

اشجار سے متعلق اہل عرب کی کہاوتیں:

کہاوتیں اپنے اندر تہذیبی اور تاریخی پس منظر رکھتی ہیں۔ کسی بھی چیز سے متعلق کہاوت، اس کی اہمیت و افادیت اور سماجی ضرورت پر دلالت کرتی ہے۔ شجر کاری اور کاشت کاری کے معاملے میں اہل عرب بڑے حسّاس واقع ہوئے ہیں۔ مختلف اشجار اور نوع بنوع پودوں کے خواص و تاثیرات سے متعلق انھوں نے مستقل کتب و رسائل تحریر کیے ہیں۔ علم نبات سے متعلق امام ابوسعید

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اصمعی اور ابو حنیفہ دینوری نے ''کتاب النبات والشجر'' کے نام سے بلند پایہ کتابیں تصنیف کی ہیں۔ کہاوت کا مطلب ہوتا ہے: مثال دینا۔ کہاوت اور مثال میں بڑی حد تک ممثّل اور ممثّل لہ میں یکسانیت اور مطابقت پائی جاتی ہے۔ کہاوت اور محاورے سے غبی اور کند ذہن افراد بھی متکلم کی بات بآسانی سمجھ لیتا ہے اور اس کی گفتگو سے محظوظ و مسرور ہوتا ہے۔ عربی زبان کی وسعت و ہمہ گیری، اس کے الفاظ و محاورات، اسالیب و امثال اور اس کے طرقِ کلام کا مقابلہ دنیا کی کوئی بھی متمدن اور ترقی یافتہ زبان نہیں کرسکتی۔ رئیس المحققین، عمدۃ المتکلین حضرت علامہ سید محمد سلیمان اشرف بہاری علیہ الرحمہ (سابق صدر شعبۂ دینیات مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ) کی لاجواب تصنیف ''المبین'' کا مطالعہ کرنے والا میرے دعویٰ کی ضرور تصدیق کرے گا۔ اشجار (درخت) سے متعلق اہل عرب کے یہاں متعدد کہاوتیں مروّج و مستعمل ہیں، جو حسبِ ذیل ہیں:

(۱) الکلمة الطیّبة کالشجرة المبارکة .

کلمہ طیبہ یعنی اچھی بات، مبارک درخت کی طرح ہے۔

یہ کہاوت دراصل قرآن مجید کی اس آیت سے ماخوذ ہے، جس میں کلمہ طیبہ (توحید) کی مثال شجرہ طیبہ سے دی گئی ہے۔

آیت یہ ہے:

﴿اَلَمْ تَرَ کَیْفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلاً کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ﴾

(قرآن مجید، سورہ ابراہیم)

(۲) ﴿الشجرة رئة المدینة﴾

ترجمہ: درخت، شہر کا پھیپھڑا ہے۔ زندگی، جسم اور روح کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

مجموعے کا نام ہے۔ جسم کے اندر پھیپھڑا اکلیدی حیثیت کا حامل ہوا کرتا ہے۔ اگر جسم میں انسان کا پھیپھڑا خراب ہو جائے تو وہ بہت جلد موت کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔ تو جو حیثیت جسم کے لیے پھیپھڑے کی ہے، وہی حیثیت شہروں کے لیے اشجار اور درختوں کی ہے۔

(۳) ﴿تعرف الاشجار باثمارها﴾

یعنی درخت اپنے پھل سے پہچانے جاتے ہیں۔

(۴) ﴿الانسان المسلم مثل النخلة دائم الخضرة و العطاء﴾

ترجمہ: مسلم کی مثال اس پودے کی طرح ہے جو ہمیشہ ہرا بھرا اور داد و بخشش کرنے والا ہے۔ اس کہاوت سے معلوم یہ ہوا کہ درخت اور پودے قدری طور پر فیّاض اور داد و دہش کرنے والے ہوتے ہیں۔

(۵) ﴿الشجرة عطاء و نماء﴾

درخت سراپا عطا اور باعثِ ارتقاء ہیں۔

(۶) ﴿الشجرة جمال﴾

یعنی درخت (مکان اور مکینوں کے لیے) باعثِ حسن و جمال ہے۔

(۷) ﴿الشجرة المثمرة تهفو اليها النفوس و تتطلّع اليها الانظار و تساقط عليها الاحجار﴾

یعنی پھل دار درخت کی جانب طبیعت اور نگاہیں مائل ہوتی ہیں اور اس پر پتھر گرتے ہیں۔ یعنی پھل دار درخت کی سرسبز و شادی کو دیکھ کر دل و دماغ خوش ہوتے ہیں، آنکھیں اس کا بخوشی مشاہدہ کرتی ہیں اور لوگ پھل حاصل کرنے کے لیے اس پر پتھر چلاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۸) ﴿کن صدیقا للشجرۃ﴾

درخت کے دوست بن جاؤ۔

(۹) ﴿الشجرۃ احد ابنائی﴾

درخت میرے فرزندوں میں سے ایک فرزند ہے۔

(۱۰) ﴿زرعوا فحصدنا ونزرع فیحصدون﴾

یعنی ہمارے آباء واجداد کھیتی کر کے چلے گئے اور آج ہم اسے کاٹ رہے ہیں۔ ہم بھی پودے لگائیں اور کھیتی کریں تاکہ آنے والی نسل اسے کاٹے۔ یہ بہت مشہور عربی مقولہ ہے۔ آج بھی عالم عرب میں شجر کاری مہم کے دوران یہ جملے دوہرائے جاتے ہیں اور نئی نسل کو پیڑ پودے لگانے پر ابھارتے ہیں۔

(۱۱) ﴿اوشمت السماء اذا بدا فیھا برق و اوشمت الارض اذا بدا فیھا نبت﴾

یہ کہاوت (کتاب النبات للاصمعی، ص:۱۰) سے اخذ کی گئی ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ بجلی چمکنے سے آسمان چمکتے ہیں اور ہرے بھرے پودے لہلہانے کی وجہ سے زمین چمکتی اور لہلہاتی ہے۔ اس مقولے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جس طرح بجلی، چاند اور ستارے آسمان کے لیے قدرتی چراغ ہیں، اسی طرح زمین کے چراغ یہ ہرے بھرے پودے اور لہلہاتے درخت ہیں۔

(۱۲) ﴿النخل و الشجر برکۃ علیٰ اھلہ وعلیٰ من عقبھم من بعدھم﴾

ترجمہ: کھجور اور درخت اپنے مالک (یا اپنے لگانے والے) کے لیے اور بعد میں آنے والے لوگوں کے لیے باعثِ خیر و برکت ہیں۔ درخت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کھجور سے متعلق یہ آخر الذکر فقرہ اہلِ عرب کی کہاوت سے نہیں، بلکہ ایک اہم حدیث پاک ہے، جو شجر کاری اور پیڑ پودوں کی اہمیت وفضیلت پر روشنی ڈالتی ہے۔

اس حدیث کو علامہ ہیثمی نے ''مجمع الزوائد'' (۶۸/۴، مطبوعہ: دار الکتاب العربی؛ بیروت) میں نقل فرمایا ہے۔ اپنی اہمیت ومعنویت کے لحاظ سے یہ حدیث اس لائق ہے کہ اہل عرب اسے درختوں سے متعلق اپنی کہاوتوں کا حصہ بنائیں۔ اسی طرح مندرجہ ذیل حدیثی مقولہ بھی درخت اور پودوں کی اہمیت وافادیت پر دلالت کرتا ہے:

﴿ان المومن مثل النخلة، ان شاورته نفعک، وان صاحبته نفعک، وان شارکته نفعک، وان جالسته نفعک، فکل شیء من المؤمن منافع و کل شیء من امر النخلة منافع﴾

(الترغیب والترھیب للاصبھانی؛ ۱۰۰/۱؛ حدیث: ۷۵؛ دار الحدیث؛ قاہرہ)

یعنی مومن کھجور کے درخت کی مانند ہیں۔ اگر تم ان سے مشورہ کرو تو وہ تمہیں نفع پہنچائیں گے۔ اگر ان کی صحبت و رفاقت میں رہو تو فائدہ پہنچائیں گے۔ اگر ان کے ساتھ نشست و برخاست کرو تو وہ تمہیں فائدہ پہنچائیں گے۔ گویا مومن کی ہر چیز اور ہر کام نفع بخش ہے۔ اسی طرح کھجور کے درخت کا ہر جزو نفع بخش اور فائدہ مند ہے۔ اسلام میں درخت اور پودوں کو اتنی اہمیت وفضیلت حاصل ہے کہ قرآن وحدیث میں اعمال صالحہ کے ثمرات اور بعض مقامات پر تمثیلات کی شکل میں ان کا بیان ہوا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وان من شیء الا یسبح بحمدہ و لکن لا تفقھون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تسبیحھم﴾۔
یعنی ہر چیز اللہ عزوجل کی حمد و تسبیح بیان کرتی ہے، لیکن تم ان کی تسبیح سمجھ نہیں سکتی ہے۔ اپنے رب کی تسبیح خوانی میں درخت اور پودے بھی شامل ہیں۔
قرآن مجید میں ایک جگہ خصوصیت کے ساتھ درخت کے سجدہ کرنے کا ذکر آیا ہے۔ سورہ رحمٰن شریف کی مشہور آیت ہے:
﴿والنجم و الشجر یسجدان﴾
ستارے اور درخت اپنے رب کو سجدہ کرتے ہیں۔
بعض مفسّرین نے فرمایا ہے کہ یہاں ''نجم'' سے آسمان کے ستارے نہیں بلکہ زمین کے سبزے اور پودے مراد ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب
حدیث پاک میں ایک مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے پر جنت میں ایک پودا لگائے جانے کی بشارت دی گئی ہے۔
(ترمذی شریف، کتاب الدعوات، ص:۲۸۶؛ دارالفکر، بیروت)
اسی طرح اور ایک حدیث ہے:
﴿عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: أَیُّمَا مُؤْمِنٍ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلٰی جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللہُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ، وَأَیُّمَا مُؤْمِنٍ سَقٰی مُؤْمِنًا عَلٰی ظَمَإٍ سَقَاهُ اللہُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنَ الرَّحِیقِ الْمَخْتُومِ، وَأَیُّمَا مُؤْمِنٍ کَسَا مُؤْمِنًا عَلٰی عُرْیٍ، کَسَاهُ اللہُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ .رَوَاهُ أَبُو دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ﴾
(سنن ابی داوٗد، کتاب الزکاۃ، باب فی فضل سقی الماء، ۱۳۰/۲، حدیث: ۱۶۸۲، بیروت)
ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مومن کسی دوسرے مومن کو بھوک کی حالت میں کھانا کھلائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے پھل کھانے کے لئے دے گا۔ جو مومن کسی دوسرے مومن کو پیاس کی حالت میں پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے مہر لگائی ہوئی شرابِ طہور پلائے گا، اور جو مومن کسی برہنہ مومن کو لباس پہنائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا۔

دنیا کے سات مقدس خیال کیے جانے والے پودے :

روحانیت اور پودوں کا تعلق قدیم زمانے سے ہے۔ گوتم بودھ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کو روحانیت کا حصول اسی پیڑ پودے کے نیچے بیٹھ کر مراقبہ کر کے ہوا تھا۔ ہندوؤں کے یہاں پیپل کے درخت آج بھی اہمیت اور تقدس کے حامل مانے جاتے ہیں۔ بہت سی مذہبی روایات میں پودوں کو روحانی علامت، شفایابی، قوت بخشی اور بعض اوقات عبد و معبود کے مابین روحانی تعلق استوار کرنے کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ موسیقار جانھوی ہیریسن نے ''مقدس نباتیات'' کے نام سے ایک البم ترتیب دیا ہے اور اس میں سات قابل احترام سمجھے جانے والے پودوں کا ذکر کیا ہے۔ لیکن ان مقدس پودوں میں کیا خصوصیات ہیں؟ کیا یہ پودے لوگوں کی زندگی میں ماضی کی طرح آج بھی اہمیت کے حامل ہیں؟ ان کا احترام کون لوگ کرتے ہیں اور کیوں کرتے ہیں؟ دنیا کے مقدس ترین پودوں کی یہ فہرست، اس قسم کے سوالات کے جواب حاصل کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔

(۱) کنول کا پھول :

ہندو مذہب میں کنول کے پھول کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ مشرقی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روحانیت کا علم رکھنے والے جانتے ہیں کہ کنول کا پودا کئی معانی اور بیانیوں کی پرتیں ظاہر کرتا ہے۔ ہندوؤں کے لیے کنول کا خوبصورت پھول زندگی اور پیداوار اور بودھوں کے نزدیک یہ پاکیزگی کی علامت ہے۔ کنول کا پودا کیچڑ میں اگتا ہے۔ اگرچہ اس کی جڑیں کیچڑ میں ہوتی ہیں، لیکن کنول کا پھول پانی کے اوپر تیرتا دکھائی دیتا ہے۔ ہندو مذہب میں کنول کی کہانی کچھ یوں ہے کہ کنول بھگوان وشنو کی ناف سے ابھرا اور اس پھول کے درمیان برہما بیٹھا ہوا تھا۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ بھگوان کے ہاتھ اور پاؤں کنول جیسے ہیں اور اس کی آنکھیں کنول کی پتیوں کی طرح اور اس کے چھونے کا احساس کنول کی کلیوں کی طرح نرم ہے۔

(۲) امر بیل:

امر بیل کا بھی مذہب سے قدیم تعلق رہا ہے۔ آج کل امر بیل کو عموماً کرسمس کے جادو سے منسلک کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کو علامت سمجھنے کی تاریخ قدیم سیلٹک پیشواؤں کے دور سے تعلق رکھتی ہے۔ انھیں یقین تھا کہ امر بیل سورج کے دیوتا تارنس کا جوہر ہے اور جس درخت کی شاخوں کے ساتھ امر بیل بڑھتی ہے، وہ درخت بھی مقدس ہو جاتا ہے۔ سردیوں میں روحانی پیشوا بلوط کے درخت سے امر بیل کو سنہری درانتی سے کاٹتا ہے۔ یہ خاص پودا اور اس کے پھل رسومات یا ادویات کے لیے بھی استعمال ہوتے تھے۔

(۳) ناگ پھنی:

امریکہ اور میکسکو کے قبائل ناگ پھنی کا استعمال روحانی مقاصد کے لیے کرتے ہیں۔ ناگ پھنی ایک چھوٹا سا گٹھلی کے بغیر کیکٹس کا پودا ہے، جو امریکی ریاست ٹیکساس کے جنوب مغربی اور میکسیکو کے صحرائی علاقے میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قدرتی طور پر اگتا ہے اور اس کا استعمال مقامی افراد روحانی مقاصد کے لیے کرتے ہیں۔ میکسیکو کے انڈینز اور شمالی امریکہ کے مقامی قبائیلیوں کا اعتقاد ہے کہ یہ مقدس پودا خدا کے ساتھ رابطے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اس کا استعمال دعائیہ تقریبات میں کیا جاتا ہے۔ روحانی طاقت کے حصول کے لیے صرف مقامی قبائل ہی اس کا استعمال نہیں کرتے، بلکہ ۱۹۵۰ء کی دہائی سے فنکار، موسیقار اور مصنّفین بھی اس کا استعمال کر رہے ہیں۔

(۴) تلسی (اوسیمم ٹینوئفلورم)

دنیا بھر میں لاکھوں کی تعداد میں ہندو اپنے گھروں اور مندروں میں ''تلسی'' کی پوجا کرتے ہیں۔ ہندو مذہب کے مطابق دیوی ورندا نے بھگوان کرشنا اور اس کے پیروکاروں کی خدمت کرتے ہوئے وندراون کی مقدس زمین کی حفاظت کی تھی۔ اگرچہ یہ دیوی انسانی شکل میں تھیں، لیکن قدیم تحریروں کے مطابق کرشنا نے بذات خود انھیں تلسی کا پودا بننے کو کہا تھا، جس کی وجہ سے ہندو لوگ اب ''تلسی'' کو تقدس کا درجہ دیتے ہیں اور اسے ''مقدس تلسی'' کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ دنیا بھر میں لاکھوں کی تعداد میں ہندو اپنے گھروں اور مندروں میں تلسی کی پوجا کرتے ہیں۔

(۵) صنوبر کا درخت :

صنوبر کے درخت اکثر قدیم گرجا گھروں کے قریب پائے جاتے ہیں۔ صنوبر ایک قسم کا سدابہار درخت ہے، جسے تولید اور ابدی زندگی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس درخت کی شاخیں جھک کر دوبارہ زمین میں داخل ہو جاتی ہیں اور ان سے نئے تنے جنم لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ یئو پرانے درخت کے کھوکھلے تنے سے بھی اگ سکتی ہے۔ اس لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ تعجب کی بات نہیں کہ اسے تولید اور زرخیزی کی علامت قرار دیا جاتا ہے۔

(۶) بھنگ :

اربابِ تثلیث اپنے دیومالائی عقیدے کے مطابق بھنگ کے پتوں کو''حکمت کی بوٹی'' بھی کہتے ہیں۔ بھنگ راستافاری فرقے کے ماننے والوں کے نزدیک انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ان کا ماننا ہے کہ بائبل میں جسے''زندگی کا درخت'' کہا گیا ہے وہ بھنگ کا پودا ہے اور اس کا استعمال مقدس ہے۔وہ اس بارے میں بائبل سے کئی حوالے پیش کرتے ہیں۔

راستافاریوں کے نزدیک بھنگ کا استعمال''گفت وشنید'' کے لیے ضروری ہے جس میں وہ راستافاری پہلو سے اپنے ارکان کے ساتھ زندگی پر بحث کرتے ہیں۔اگرچہ اس پودے کو کئی نام دیے جاتے ہیں (بھنگ، گانجا) لیکن راستافاری اسے''مقدس جڑی بوٹی'' یا''حکمت کی بوٹی'' کہتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ اسے نوش کرنے سے حکمت ودانائی حاصل ہوتی ہے۔

اس کو سگریٹ یا چیلم پائپ کے ذریعے پیا جاتا ہے اور اس سے قبل خصوصی دعا کی جاتی ہے۔

(۷) تلسی (اوسیمم بازلیکم)

تلسی کا استعمال کھانے میں بھی کیا جایا ہے۔تلسی کے پتوں کا استعمال کھانے میں بھی کیا جایا ہے۔

اوسیمم بازلیکم کا سب سے زیادہ استعمال پیزا اور پاستاساس میں ہوتا ہے لیکن آرتھوڈاکس مسیحیت اور یونانی چرچ میں یہ ایک مقدس بوٹی ہے۔آرتھوڈوکس مسیحیوں کا یقین ہے کہ یہ بوٹی وہاں اگی جہاں یسوع مسیح کا خون ان کے مقبرے کے نزدیک گرا تھا،اس وقت یہ اس کو صلیب کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبادات سے منسلک کیا جاتا ہے۔ پادری لوگ پانی کو پاک کرنے اور لوگوں کے اجتماع پر پانی کے چھڑکاؤ کے لیے اس کی شاخوں کا استعمال کرتے ہیں۔ (جانہوی ہیریسن کی بی بی سی کے پروگرام سم تھنگ انڈر رسٹڈ میں کی گئی گفتگو سے اقتباس)

نوٹ: محض موضوع کی مناسبت سے ان پودوں کا یہاں ذکر کیا گیا ہے۔ اسلامی نقطہء نظر سے اوپر بیان کی گئی ان پودوں کی تاریخ یا خصوصیات کی کوئی اصل نہیں ہے۔

قرآن میں درختوں اور پودوں کا تذکرہ :

قرآن میں درختوں اور پودوں کا تذکرہ: اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے زمین وآسمان کو پیدا فرمایا۔ آسمان کو چاند، سورج اور ستاروں سے مزیّن کیا اور زمین کو دریاؤں، پہاڑوں، مختلف درختوں اور نوع بنوع سبز پودوں سے زینت بخشی۔ پھر درختوں کو پھلوں اور پھولوں کے زیور سے آراستہ کر کے زمین کے حسن کو دوبالا کیا۔ یہ درخت اور پودے درحقیقت زمین کے چہرے کا غازہ اور اس کے ماتھے کے جھومر ہیں۔ اگر پورے کرّۂ ارض کے سارے ہرے بھرے درخت اور سبز پودے کاٹ دیے جائیں تو اس کا سارا حسن ملیا میٹ اور اس کی ساری دلکشی ماند پڑ جائے گی اور پورا کرہ ارض ایک چٹیل میدان دکھائی دے گا۔ خدائے قادر وقیّوم نے زمین پر اپنی قسم قسم کی نعمتوں کا دسترخوان بچھا کر انسان وحیوان اور دیگر مخلوقات کی ضروریات کا سامان مہیا کیا۔ درخت اور پودے خدائے قہار وجبار کی قدرت کاملہ کی ایک کھلی نشانی اور اس کی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔قرآن مقدس میں زمین کی تخلیق، آسمان سے بارش کا نزول اور بارش کے ذریعے زمین کی سیرابی اور پھر زمین سے انواع و اقسام کے اناج، میوے، پھل، پھول اور پودے وغیرہ کا ذکر اللہ تعالیٰ کی تخلیق و قدرت کے طور پر مختلف انداز میں متعدد مقامات پر ہوا ہے۔درخت اور پودے چوں کہ اللہ عزوجل کی تخلیق کی نشانی اور عطایائے قدرت میں سے ایک ایک عظیم عطیہ ہیں، اس لیے قرآن کریم میں جا بجا ان کا تذکرہ ہوا ہے۔کہیں اس کی تخلیق کی علامت کے طور پر تو کہیں اس کے انعامات کے زمرے میں اور کہیں تمثیل کی حیثیت سے۔اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں دنیا یعنی زمین پر اگنے والے اشجار و حدائق اور نباتات کے علاوہ آخرت یعنی جنت میں پائے جانے والے بعض درختوں اور پھلوں کا ذکر بھی کیا ہے۔دلیل کے طور پر چند آیات ملاحظہ کریں:

(۱) ﴿وآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبّاً فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ. وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ لِيَأْكُلُوا مِن ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ أَفَلَا يَشْكُرُونَ. سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ﴾

(القرآن، سورۂ یاسین، آیت ۳۳ تا ۳۶)

ترجمہ: اور ان کے لئے ایک نشانی مردہ زمین ہے ہم نے اسے زندہ کیا اور پھر اس سے اناج نکالا تو اس میں سے کھاتے ہیں۔اور ہم نے اس میں باغ بنائے کھجوروں اور انگوروں کے ،اور ہم نے اس میں کچھ چشمے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہائے۔ کہ کھائیں اس کے پھلوں میں سے اور یہ ان کے ہاتھ کے بنائے نہیں تو کیا حق نہ مانیں گے۔ پاکی ہے اسے جس نے سب جوڑے بنائے ان چیزوں سے جنہیں زمین اگاتی ہے اور خود ان سے اور ان چیزوں سے جن کی انہیں خبر نہیں۔ (کنز الایمان)۔

(۲) ﴿يُنبِتُ لَكُم بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾

(القرآن، سورۃ النحل، آیت:۱۱)

ترجمہ: اس پانی سے تمہارے لئے کھیتی اُگاتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل بیشک اس میں نشانی ہے دھیان کرنے والوں کو۔ (کنز الایمان)۔

(۳) ﴿إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَىٰ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ﴾

(القرآن کریم، سورۃ الانعام، آیت:۹۵)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ ہی چیرنے والا ہے دانے اور گٹھلی کا وہ نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور نکالنے والا مردے کو زندہ سے یہ ہے اللہ تو تم کہاں بھٹکتے پھرتے ہو؟ (کنز الایمان)

(۴) ﴿وَهُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا وَمِنَ النَّخْلِ مِن طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَجَنَّاتٍ مِّنْ أَعْنَابٍ وَالزَّيْتُونَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ انظُرُوا إِلَىٰ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَيَنْعِهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكُمْ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ﴾

(قرآن مجید، سورۃ الأنعام، آیت:۹۹، پ:۷)

ترجمہ: اور وہی (اللہ عزوجل) ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اس سے ہر اُگنے والی چیز نکالی اور ہم نے اس سے سبزی نکالی جس میں سے دانے نکالتے ہیں ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے اور کھجور کے گابھے سے پاس پاس گچھے اور انگور کے باغ اور زیتون اور انار کسی بات میں ملتے اور کسی بات میں الگ۔ اس کا پھل دیکھو جب پھلے اور اس کا پکنا (دیکھو) بیشک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کے لیے۔

(کنزالایمان، صفحہ ۲۶۸، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

(۵) ﴿وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُوا مِن ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ﴾

(سورۃ الانعام، آیت:۱۴۱؛ پارہ:۷)

ترجمہ: اور وہ اللہ ہی ہے جس نے باغ پیدا کیے کچھ زمین پر چھائے ہوئے (یعنی کسی سہارے کے بغیر زمین پر قائم مثلاً: انگور وغیرہ) اور کچھ بے چھائے اور کھجور اور کھیتی جس میں رنگ رنگ کے کھانے اور زیتون اور انار کسی بات میں ملتے جلتے (مثلاً رنگ یا پتوں میں) اور کسی میں الگ (مثلاً ذائقہ اور تاثیر میں)۔ کھاؤ اس کا پھل جب پھل لائے اور اس کا حق (عشر و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زکات) دو جس دن کٹے۔

(کنز الایمان، ص:٢٧٨؛ مکتبہ المدینہ، کراچی)

اس آیت کریمہ کے تحت امام طبری اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

﴿القول فی تأویل قوله: وَهُوَ الَّذِی أَنْشَأَ جَنَّاتٍ مَعْرُوشَاتٍ وَغَیْرَ مَعْرُوشَاتٍ ..قال أبو جعفر: وهذا إعلام من الله تعالی ذکره ما أنعم به علیهم من فضله، وتنبیهٌ منه لهم علی موضع إحسانه﴾

یعنی اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر اپنے فضل و کرم، جود و نوازش اور انعام و احسان کا تذکرہ کیا گیا ہے اور ان نعمتوں پر شکر بجالانے کی تنبیہ کی گئی ہے۔

اسی طرح قرآن مقدس میں ایک جگہ آگ جسے ہم جلاتے ہیں، اس کے درخت (لکڑی) کے بارے میں یوں روشنی ڈالی گئی ہے:

(٦) ﴿أَفَرَأَیْتُم مَّا تَحْرُثُونَ أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَکَّهُونَ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ أَفَرَأَیْتُمُ الْمَاءَ الَّذِی تَشْرَبُونَ أَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْکُرُونَ أَفَرَأَیْتُمُ النَّارَ الَّتِی تُورُونَ أَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنشِئُونَ ہ نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْکِرَةً وَمَتَاعًا لِّلْمُقْوِینَ﴾

(قرآن کریم، سورۃ الواقعۃ، آیت:٦٣-٧٣؛ پارہ:٢٧)

ترجمہ: تو بھلا بتاؤ تو جو تم بوتے ہو، کیا تم اس کی کھیتی بناتے ہو یا ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنانے والے ہیں۔ اگر ہم چاہیے تو اسے پامال کر دیں۔ پھر تم باتیں بناتے رہ جاؤ کہ ہم پر چٹّی پڑی، بلکہ ہم بے نصیب رہے۔ بھلا بتاؤ تو کہ وہ پانی جو تم پیتے ہو کیا تم نے اسے بادل سے اتارا ہے یا اتارنے والے ہیں، ہم چاہیں تو اسے کھاری کر دیں، پھر تم کیوں نہیں شکر کرتے۔ بھلا بتاؤ تو وہ آگ جو تم روشن کرتے ہو، کیا اس کے درخت تم نے پیدا کیے ہیں یا ہم پیدا کرنے والے ہیں۔ ہم نے آگ کو جہنم کی یادگار بنایا اور جنگل میں مسافروں کے لیے فائدہ مند۔

(کنز الایمان، ص:٩٩٠، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

(٧) ﴿وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۔مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۔فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ وَّ طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ وَّ ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ،وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍلَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ﴾

ترجمہ: اور دائیں طرف والے، (نیک بخت) کیا (ہی اچھے) ہیں دائیں طرف والے! (وہ ہونگے) بے کانٹے کی بیریوں میں اور یہ تہ بتہ کیلوں میں، اور پھیلی ہوئی لمبی چھاؤں میں، اور چھلکتے ہوئے پانی میں، اور بہت سے (لذیز) پھلوں میں جو کبھی ختم نہ ہوں گے اور نہ ان سے روک ٹوک ہوگی۔ (کنز الایمان، ص:٩٩٨)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسانوں کو کائنات میں غور وفکر کرنے کی ترغیب دی ہے، تاکہ اس کی الوہیت و وحدانیت کے ساتھ اس کی بے پایاں قدرت کا اندازہ ہو سکے۔ قرآن مقدس میں اس قسم کی بے شمار آیات ہیں۔ غور وخوض اور تدبر وتفکر پر مشتمل آیات میں درختوں اور پیڑ پودوں کا ذکر بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، جس سے یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ کائنات کی دیگر محیر العقول مناظر کے ساتھ یہ پیڑ پودے بھی وجود باری تعالیٰ اور اس کی قدرت کاملہ کے روشن دلائل میں سے ہیں۔

﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ﴾

(القرآن، سورۃ البقرہ، آیت: ۱۶۴)

بیشک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات دِن کی گردش میں اور اُن جہازوں (اور کشتیوں) میں جو سمندر میں لوگوں کو نفع پہنچانے والی چیزیں اُٹھا کر چلتی ہیں اور اُس (بارش) کے پانی میں جسے اللہ آسمان کی طرف سے اُتارتا ہے، پھر اُس کے ذریعے زمین کو مُردہ ہو جانے کے بعد زندہ کرتا ہے، (وہ زمین) جس میں اُس نے ہر قسم کے جانور پھیلا دیئے ہیں اور ہواؤں کے رُخ بدلنے میں اور اُس بادل میں جو آسمان اور زمین کے درمیان (حکمِ الٰہی کا) پابند (ہو کر چلتا) ہے (اِن میں) عقلمندوں کے لئے (قدرتِ الٰہیہ کی بہت سی) نشانیاں ہیں۔

﴿وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَارًا وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ٥ وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجَاوِرَاتٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَجَنَّاتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَى بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ﴾ (القرآن کریم، سورۃ الرعد آیت: ۳-۴؛ پ:۱۳)

اور وُہی ہے جس نے (گولائی کے باوُجود) زمین کو پھیلایا اور اُس میں پہاڑ اور دریا بنائے اور ہر قسم کے پھلوں میں (بھی) اُس نے دو دو (جنسوں کے) جوڑے بنائے، (وُہی) رات سے دِن کو ڈھانک لیتا ہے، بیشک اِس میں تفکر کرنے والے کے لیے (بہت) نشانیاں ہیں اور زمین میں (مختلف قسم کے) قطعات ہیں جو ایک دُوسرے کے قریب ہیں اور انگوروں کے باغات ہیں۔ اور کھیتیاں ہیں اور کھجور کے درخت ہیں جھنڈ دار اور بغیر جھنڈ کے، ان (سب) کو ایک ہی پانی سے سیراب کیا جاتا ہے اور (اُس کے باوُجود) ہم ذائقہ میں بعض کو بعض پر فضیلت بخشتے ہیں۔ بیشک اِس میں عقلمندوں کے لئے (بڑی) نشانیاں ہیں۔

﴿هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ٥ يُنبِتُ لَكُم بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ﴾

(القرآن الکریم، سورۃ النحل، آیت: ۱۰-۱۱)

ترجمہ: وہی ہے جس نے تمہارے لیے آسمان سے پانی اُتارا، اُس میں سے (کچھ) پینے کا ہے اور اُسی میں سے (کچھ) شجر کاری کا ہے (جس سے نباتات، سبزے اور چراگاہیں اُگتی ہیں) جن میں تم (اپنے مویشی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چراتے ہو۔ اُسی پانی سے تمہارے لیے کھیت اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل (اور میوے) اُگاتا ہے۔ بے شک اِس میں غور و فکر کرنے والے لوگوں کے لئے نشانی ہے۔

اس کے علاوہ قرآن وحدیث میں درختوں اور پودوں کا ذکر بطورِ تمثیل بھی ہوا ہے۔

﴿اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ﴾

(سورۂ ابراہیم، آیت ۲۴)

ترجمہ: کیسی مثال بیان فرمائی پاکیزہ بات کی جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں ہیں۔

﴿وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ﴾

(القرآن الکریم؛ سورۃ البقرۃ، ۲٦۱)

ترجمہ: جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرتے ہیں، ان کی مثال اس دانے کی طرح ہے، جس نے سات بالیاں اگائیں، ہر بالی میں سو دانے ہیں۔

حدیث پاک میں آیا ہے: ﴿من قال سبحان الله و بحمده، غرست له نخلة فى الجنة﴾

یعنی جو شخص ایک بار سبحان اللہ وبحمدہ کہتا ہے، اس کے لیے جنت میں ایک درخت یا پودا لگا دیا جاتا ہے۔

قرآن وحدیث مشہور درختوں کا ذکر :

پھل، میوہ، پودا، شاداب ہریالی اور کھیتی وغیرہ کے علاوہ قرآن و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں خصوصیت کے ساتھ مندرجہ ذیل درختوں کا ذکر ملتا ہے:

زقوم کا درخت :

زقوم دراصل ایک درخت کا نام ہے جو جزیرۂ عرب کے علاقہ تہامہ میں پایا جاتا ہے۔ علامہ آلوسی نے لکھا ہے کہ یہ تمام بنجر صحراؤں میں پایا جاتا ہے۔ بعض حضرات کا خیال ہے یہ وہی درخت ہے جسے اردو میں ''تھوہڑ'' کہتے ہیں۔ اسی سے ملتا جلتا ہندوستان میں ایک درخت ہے جو'' ناگ پھن'' کے نام سے معروف ہے۔ بعض لوگوں نے اسے زقوم قرار دیا ہے۔ اس درخت کا مزہ نہایت کڑوا اور بو نہایت ناگوار ہوتی ہے۔ اور توڑنے پر اس سے دودھ کا رس نکلتا ہے، جو اگر جسم پر لگ جائے تو ورم ہو جاتا ہے۔ ناگ پھن اس بھی زیادہ مکروہ درخت ہے اور وہ اپنی شکل وصورت میں بھی زیادہ خوفناک معلوم ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ تھوہر یا ناگ پھن نام کے اعتبار سے ہوسکتا ہے زقوم کے قریب ہو۔ لیکن جہاں تک حقیقت کا تعلق ہے زقوم بالکل اس سے الگ چیز ہے۔ یہ دونوں درخت اپنی بدنمائی اور کراہت کے باوجود زمین ہی میں پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن زقوم جہنم کی جڑ سے نکلتا ہے۔ اور دوسرے درختوں کی طرح اس کی تربیت پانی، ہوا اور دھوپ میں نہیں ہوتی بلکہ آگ میں ہوتی ہے۔ اور یہ آگ کے بعض دیگر جانوروں کی طرح آگ ہی میں پھلتا پھولتا ہے۔

غرض کہ زقوم ایک زہریلا اور خطرناک قسم کا درخت ہے۔ قرآن مقدس میں اس کا ذکر کہیں ''ملعون درخت'' اور کہیں ''اہل جہنم کی غذا'' کے طور پر ہوا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ دو آیات اور ان کے حوالے سے مفسرین کے اقوال ملاحظہ کریں۔

﴿إِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّومِ، طَعَامُ الْأَثِيمِ، كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ، كَغَلْيِ الْحَمِيمِ﴾ (القرآن کریم، سورۃ الدخان، آیت: ۴۶؛ پ: ۲۵)

ترجمہ: بیشک تھوہر کا پیڑ گنہگاروں کی خوراک ہے۔ گلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارتا ہے۔ جیسا کھولتا ہوا پانی جوش مارے۔

تفسیر طبری میں ہے:

﴿القول فی تأویل قوله تعالى: (إِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّومِ) التى أخبر أنها تَنْبتُ فی أصل الجحيم التى جعلها طعاما لأهل الجحيم، ثمرها فی الجحيم طعام الآثم فی الدنيا بربه، والأثيم: ذو الإثم، والإثم من أثم يأثم فهو أثيم .وعنى به فی هذا الموضع: الذى إثمه الكفر بربه دون غيره من الآثام﴾

﴿وقد حدثنا محمد بن بشار، قال: ثنا عبد الرحمن، قال: ثنا سفيان، عن الأعمش، عن إبراهيم، عن همام بن الحارثز، أن أبا الدرداء كان يُقرء رجلا(إِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّومِ طَعَامُ الأَثِيمِ) فقال: طعام اليتيم، فقال أبو الدرداء: قل إن شجرة الزقوم طعام الفاجر﴾

﴿حدثنا أبو كُرَيب قال: ثنا يحيى بن عيسى عن الأعمش، عن أبى يحيى، عن مجاهد عن ابن عباس قال: لو أن قطرة من زقوم جهنم أنزلت إلى الدنيا لأفسدت على الناس معايشهم﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہنمیوں کی غذا بننے والے زقوم کے اس درخت کو قرآن مقدس نے ''ملعون درخت'' کہا ہے:

﴿وَإِذْ قُلْنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ أَحَاطَ بِالنَّاسِ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيرًا﴾

(القرآن کریم، سورۃ الاسراء، آیت: ٦٠)

ترجمہ: اور جب ہم سے فرمایا: کہ سب لوگ تمہارے رب کے قابو میں ہیں اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تمہیں دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو اور وہ درخت جس پر قرآن میں لعنت ہے اور ہم انہیں ڈراتے ہیں تو نہیں ان کو مگر بڑی سرکشی۔ (کنزالایمان)

اس آیت کے تحت امام ابن جریر طبری لکھتے ہیں:

﴿وفی البخاری والترمذی عن ابن عباس فی قوله تعالی: وما جعلنا الرؤیا التی أریناک إلا فتنة للناس قال: هی رؤیا عین أریها النبی صلی الله علیه وسلم لیلة أسری به إلی بیت المقدس. قال: والشجرة الملعونة فی القرآن هی شجرة الزقوم﴾

کھجور کا درخت:

یہ شجرۃ طیبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کلمہ ٔتوحید کی اس سے مثال بھی بیان فرمائی ہے۔ یعنی جب صدق دل کلمہ ٔتوحید کا اظہار واقرار کیا جائے اور قولاً و عملاً کلمہ ٔتوحید دل میں جاگزیں ہو جائے تو یہ ایسے اعمال کا ثمر دیتا ہے جو ایمان کو تقویت پہنچاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالی نے اس کا ذکر کچھ اس طرح کیا ہے:

﴿اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ﴾

(سورۂ ابراھیم، آیت،۲۴)

ترجمہ: کیسی مثال بیان فرمائی پاکیزہ بات کی جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں ہیں۔

اور یہ وہی درخت ہے جس کی مومن کے لیے مثال دی گئی ہے کہ وہ اس کے لیے بہت نفع مند اور دیر پا ہے اور اس کے فائدے کی قسم کے ہیں۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں گرتے اور وہ مسلمان کی طرح ہے۔ مجھے بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہتے ہیں کہ لوگ بستیوں کے درختوں کے بارہ میں سوچنے لگے، عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خیال میں آیا کہ یہ درخت کھجور کا درخت ہے۔ لیکن میں شرما گیا، پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!

آپ ہی ہمیں بتائیں کہ وہ کون سا درخت ہے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔

(صحیح بخاری، حدیث:)

زیتون کا درخت :

زیتون ایک بابرکت درخت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں اپنی قسم سے اس کا ذکر فرمایا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾
انجیر اور زیتون کی قسم!

﴿اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِن شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُّورٌ عَلَىٰ نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾

(سورۃ النور، آیت:۳۵؛ پ:۱۸)

ترجمہ: اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے۔ وہ چراغ ایک فانوس میں ہے، وہ فانوس گویا ایک ستارا ہے جو موتی جیسا چمکتا ہے، روشن ہوتا ہے برکت والے درخت زیتون سے، جو نہ پورب کا اور نہ پچھّم کا۔ قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اٹھے، اگرچہ اسے آگ نہ چھوئے۔ نور پر نور ہے۔ اللہ اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ مثالیں بیان فرماتا ہے لوگوں کے لیے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

(کنزالایمان؛ ص:۶۵۸؛ مکتبہ المدینہ؛ کراچی)

﴿وشجره تخرج من طور سيناء تنبت بالدهن و صبغ للآكلين﴾

ترجمہ: اور وہ درخت جو طور سیناء سے نکلتا ہے، تیل پیدا کرتا اور کھانے والے کے لیے سالن ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس درخت کا ذکر فرمان نبوی میں بھی ملتا ہے۔ چناں چہ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

﴿کلوا الزیت و ادھنوا بہ فانہ من شجرۃ مبارکۃ﴾

(ترمذی شریف، حدیث: ۱۷۷۵؛ دار الفکر، بیروت)

یعنی زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے لگاؤ کہ وہ بابرکت درخت سے نکلتا ہے۔

بخاری شریف میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

زیتون وہ مقدس درخت ہے جسے اللہ تعالی نے یونس علیہ السلام کے لیے بطور علاج اور غذا اُگایا تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالی کے اس فرمان میں ہے:

﴿وان یونس لمن المرسلین اذ ابق الی الفلک المشحون﴾

اور بلاشبہ یونس علیہ السلام نبیوں میں سے تھے، جب وہ بھاگ کر ایک بھری کشتی پر پہنچے، پھر قرعہ اندازی ہوئی تو یہ مغلوب ہو گئے تو پھر انہیں مچھلی نے نگل لیا اور وہ خود اپنے آپ کو ملامت کرنے لگے، اور اگر وہ پاکی بیان کرنے والوں میں سے نہ ہوتے، تو لوگوں کے اٹھائے جانے کے دن تک اس (مچھلی) کے پیٹ میں ہی رہتے، تو انہیں ہم نے چٹیل میدان میں ڈال دیا اور وہ اس وقت بیمار تھے اور ہم نے ان پر ایک سایہ کرنے والا بیل دار درخت اُگا دیا۔

(قرآن مجید، سورہ الصّافات، آیت: (۱۳۹-۱۴۶)

مفسرون یہ کہتے ہیں کہ یقطین کدو کی بیل ہے، اور بعض نے اس کے فوائد ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ تیزی سے اگتا ہے اور اس کے پتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوڑیاور بڑے ہونے کی بنا پر سایہ دار ہوتے ہیں اور اس کے قریب مکھیاں نہیں جاتیں اور کا پھل بہت مغذی ہوتا ہے، اور وہ کچا اور پکا کر اور اس کا چھلکا بھی کھایا جاتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ وہ کدو پسند فرمایا کرتے اور پلیٹ میں سے تلاش کیا کرتے تھے۔ (تفسیر ابن کثیر)

آسمان میں وہ عظیم درخت جس کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جدامجد ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تھا۔

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خواب کے قصہ میں فرمایا کہ:

پھر ہم ایک سرسبز و شاداب باغ میں آئے جس میں ایک عظیم درخت تھا اور اس کے نیچے ایک بوڑھے شخص اور بچہ بیٹھے تھے اور درخت کے قریب ہی ایک آدمی آگ جلا رہا تھا، تو مجھے درخت پر لے گئے اور مجھے ایک گھر میں داخل کیا؛ اس جیسا خوبصورت اور اس سے افضل گھر میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ اس میں جس میں مرد و عورت بوڑھے بچے نوجوان تھے، پھر مجھے وہاں سے نکال کر درخت پر لے گئے اور ایک خوبصورت اور افضل گھر میں داخل کیا جس میں بوڑھے اور جوان تھے میں نے کہا تم نے مجھے آج رات گھمایا پھرایا ہے تو جو کچھ میں نے دیکھا ہے اس کے بارہ میں مجھے بتاؤ، تو وہ کہنے لگے جی ہاں۔ اور اس درخت کے نیچے ابراہیم علیہ السلام اور ان کے اردگرد لوگوں کی اولاد تھی۔

(صحیح بخاری؛ حدیث نمبر: ۱۲۷۰؛ دار الفکر؛ بیروت)

سدرۃ المنتہی: بیری کا درخت جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی شب آسمان میں جبریل امین علیہ السلام کو اس درخت کے پاس دیکھا۔

اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے:

اسے تو ایک مرتبہ اور بھی دیکھا تھا سدرۃ المنتہی کے پاس اسی کے پاس ''جنۃ الماویٰ'' ہے جب کہ سدرہ کو چھپائے لیتی تھی وہ چیز اس پر چھا رہی تھی، نہ تو نگاہ بہکی اور نہ ہی حد سے بڑھی۔ یقیناً اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے بعض نشانیاں دیکھ لیں۔

(قرآن کریم؛سورۃ النجم؛ آیت: ۱۳-۱۸؛ پارہ:۲۷)

جب کہ سدرہ کو چھپائے لیتی تھی وہ چیز اس پر چھا رہی تھی کی تفسیر میں امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث نقل کی ہے جس میں ہے کہ تو اس پر ایسے رنگ چھا گئے جنہیں میں نہیں جانتا کہ وہ کون سے ہیں۔

اور ابوسعید اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی حدیث میں ہے کہ اسے فرشتوں نے ڈھانپ لیا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ''جب اسے اللہ تعالی کے حکم سے ڈھانپ لیا جس نے اسے چھپا رکھا تو اس میں تغیر آ گیا'' تو اللہ تعالی کی مخلوق میں کوئی ایسا نہیں جو اس کے حسن کی صفت بیان کرے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث معراج میں اس کا ذکر کیا ہے کہ جب انہیں جبریل علیہ السلام آسمان پر لے گئے اور اللہ تعالی کے حکم سے ایک کے بعد دوسرا آسمان گزرتے رہے، حتی کہ ساتویں آسمان میں داخل ہو گئے تو کہنے لگے پھر میرے سامنے سدرۃ المنتہیٰ ظاہر کی گئی تو اس کے بیر (پھل) ہجر کے مٹکوں کی طرح اور اس کے پتے ہاتھی کے کان جیسے تھے، تو وہ کہتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ یہی سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ (صحیح بخاری؛ حدیث نمبر:۳۵۹۸)

اور سدرۃ المنتہیٰ کے نام کا سبب صحیح مسلم میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث میں بیان کیا گیا ہے جس میں ہے کہ:

زمین سے جو بھی اوپر چڑھتا ہے وہ اس جگہ جا کر اس کی انتہاء ہو جاتی ہے تو وہاں سے اسے لے لیا جاتا ہے اور اترنے والے کی انتہا بھی یہیں ہوتی ہے تو وہاں سے اسے لے لیا جاتا ہے۔

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ:

سدرۃ المنتہیٰ اس لیے کہا جاتا ہے کہ فرشتوں کی پہنچ وہاں تک ہی ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور نے وہاں سے تجاوز نہیں کیا۔ اور یہی وہ درخت ہے جس تک ہر مرسل نبی اور مقرب فرشتے کا علم ختم ہو جاتا ہے اور اس درخت کے بعد (یعنی اوپر) غیب ہے جسے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور نہیں جانتا یا پھر اسے علم ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ بتا دے۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ شہداء کی ارواح یہاں تک جاتی ہیں۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ "**فاذا نبقھا**" نبق معروف ہے جو کہ بیری کا پھل اور جسے ہم بیر کہتے ہیں، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا "**مثل قلال ھجر**" خطابی رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ "**القِلال**" کسرہ کے ساتھ یہ قلہ کی جمع ہے اور مٹکے کو کہا جاتا ہے یعنی کہ اس کے بیر مٹکے جتنے بڑے تھے اور مخاطبوں کے ہاں معروف ہونے کی بنا پر اس کی مثال بیان کی گئی، اور نبی صلی اللہ علیہ وسل کا "**ھجر**" کہنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس طرح ہجر شہر کے مٹکے بڑے ہوتے ہیں اسی طرح وہ بیر بھی بڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے، اور نبی صلی اللہ نے یہ فرمایا کہ ''واذا ورقھا مثل آذان الفیلۃ'' یعنی ان کے پتے ہاتھی کے کانوں کے طرح بڑے بڑے تھے۔

شجرِ طوبیٰ :

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس کے سائے میں گھوڑ سوار سو برس تک بھی چلتا رہے تو وہ ختم نہیں ہوگا اور اگر تم چاہتے ہو تو اللہ تعالی کا فرمان: ''وظل ممدود'' ''اور ایک لمبا سایہ'' پڑھ لو۔

(صحیح بخاری؛ حدیث نمبر:۴۵۰۲؛ بیروت)

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

طوبیٰ: جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس کے خوشوں سے جنتیوں کے کپڑے نکلیں گے اور اس کی مسافت سو برس کی راہ ہے۔ اس روایت کو ابن حبان نے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے۔

(صحیح البخاری، حدیث نمبر: ۱۸۳۹)

عقبہ بن عبدالسلمی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ان سے حوض کا پوچھا اور جنت کا بھی ذکر کیا پھر اعرابی کہنے لگا: کیا اس میں پھل بھی ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا جی ہاں اور اس میں ایک ایسا درخت بھی ہے جسے طوبیٰ کا نام دیا جاتا ہے، وہ کہنے لگا کہ ہماری زمین کے درختوں میں سے کونسا ایسا درخت ہے جو طوبیٰ سے مشابہت رکھتا ہو؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے علاقے کا کوئی بھی درخت اس سے مشابہت نہیں رکھتا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے کہنے لگے کیا تو شام گیا ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شام میں اس کے مشابہ درخت پایا جاتا ہے جسے وہ ''جوزہ'' کا نام دیتے ہیں۔ وہ صرف ایک ہی تنے پر اگتا اور اوپر سے بچھ جاتا ہے۔

اس اعرابی نے کہا کہ اس کی جڑ کتنی بڑی ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اونٹ میں سے جذعہ ''جس کی عمر چار برس ہو'' لے کر نکلے تو اس کی اصل کا احاطہ نہیں کر سکتا؛ یہاں تک کہ وہ بوڑھا ہو جائے۔

وہ اعرابی کہنے لگا کیا جنت میں انگور ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں اس نے کہا کہ اس کا خوشہ کتنا بڑا ہوگا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ خوشہ یا گچھہ اتنا بڑا ہوگا کہ کوا ایک مہینہ بھی اڑتا رہے تو اس کی مسافت ختم نہیں ہوگی۔

اعرابی نے کہا کہ انگور کا ایک دانہ کتنا بڑا ہوگا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تیرے باپ نے کبھی بہت بڑا بکرا ذبح کیا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اس کی کھال اتار کر تیری ماں کو دی اور کہا ہو کہ اس سے ڈول بنالو؟ تو اعرابی کہنے لگا: جی ہاں!

تو اعرابی یہ کہتے لگا یہ ایک دانہ مجھے اور میرے گھر والوں کو بھوک مٹا دے گا؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں اور تیرے عام قبیلہ والوں کی بھی۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اسے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔

زقوم (یعنی تھوہر کا درخت) جو کہ جہنمیوں کا کھانا ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ وہی درخت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا جس کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے:

پھر تم اے گمراہ ہو جھٹلانے والو! تم ضرور تھوہر کا درخت کھانے والے ہو اور اسی سے تم اپنا پیٹ بھرنے والے ہو پھر اس پر گرم کھولتا ہوا پانی پینے والے ہو، پھر پینے والے بھی اس کی جس طرح پیاسے اونٹ پیتے ہیں یہ ہوگی قیامت کے دن ان کی مہمانی۔

(قرآن شریف، سورۃ الواقعہ، آیت: ۵۱-۵۶)

اور اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ بھی فرمایا:

بلاشبہ زقوم "تھوہر" کا درخت گنہگار کا کھانا ہے، جو تلچھٹ کی طرح ہے اور کھولتا رہتا ہے جس طرح کہ تیز گرم پانی ہو، اسے پکڑ لو پھر گھسیٹتے ہوئے جہنم کے درمیان پہنچاؤ پھر اس سر پر سخت گرم پانی کا عذاب بہاؤ، "اسے کہا جائے گا" چکھتا جا تو تو بڑا ہی عزت و وقار والا تھا، یہی وہ چیز ہے جس میں تم شک کیا کرتے تھے۔ (قرآن شریف، سورۃ الدخان، آیت: ۴۳-۵۰)

اور اللہ تبارک وتعالی نے یہ بھی فرمایا:

کیا یہ مہمانی اچھی ہے یا زقوم "تھوہر" کا درخت، جسے ہم نے ظالموں کے لیے سخت آزمائش بنا رکھا ہے، بلاشبہ وہ درخت جہنم کی جڑ میں سے نکلتا ہے، جس کے خوشے شیطانوں کے سروں جیسے ہوتے ہیں، جہنمی اسی درخت سے کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے، پھر اس پر گرم جلتے پانی کی ملونی ہوگی، پھر ان کا جہنم کی آگ کی طرف لوٹنا ہوگا۔

(قرآن، سورہ الصافات: ۶۲-۶۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ درخت جس کے نیچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے موت اور عدم فرار سے متعلق بیعت لی تھی۔

جس طرح کہ حدیبیہ کے مقام پر یہ واقع اس وقت پر پیش آیا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین کی خیانت کی خبر پہنچی، اور یہی وہ درخت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان الفاظ کے ساتھ ذکر کیا ہے:

﴿لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ﴾

یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے خوش ہو گیا جب کہ وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے۔

(قرآن، سورۃ الفتح، آیت:۱۸)

وہ درخت جس کے پاس کھڑے ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیا کرتے تھے:

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ایک درخت یا کھجور کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے، ایک انصاری عورت یا مرد کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم آپ کے لیے ایک منبر نہ بنا دیں؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو بنا سکتے ہو تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک منبر تیار کر دیا تو جمعہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھ کر خطبہ ارشاد فرمانے لگے تو وہ کھجور کا تنا بچے کی طرح بلک بلک کر رونے لگا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریف لائے اور اسے اپنے سینہ سے لگایا تو اس کی وہ آواز تھم گئی۔ راوی کہتے ہیں کہ جب بھی وہ اپنے پاس ذکر سنتا تو وہ روتا تھا۔

(بخاری شریف، حدیث نمبر: ۳۳۱۹)

وہ درخت جس کے پاس اللہ تعالی نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کی اور انہیں نبوت دی:

فرمان باری تعالی ہے:

پس جب وہاں پہنچے تو اس بابرکت زمین کے میدان دائیں کنارے کے درخت میں سے آواز دی گئی کہ ''اے موسیٰ علیہ السلام'' یقیناً میں ہی سارے جہانوں کا رب اللہ ہوں۔

(قرآن، سورۃ القصص، آیت: ۳۰)

وہ درخت جس سے آدم اور حواء علیہما السلام کو منع کیا گیا تھا:

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور ہم نے حکم دیا کہ اے آدم تم اور تمہاری زوجہ جنت میں رہو پھر جس جگہ سے چاہو دونوں کھاؤ اور اس درخت کے پاس مت جاؤ ورنہ تم دونوں حد سے گذرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

(قرآن مجید، سورۃ الاعراف، آیت: ۱۹)

اور اللہ تبارک وتعالی نے کچھ اس طرح فرمایا جس کا ترجمہ یہ ہے:

لیکن شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا اور کہنے لگا کہ کیا میں تجھے دائمی زندگی کا درخت اور بادشاہت نہ بتلاؤں کہ جو کبھی پرانی نہ ہو۔

(قرآن مجید، سورہ طٰہٰ، آیت: ۱۲۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور فرمان باری تعالی ہے:

تو ان دونوں کو فریب سے نیچے لے آیا، پس ان دونوں نے جب درخت کو چکھا تو دونوں کی شرمگاہیں ایک دوسرے کے روبرو بے پردہ ہوگئیں اور دونوں اپنے اوپر جنت کے پتے جوڑ جوڑ کر رکھنے لگے، اور ان کے رب نے ان کو پکارا کیا میں تم دونوں کو اس درخت سے منع نہیں کر چکا تھا اور یہ نہ کہہ چکا تھا کہ شیطان تمہارا صریح دشمن ہے؟

(قرآن کریم، سورہ الاعراف؛ آیت:۲۲)

ارزن کا درخت اللہ تعالی نے جس کے ساتھ کافر کی مثال بیان فرمائی:

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

مومن کی مثال اس کھیتی جیسی ہے جسے ہر وقت ہوا ادھر ادھر کرتی رہتی ہے اور مومن بھی ہر وقت اسے مصائب آتے رہتے ہیں اور منافق کی مثال ارزن کے درخت کی طرح ہے جو ہلتا جلتا نہیں، یہاں تک کہ اسے کاٹ دیا جاتا ہے۔

(صحیح مسلم؛ حدیث نمبر: ۵۰۲۴؛ مطبوعہ بیروت)

اور ایک روایت میں ہے کہ:

"کافر کی مثال ارزن کی طرح ہے جو اپنی جڑوں پر تنا رہتا ہے اسے کوء چیز ادھر ادھر نہیں کرتی حتی کہ وہ ایک دفع ہی اکھیڑا جاتا ہے"۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا ہے کہ "الارزۃ" اہل لغۃ کہتے ہیں کہ یہ درخت معروف ہے جسے ارزن کہا جاتا اور صنوبر کے مشابہ ہوتا ہے جو کہ شام اور ارمن میں پایا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ''تستحصد'' یعنی وہ تغیر اختیار نہیں کرتا بلکہ ایک بار ہی اکھیڑا جاتا ہے اس کھیتی کی طرح جو خشک ہو چکی ہو۔

اور المجذیہ کا معنی ثابت اور سیدھا تنا ہوا ہے اور انجاف کا معنی اقلاع یعنی اکھیڑنا ہے۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ حدیث کا معنی یہ ہے کہ مومن کو اس کے بدن یا اہل وعیال یا پھر مال تلف ہونے کی صورت میں مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اور یہ سب کچھ اس کے گناہ کا کفارہ اور درجات کی بلندی کا باعث بنتے ہیں، لیکن اس کے مقابلے میں کفا رمصائب کا شکار کم ہوتے ہیں، اور اگر کچھ نہ کچھ اسے مصائب آ بھی جائیں تو وہ اس کے گناہوں کا کفارہ نہیں بنتے بلکہ وہ روز قیامت اسی طرح مکمل گناہوں سے حاضر ہوگا۔

(شرح صحیح مسلم للنووی)

وہ درخت جو رؤیا صالحہ میں آیا اور اس نے وہی دعا پڑھی جو سجدہ تلاوت میں پڑھی جاتی ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے اللہ کیر سول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے کل رات نیند میں ایک خواب دیکھا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں میں نے سجدہ کیا تو درخت نے بھی میرے سجدے کی بنا پر سجدہ کیا میں نے سنا تو وہ کہہ رہا تھا: اے اللہ میرے لیے اپنے پاس اس کا اجر لکھ دے اور اس کے سبب سے میرے گناہ معاف کر دے، اور اپنی طرف سے میرے لیے یہ زخیرہ بنا دے اور مجھ سے بھی اسی طرح قبول فرما جس طرح کہ اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بندے داؤد علیہ السلام سے قبول کیا تھا۔

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ والی آیت پڑھی اور سجدہ فرمایا، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہی کلمات جو درخت نے کہے تھے اور اس آدمی نے بتائے تھے وہ سجدہ میں اسی طرح کہہ رہے تھے۔ اسے امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے سنن ترمذی میں روایت کی ہے۔وہ دو درخت جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قضائے حاجت کرتے وقت انہیں چھپانے کے لیے آپس میں مل گئے تھے۔

یہ قصہ صحیح مسلم میں امام مسلم رحمۃ اللہ تعالی نے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں:

ہم ایک وسیع وعریض وادی میں اترے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو میں برتن میں پانی لے کر ان کے پیچھے چلا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو انہیں چھپنے کے لیے کچھ بھی نظر نہ آیا تو وادی کے دونوں کناروں میں دو درخت تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کی طرف گئے اور اس کی شاخ پکڑ کر کہنے لگے اللہ تعالی کے حکم سے میرے پیچھے چل تو وہ نکیل والے اونٹ کی طرح ان کے پیچھے چلنے لگا جیسے اسے کے چلانے والا اس سے کنٹرول کرتا ہو یہاں تک کہ وہ دوسرے درخت کے پاس آگئے تو اس کی شاخ پکڑ کر کہنے لگے اللہ تعالی کے حکم سے میرے پیچھے چل تو وہ بھی ان کے پیچھے چلنے لگا حتی کہ وہ درمیانی جگہ پر آگئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے حکم سے مجھ پر آپس میں مل جاؤ تو وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دونوں آپس میں مل گئے، جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس ڈر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا علم نہ ہو جائے تو وہ اور بھی زیادہ دور ہو جائیں۔

محمد بن عباد کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ دور ہو جائیں تو میں وہیں بیٹھ کر اپنے آپ سے باتیں کرنے لگا تو اچانک میری نظر پڑی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لا رہے تھے اور دونوں درخت اپنے اپنے تنے پر کھڑے ہو کر علیحدہ ہو چکے تھے۔

(صحیح مسلم شریف، حدیث نمبر: ۵۳۲۸)

ایسے درخت جن کا پھل خبیث اور گندی بدبو رکھتا ہے اور مسلمانوں کو یہ پھل کھا کر مسجد کے قریب جانے سے منع فرمادیا:

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے بھی اس درخت سے پہلے تو لہسن کہا اور پھر کہا کہ جس نے لہسن و بصل اور کراث کھایا تو وہ ہماری مساجد کے قریب نہ آئے۔ کیوں کہ فرشتے بھی اس چیز سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جس سے انسان تکلیف محسوس کرتا ہے۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر، ۷۰۰)

وہ درخت جو یہودیوں کو مسلمانوں کے لیے ظاہر کرے گا تا کہ آخری زمانے میں انہیں قتل کیا جائے، لیکن غرقد کا درخت انہیں چھپائے گا۔

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درخت اور پودے لگانے کا حکم وفضیلت

درخت اور پودے لگانے کی فضیلت:

شجر کاری ایک مبارک و مسعود عمل ہے، جس کا فائدہ انفرادی بھی ہے اور اجتماعی بھی۔ حدیث پاک میں اس عمل کو موجبِ اجر و ثواب اور ''صدقۂ جاریہ'' کہا گیا ہے۔

کتبِ تواریخ و سیر میں لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کھیتی باڑی کا کام کیا کرتے تھے۔ اسی طرح دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ ان کا پیشہ زراعت تھا۔

رئیس المحدثین حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرۂ آفاق تصنیف ''صحیح البخاری'' میں اپنی سندوں کے ساتھ یہ حدیث نقل فرماتے ہیں:

عن جابر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: مامن مسلم يغرس غرسا الا كان ما اكل منه له صدقة، وما سرق منه له صدقة، وما اكل السبع منه له صدقة، وما اكلت الطير منه فهو له صدقة، ولا يرزؤه احد الا كان له صدقة .

(بخاری شریف، کتاب المساقاۃ والمزارعۃ، باب فضل الغرس والزرع، حدیث: ۱۵۵۲؛ ص: ۷۲۸؛ مکتبۃ الملک الفہد، ریاض)

ترجمہ: جو مسلمان کوئی پودا لگائے اور (پودے سے اگنے والے اناج یا پھل) اس سے انسان، بہائم اور پرندے کچھ کھالیں یا وہ چوری ہو جائے تو پودا لگانے والے کے حق میں یہ صدقہ ہے۔

بخاری شریف سے ملتی جلتی حدیث الفاظ کے قدرے اختلاف کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ مسلم شریف اور جامع الترمذی میں بھی ہے۔

مسلم شریف میں ہے:

﴿مامن مسلم يغرس غرسا فياكل منه طير او انسان او بهيمة الا كانت له صدقة﴾

(مسلم شریف، کتاب الحرث والمزارعۃ، حدیث:۲۳۲۰، ص: ۵۵۸؛ دار طیبۃ للنشر والتوزیع، ریاض)

ترجمہ : جو مسلمان کوئی درخت لگائے یا کھیتی کرے اور اس سے کوئی پرندہ، انسان یا جانور کھائے تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

ترمذی شریف کی حدیث ہے:

﴿حدثنا قتيبة، حدثنا ابو عوانة، عن قتادة، عن انس، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال:" ما من مسلم يغرس غرسا، او يزرع زرعا، فياكل منه إنسان، او طير، او بهيمة، إلا كانت له صدقة" قال: وفي الباب، عن ابي ايوب، وجابر، وام مبشر، وزيد بن خالد. قال ابو عيسٰى: حديث انس حديث حسن صحيح.﴾

(جامع الترمذی، کتاب الاحکام، باب ما جاء فی فضل الغرس، حدیث:۱۳۸۲، ص:۶۵۲؛ مطبوعہ: مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ، بیروت)

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان کوئی درخت لگائے یا فصل بوئے اور اس میں سے انسان، پرند یا چرند کچھ کھا لے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ترمذی کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ مروی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔اس باب میں ابوایوب، جابر، ام مبشر اور زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

مندرجہ بالا احادیثِ مبارکہ سے شجر کاری یعنی پیڑ پودے لگانے کی فضیلت بخوبی ظاہر ہوتی ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ شجر کاری کا عمل صدقہ کے برابر ہے۔انسان کو جو اجر وثواب صدقہ وخیرات کرنے پر ملے گا، وہی اجر وثواب درخت اور پودے لگانے پر بھی ملے گا۔اور محض صدقہ ہی نہیں بلکہ ''صدقہ ءجاریہ'' کا ثواب ملے گا اور قیامت تک اس کے نامہ ءاعمال میں نیکیاں لکھی جاتی رہیں گی۔جیسا کہ بخاری شریف کی مندرجہ ذیل حدیث اس پر دلالت کرتی ہے۔

﴿دخل النبی صلی اللہ علیه وسلم علیٰ ام معبد فقال: یا ام معبد من غرس هذا النخل؟ أ مسلم ام کافر؟ فقالت: بل مسلم، قال: فلایغرس المسلم غرسا فیاکل منه انسان ولا دابة ولا طیر الا کان له صدقة الیٰ یوم القیامة﴾

(بخاری شریف، کتاب المساقاۃ والمزارعۃ، حدیث:۱۵۵۵، ص:۷۲۹،مکتبۃ الملک فہد، ریاض)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام معبد رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا کہ اے ام معبد! کھجور کا یہ درخت کس نے لگایا ہے؟ مسلم نے یا کافر نے؟ حضرت ام معبد کہتی ہیں کہ یہ درخت مسلم نے لگایا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلم کوئی درخت یا پودا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لگائے اور انسان، جانور یا پرندے اس میں سے کچھ کھائیں تو یہ پودا لگانے والے کے حق میں قیامت تک کے لیے صدقہ ء جاریہ ہے۔

غیر آباد زمین کو آباد کرنے کا حکم :

مذہبِ مہذب دینِ اسلام کا مقصد ومنشا یہ ہے کہ زمین کا کوئی خطّہ یا حصّہ یوں ہی بیکار نہ رہنے پائے بلکہ آباد رہے۔ زمین کی کاشت کاری کی جائے، درخت اور پودے لگائے جائیں اور مفادِ عامّہ سے وابستہ شجر کاری کے عمل کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیا جائے، تاکہ اللہ کی مخلوق اس سے خوب خوب مستفید اور بہرہ مند ہو سکے۔

چناں چہ اسی حکمت و مصلحت کے پیشِ نظر حدیث پاک میں غیر آباد زمینوں کو آباد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ گلشنِ حدیث کی سیر کرنے سے پہلے قرآن مجید کی سورہ ''ھود'' اور اس کا ترجمہ وتفسیر ملاحظہ کریں، جس سے انسان کی تخلیق اور اسے روئے زمین پر آباد کیے جانے کے ساتھ کرّۂ ارض کو شجر کاری وغیرہ کے ذریعے آباد کرنے کا حکم معلوم ہوتا ہے۔ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ﴾

(سورہ ھود؛ آیت:۶۱، پارہ:۱۲)

ترجمہ: اور ہم نے قوم ثمود کے پاس ان کے نبی صالح (علیہ السلام) کو بھیجا تو (اپنی قوم کو تبلیغ کرتے ہوئے انہوں نے) کہا: اے میری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قوم! اللہ کی عبادت و پرستش کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ اسی نے تم کو زمین سے پیدا کیا اور اس میں تمہیں آباد کیا۔ تو اپنے رب سے مغفرت طلب کرو اور اس کی بارگاہ میں توبہ و رجوع کرو۔ بیشک میرا رب بڑا قریب اور بندے کی دعاؤں کو سننے والا ہے۔

حضرت علامہ فخر الدین رازی علیہ الرحمہ نے اس آیت کی تفسیر میں بڑا لطیف نکتہ بیان کیا ہے اور خدا کی قدرت و تخلیق سے متعلق بڑی اچھوتی دلیل پیش فرمائی ہے اور زمین سے اگنے والے نباتات (سبزے، ہریالی) کے بارے میں لکھا ہے کہ انسان وحیوان سب کی اصل وانتہا یہی ہیں۔

چناں چہ آپ لکھتے ہیں:

﴿اعلم ان الکل مخلوقون من صلب آدم وھو کان مخلوق من الارض، واقول: ھذا صحیح، فیه وجه آخر وھو اقرب منه، وذالک لان الانسان مخلوق من المنی و من دم الطمث و المنی انما تولد من الدم، فالانسان مخلوق من الدم، والدم انما تولد من الاغذیة، وھذہ الاغذیة اما حیوانیة أو نباتیة، والحیوانات حالھا کحال الانسان، فوجب انتھاء الکل الی النبات، وظاھر ان تولد النبات من الارض، فثبت انه تعالیٰ: انشانا من الارض﴾

(تفسیر کبیر للرازی، ۱۶/۱۸-۱۷؛ المطبعة البھیة، مصر)

یعنی مفسرین نے آیت کریمہ: ”ھو انشأکم من الارض“ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ سارے انسان کی تخلیق صلبِ آدم سے ہوئی ہے اور آدم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کی تخلیق زمین (مٹی) سے ہوئی تھی۔ میں کہتا ہوں: یہ توضیح درست ہے، لیکن اس کی اقرب الی الصواب توضیح وتفسیر یہ ہے کہ انسان کی پیدائش منی اور حیض کے خون سے ہوئی ہے اور منی، خون سے پیدا ہوتی ہے، لہٰذا انسان کی پیدائش خون سے ہوئی۔ اور خون، غذا سے پیدا ہوتا ہے، خواہ وہ غذا حیوانی (گائے، بھینس، اونٹ، خصی وغیرہ) ہو یا نباتی (سبزیاں)۔ اور حیوانات کا حال (حصولِ غذا میں) انسانوں جیسا ہے۔ لہٰذا انسان وحیوان کی اصل وانتہا نبات اور سبزہ قرار پائی اور یہ بات بالکل بدیہی ہے کہ نبات اور سبزے، زمیں سے پیدا ہوتے ہیں، تو ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں زمین سے پیدا کیا۔

تفسیر کبیر کی مذکورہ عبارت سے ظاہر وثابت ہوا کہ سارے انسان و حیوان کی اصل و انتہا ''نباتات'' ہیں۔ اور انسان کی غذا بننے والے یہ نباتات اللہ تعالیٰ کی تخلیق وقدرت سے یا تو شجرکاری کے ذریعے وجود میں آتے ہیں یا پھر زراعت اور کاشت کاری کے نتیجے میں۔ اس لیے حدیث پاک میں زمینوں کو آباد وشاداب رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اس تعلق سے تفسیر کشاف کی مندرجہ ذیل عبارت بھی ہمارے دعویٰ کو ثبوت فراہم کرتی ہے۔

جار اللہ زمخشری آیت کریمہ: (هو انشأكم من الارض و استعمركم فيها) کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

﴿وامركم بالعمارة والعمارة متنوعة الى واجب و ندب و مباح و مكروه، وكان ملوك فارس قد اكثروا من

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حفر الانهار و غرس الاشجار و عمروا الاعمار الطوال مع کان فیهم من عسف الرعایا، فسال نبی من انبیاء زمانهم ربه عن سبب تعمیرهم، فاوحی الیه انهم عمروا بلادی فعاش فیها عبادی .وعن معاویة بن ابی سفیان: انه اخذ فی احیاء الارض فی آخر عمره، فقیل له، فقال: ماحملنی علیه الا قول القائل: لیس الفتیٰ بفتیً لا یستضاء به.ولا تکون له فی الارض آثار﴾

(تفسیر کشّاف للزمخشری،ص:۴۸۹،دارالمعرفة،بیروت)

ترجمہ :یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہیں زمین سے پیدا کیااورزمین میں آباد کیااور تمہیں زمین کوآبادرکھنے کاحکم دیا۔عمارت (زمین کوآبادکرنا) کی متعدد قسمیں ہیں۔یہ کبھی واجب ومندوب ہےاورکبھی مباح ومکروہ۔سلاطینِ فارس نے کثرت سے زمینیں آباد کیں،نہریں کھودوائیں، درخت لگوائے اور وسیع پیمانے پرزمین کی آبادکاری کا کام انجام دیا، یہاں تک کہ اس سلسلے میں رعایا پر ظلم وتشدد بھی ہوا۔اس زمانے کے ایک نبی نے اللہ رب العزت سے عرض کیا کہ پروردگار! آخراس تعمیرِ آراضی کا سبب کیا ہے؟ تواللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا: سلاطین نے ہماری زمینوں کواس لیے آبادکیا ہے،تاکہ میرے بندے ان میں زندگی گذاریں اورسکون سے گذربسرکریں۔

حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے کہ وہ اپنی عمر کے آخری حصے میں زمین کو(کاشت کاری وشجرکاری کے ذریعے) آبادکرنے کا کام انجام دینے لگے۔جب ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا کہ میں نے ایسااس لیے کیا ہے،تاکہ اس شعرپرعمل ہوسکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شعر یہ ہے:

جواں مرد وہی ہے، جس سے نفع اور روشنی حاصل کی جائے اور روئے زمین پر اس کے نقوش و آثار باقی رہیں۔

قرآنی آیت کے ترجمہ و تفسیر کے بعد حضرت امام ابن ماجہ کی روایت کردہ یہ حدیث دیکھیں:

﴿من كانت له فضول ارضين فليزرعها او ليزرعها اخاه﴾

(سنن ابن ماجہ، کتاب الرھون، حدیث:۲۴۵۱؛ ص: ۳۷۱؛ دار الحضارۃ للنشر والتوزیع، ریاض)

ترجمہ: جس کے پاس فاضل (ضرورت سے زیادہ) زمین ہو تو اسے چاہیے کہ اس میں کھیتی کرے۔ اگر وہ خود اس میں کھیتی نہ کر سکتا ہو تو اپنے بھائی کو وہ قابلِ کاشت زمین دے دے۔

﴿عن ابی هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلّم: من كانت له ارض فليزرعها او ليمنحها اخاه، فان ابىٰ فليمسك ارضه﴾

(سنن ابن ماجہ، کتاب الرھون، حدیث: ۲۴۵۲؛ ص: ۳۷۱؛ دار الحضارۃ للنشر والتوزیع، ریاض)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جس کے پاس قابل کاشت زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو دیدے، اگر وہ نہ لے تو اپنے پاس روکے رکھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چوں کہ زمین میں اگنے والے درخت، پیڑ پودے، فصلیں اور اناج، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے عظیم نعمت ہیں، اس لیے غیر آباد زمین کو آباد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حدیث وفقہ کی کتابوں میں ''احیاء الموات'' کے عنوان سے ایک مستقل باب ہی موجود ہوتا ہے، جس میں غیر آباد زمین کو آباد کرنے، اسے پانی سے سیراب کرنے، اس میں مکان بنانے اور درخت وغیرہ لگانے سے متعلق مباحث ہوا کرتے ہیں۔

مسند امام احمد بن حنبل اور صحیح بخاری کی یہ حدیث ملاحظہ کریں:

اللہ کے رسول جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

﴿من أحيا أرضًا ميتةً فهي له﴾

ترجمہ: جس نے مردہ (بیکار اور افتادہ) زمین کو آباد کیا، وہ اسی کی ہے۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل فی ضمن مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، رقم: ۱۴۲۲۶؛ دار الکتب العلمیہ؛ بیروت)

بخاری شریف کی حدیث ہے:

﴿من عمّر أرضًا ليست لأحد، فهو أحق بها﴾

ترجمہ: جس نے اس زمین کو آباد کیا جو کسی کی ملک نہ ہو تو اس کا وہی حق دار ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب المزارعۃ، باب من أحیا أرضًا مواتًا؛ حدیث: ۲۳۳۵؛ دار الفکر، بیروت)

نہایہ میں لکھا ہے کہ موات اس زمین کو کہتے ہیں جس میں نہ کوئی کھیتی ہو نہ مکان ہو اور نہ اس کا کوئی مالک ہو اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ موات اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زمین کو کہتے ہیں جو پانی کے منقطع ہونے یا اکثر زیر آب رہنے کی وجہ سے نا قابل انتفاع ہو یا اس میں ایسی کوئی چیز ہو جو زراعت سے مانع ہو۔ لہٰذا ایسی زمین جو عادی یعنی قدیم ہو کہ اس کا کوئی مالک نہ ہو یا اسلامی سلطنت کی مملوک ہو اور اس کے مالک کا پتہ نامعلوم ہو اور وہ زمین بستی سے اس قدر دوری پر ہو کہ اگر کوئی شخص بستی کے کنارے پر کھڑا ہو کر آواز بلند کرے تو اس کی آواز اس زمین تک نہ پہنچے تو وہ زمین موات ہے۔

صدر الشریعہ حضرت علامہ امجد علی اعظمی لکھتے ہیں:

موات اس زمین کو کہتے ہیں جو آبادی سے فاصلہ (دوری) پر ہو اور وہ نہ کسی کی ملک ہو اور نہ کسی کی حق خاص ہو۔

(بہار شریعت، حصہ: ۱۷؛ ص: ۴؛ المجمع الاسلامی؛ مبارک پور)

احیائے موات سے مراد اس زمین کو آباد کرنا ہے اور اس زمین کو آباد کرنے کی صورت یہ ہے کہ یا تو اس زمین میں مکان بنایا جائے یا اس میں درخت لگایا جائے یا اس میں زراعت کی جائے یا اسے سیراب کیا جائے یا اس میں ہل چلا دیا جائے۔

اس قسم کی زمین یعنی ''موات'' کا شرعی حکم یہ ہے کہ جو شخص اس زمین کو آباد کرتا ہے وہ اس کا مالک ہو جاتا ہے، لیکن اس بارے میں علماء وفقہاء کا تھوڑا سا اختلاف ہے اور وہ یہ کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس زمین کو آباد کرنے کے لیے امام (یعنی حکومت وقت) سے اجازت لینا شرط ہے جب کہ حضرت امام شافعی اور صاحبین یعنی حضرت امام ابو یوسف اور حضرت امام محمد رضی اللہ عنہما کے نزدیک اجازت شرط نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر قیامت کے لیے صور بھی پھونک دیا جائے تو پودے لگا دو:

شجر کاری ایک عظیم عبادت اور انسانیت کی بہت بڑی خدمت ہے۔ خدمتِ خلق کے بے شمار انواع واقسام ہیں، ان میں سے ایک شجر کاری بھی ہے۔ دنیا کے ہر مذہب اور قوم کے ماننے والے اس کی اہمیت وافادیت کو تسلیم کرتے ہیں اور شجر کاری کے دیرپا نتائج وثمرات کا کھلے دل سے اعتراف کرتے ہیں اور شعوری ولاشعوری طور پر اس مہم میں حصہ لینے کو کارِ ثواب اور انسانیت کی خدمت تصور کرتے ہیں۔ گلوبل وارمنگ کے اس ہوش ربا دور میں آج پوری عالمی برادری شجر کاری کو فروغ دینے کے لیے طرح طرح کے منصوبے بنا رہی ہے۔ شجر کاری کی اہمیت وافادیت پر سیمینار کر رہی ہے اور حکومتی سطح پر اس مہم کو تیز تر کرنے ممکنہ وسائل ڈھونڈ رہی ہے۔ یہ اسلام کی صداقت وحقانیت کی دلیل نہیں تو اور کیا ہے کہ آج دنیا جس چیز کی اہمیت محسوس کر رہی ہے، اسلام اور پیغمبر اسلام جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے آج سے تقریباً ساڑھے چودہ سو سال قبل ہی اس کا فکری وعملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ شجر کاری یعنی پیڑ پودے لگانا، اجر و ثواب کا کام اور صدقۂ جاریہ ہے، اس تعلق سے حدیث گذشتہ صفحات میں میں بیان ہو چکی ہے۔ اب دو حدیث اور ملاحظہ فرمائیں، جس میں کہا گیا ہے ہے کہ اگر قیامت برپا ہو جائے، صور پھونک دیا جائے اور تمہارے ہاتھوں میں کوئی پودا ہو تو اسے لگا دو۔

حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ اپنی مایۂ کتاب ”الادب المفرد“ میں حدیث نقل فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(۱) حدثنا ابو الولید قال: حدثنا حماد بن سلمه، عن هشام بن زید بن انس بن مالک، عن انس بن مالک، عن النبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم قال: ان کانت الساعة و فی ید احدکم فسیلة، فان استطاع ان لا تقوم حتی یغرسھا، فلیغرسھا.

(الادب المفرد للبخاری، حدیث:۴۷۹؛ص:۱۲۶؛ المطبعۃ السلفیۃ، قاہرہ)

ترجمہ: اگر قیامت قائم ہو جائے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں بیج اور پودا ہو اور اس میں لگانے کی استطاعت ہو تو اسے چاہیے کہ وہ پودا لگا دے۔

(۲) حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ نے اسی سے ملتی جلتی ایک اور حدیث نقل فرمائی ہے:

عن داؤد بن ابی داؤد قال: قال لی عبد اللہ بن سلام: ان سمعت بالدجال قد خرج و انت علیٰ ودیة تغرسھا، فلا تعجل ان تصلحھا، فان للناس بعد ذالک عیشا.

(الادب المفرد، باب اصطناع المال، حدیث: ۴۸۰، ص:۱۲۶، المطبعۃ السلفیۃ، قاہرہ)

ترجمہ: حضرت داؤد بن ابی داؤد سے روایت ہے کہ ان سے عبداللہ بن سلام نے فرمایا کہ اگر تمھیں معلوم ہو جائے کہ دجال کا خروج ہو چکا ہے (اور قیام قیامت کے لیے صور پھونکنے کا وقت قریب آ چکا ہے) اور تم پودا لگانے میں مصروف ہو تو اسے لگانے میں جلدی بازی نہ کرو (بلکہ آرام سے لگا دو)، کیوں کہ اس سے بعد میں لوگوں راحت اور فائدہ پہنچے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اول الذکر حدیث کی تشریح کرتے ہوئے حضرت علامہ فضل اللہ مونگیری اپنی لاجواب عربی تصنیف ''فضل اللہ الصمد'' میں لکھتے ہیں:

﴿قد خفی هذا الحدیث علیٰ ائمة الاعلام، وقال البیهقی: لعل اراد بقیام الساعة آیاتها. والحاصل ان الحدیث حث علی العمل وان کانت بطیئة نتائجه و عواقبه، کغرس الاشجار وحفر الانهار، و من امثال هذه الاعمال تبقی هذه الدار عامرة، فالناس قد عملوا و مضوا وانتفعت انت باعمالهم بعد، فاعمل انت فی ایامک حتی ینتفع الناس الذین یجیئون بعدک﴾

(فضل اللہ الصمد، جلد اول، ص: ۵۶۳-۵۶۴، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

ترجمہ: یہ حدیث ائمۂ محدثین کے نزدیک قدرے مشکل اور غیر واضع الدلالہ ہے۔ امام بیہقی فرماتے ہیں کہ یہاں قیامت سے مراد اس کی علامات اور نشانیاں ہیں۔ خلاصہء کلام یہ حدیث ہمیں عمل پر ابھارتی ہے اور ہمارے اندر کام کرنے کا جذبہ بیدار کرتی ہے، اگر وہ عمل مختصر ہو اور اس کے اثرات ونتائج دیر سے ظاہر ہو۔ درخت لگانا، پیڑ پودے اُگانا، نہریں کھودوانا اوران کے علاوہ دیگر فلاحی کام دنیا کو آباد رکھنے کے ذرائع ہیں۔ لوگ یہ کام کر کے گذر گئے اور آج ہم ان کے ان کاموں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم ایسا مفید اور فلاحی کام کریں، تاکہ آنے والی نسلیں ہمارے کاموں سے فائدہ اٹھاسکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری و مسلم کی حدیث کی توضیح وتشریح :

شجر کاری اور کاشت کاری سے متعلق بخاری و مسلم کی مذکورہ بالا متفق علیہ حدیث کی توضیح وتشریح کرتے ہوئے شارحینِ احادیث نے بڑی قیمتی اور معلومات افزا باتیں بیان کی ہیں۔

شارح صحیح مسلم حضرت امام نووی رحمہ اللہ الباری لکھتے ہیں:

وفي رواية: (لا يغرس مسلم غرسا ولا يزرع زرعا فيأكل منه إنسان ولا دابة ولا شيء إلا كانت له صدقة .) وفي رواية: (إلا كان له صدقة إلى يوم القيامة)

في هذه الأحاديث فضيلة الغرس و فضيلة الزرع، وأن أجر فاعلي ذلك مستمر ما دام الغرس والزرع، وما تولد منه إلى يوم القيامة.

وقد اختلف العلماء في أطيب المكاسب وأفضلها، فقيل: التجارة، وقيل: الصنعة باليد، وقيل: الزراعة، وهو الصحيح، وقد بسطت إيضاحه في آخر باب الأطعمة من شرح المهذب.

وفي هذه الأحاديث أيضا أن الثواب والأجر في الآخرة مختص بالمسلمين، وأن الإنسان يثاب على ما سرق من ماله أو أتلفته دابة أو طائر ونحوهما.

وقوله صلى الله عليه وسلم: (ولا يرزؤه) هو براء ثم زاء بعدها همزة اى ينقصه ويأخذ منه .

(شرح صحیح مسلم للنووی، جلد:۱۰، ص:۲۱۳، المطبعۃ المصریہ بالأزہر، مصر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: یہ حدیث مختلف طریقوں سے مروی ہے۔

ایک روایت میں ہے: (لا یغرس مسلم غرسا ولا یزرع زرعا فیأکل منه إنسان ولا دابة ولا شیء إلا کانت له صدقة.)

اور ایک روایت یہ بھی ہے: (إلا کان له صدقة إلی یوم القیامة)

ان احادیث میں شجر کاری اور کاشت کاری کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ غارس وزارع (پودے لگانے والے اور کھیتی کرنے والے) کا اجراس وقت تک باقی رہے گا، جب تک وہ پودے اور بیج رہیں گے اور قیامت تک انہیں ثواب ملتا رہے گا۔ اہل علم کے درمیان اس بات میں اختلاف ہے کہ کون سا کسب (ذریعۂ معاش) سب سے بہتر، پاکیزہ اور افضل ہے؟ بعض کا کہنا ہے کہ تجارت افضل ہے، بعض کہتے ہیں کہ کسب بالید یعنی ہاتھوں کے ذریعے انجام دیا جانے والا پیشہ بہتر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ زراعت سب سے بہتر اور افضل ذریعۂ معاش ہے اور یہی نظریہ صحیح ہے۔ میں نے "شرح المہذب، کتاب الاطعمہ" میں اس مسئلے پر شرح وبسط کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ ان احادیث سے یہ بھی ظاہر ہے کہ شجر کاری و زراعت کے سبب آخرت میں ملنے والا اجر وثواب مسلمانوں کے ساتھ خاص ہے۔ (کفار ومشرکین اس اجر میں شامل نہیں) نیز یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر انسان (مسلم) کے مال سے کچھ چوری ہو جائے یا اسے جانور اور پرندے ضائع کر دیں تو اسے اس کا ثواب ملے گا۔

مذکورہ حیث جو جامع الصغیر للسیوطی میں بھی مندرج ہے، اس پر روشنی ڈالتے ہوئے امام عبدالرؤف مناوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ما من مسلم یزرع زرعا) ای مزروعا، (او یغرس غرسا) ای مغروسا ای شجرا، او للتنویع، لان الزرع غیر الغرس، وخرج الکافر فلا یثاب فی الآخرة فی شیء مما سیجیء ونقل فیه عیاض الاجماع .واما خبر " ما من رجل " وخبر " مامن عبد " فمحمول علی ما هنا .والمراد بالمسلم الجنس، فیشمل المرأة.

(فیاکل منه طیر او انسان او بهیمة الا کان له به صدقة) ای یجعل لزارعه وغارسه ثواب سواء تصدق بالماکول او لا والقصد انه بای سبب یوکل مال الرجل یحصل له الثواب. وخص الغرس بالشجر و عم الحیوان لیدل علی الکنایة الایمائیة علی ان کل مسلم کان حرا او عبدا، مطیعا او عاصیا یعمل ای عمل من المباح ینتفع بماعمله ای حیوان کان یرجع نفعه الیه ویثاب علیه .وفیه حث علی اقتناء الضیاع.

وفیه ان المتسبب فی الخیر له اجر العامل به، هبه من اعمال البر او من مصالح الدنیا وذالک یتناول من غرس لنفقته او لعیاله وان لم ینو ثوابه ولا یختص بمباشرة الغرس او الزرع بل یشمل من استاجر لعمله.

(فتح القدیر شرح جامع الصغیر،۴۹۶/۵؛ دارالمعرفة، بیروت)

یعنی زیر نظر حدیث میں زرع بمعنی مزروع (جس چیز کی کاشت کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے) اور غرس بمعنی مغروس (جس چیز کی شجر کاری کی جائے) ہے۔ اور حرفِ ''او'' تفریق کے لیے ہے، کیوں کہ زرع اور غرس میں فرق ہے۔ (یعنی دونوں کی حقیقت الگ الگ ہے) اور شجر کاری و کاشت کاری کے فضل وثواب میں کافر داخل نہیں، لہٰذا اس عمل پر آخرت میں اسے ثواب نہیں ملے گا۔ امام قاضی عیاض نے اس بات پر امت کا اجماع نقل کیا ہے۔ اسی طرح وہ احادیث وآثار جن میں (نیک عمل پر اجر وثواب سے متعلق) رجل یا عبد کا لفظ وارد ہوا ہے، وہ سب کے سب اسی امر پر محمول ہیں کہ کافر اس میں داخل وشامل نہیں ہے۔ اور یہاں مسلم سے جنس مراد ہے تو اس فضل وشرف میں عورت بھی داخل ہے۔

(فیاکل منه طیر او انسان او بهیمة الا کان له به صدقة) یعنی اگر انسان وحیوان اور پرندے اس سے کچھ کھائیں تو زراعت کرنے والے اور پودے لگانے والے کو اس پر اجر ملے اور صدقہ کرنے کا ثواب حاصل گا، خواہ وہ ماکول (کھائی ہوئی چیز) کا صدقہ کرے یا نہ کرے۔ اور غرس کو شجر سے خاص اور حیوان کو عام کرنے کی حکمت یہ ہے کہ مسلم چاہے وہ آزاد ہو یا غلام، فرماں بردار ہو یا نافرمان اگر نیک اور مباح کام کرے، اور اس سے حیوان (بشمول انسان، چوپایہ، چرند و پرند) فائدہ اٹھائے تو اس کا نفع اور ثواب اس کو ملے گا۔

اس حدیث میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ نیک کام، چاہے اس کا تعلق دینی امور سے ہو یا دنیاوی مصالح سے، اس کا سبب بننے والا بھی نیک کرنے والوں کے زمرے میں شامل ہے۔ اسی طرح جو مسلم محض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے یا اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنے کے لیے شجر کاری و کاشت کاری کرے اور ثواب کی نیت نہ کرے، وہ بھی اس اجر میں شامل ہے۔ یوں ہی مزدوری پر کام کرنے والا بھی اس اجر وفضیلت کا مستحق ہے۔

شیخ محمد بن صالح العثیمین لکھتے ہیں:

﴿ففي هذا الحديث دلالة واضحة على حثّ النبی عليه السلام على الزرع و وعلى الغرس، لمافيه مصلحة الدينية و مصالح الدنيوية .وفيه دليل على كثرة طرق الخير﴾
(شرح ریاض الصالین،۱۹۶/۲؛ مدار الوطن للنشر، ریاض)

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کو شجر کاری وکاشت کاری کی تعلیم وتلقین فرمانے کی اس حدیث میں صریح اور واضح دلالت پائی جاتی ہے، کیوں کہ ان کاموں میں بہت سارے دینی اور دنیاوی مصالح پوشیدہ ہیں۔ نیز اس حدیث میں خیر اور بھلائی کے طریقوں کی کثرت پر بھی دلیل ہے۔

حدیث: ”ان قامت الساعة وفي يد احدكم فسيلة فليغرسها“ کی بابت امام مناوی ”تیسیر“ میں رقم طراز ہیں:

﴿ أَرَادَ بِقِيَام السّاعَة أماراتها بِدَلِيل حَدِيث: ”إِذا سمع أحدكُم بالدجال وَفِي يَده فسيلة فليغرسها فَإِن للنّاس عَيْشًا بعد“؛ ومقصوده الْأَمر بالغرس لمن يَجِيء بعد، وَإِن ظَهرت الأشراط وَلم يبْق من الدُّنيَا إِلّا الْقَلِيل ﴾
(التیسیر ،۳۷۲/۱، دارالمعرفۃ، بیروت)

یعنی حدیث میں قیامت سے مراد علاماتِ قیامت کا ظہور ہے اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس کی دلیل وہ حدیث میں جس میں کہا گیا ہے کہ اگر تمہیں معلوم ہو جائے دجّال نکل چکا ہے اور تم پودے لگا رہے ہو تو لگا لو، کیوں کہ شجر کاری کا یہ عمل لوگوں کے عیش وراحت کا سبب ہے۔ پودا لگانے کا حکم بعد میں آنے والے لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے ہے، اگر چہ قیامت کی نشانیاں ظاہر ہو جائیں اور دنیاوی زندگی تھوڑی سی باقی رہے، ایسے وقت میں بھی پیڑ پودے لگانے سے باز نہ آئیں۔

شجر کاری سے متعلق مسند امام احمد بن حنبل کی روایت :

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اپنی مسند میں طویل سند کے ساتھ ایک فارسی النسل فنّج نامی شخص سے روایت کرتے ہیں کہ یعلیٰ بن امیہ یمن کے امیر بن کر آئے اور ان کے ساتھ صحابۂ کرام کا ایک وفد بھی تھا۔ اس وفد میں سے ایک صحابی رسول میرے پاس (فنّج) کے پاس آئے، اس کی آستین میں کچھ اخروٹ تھے اور وہ اسے توڑ کر کھا بھی رہے تھے۔ اس نے میری طرف اشارا کیا اور کہا کہ اے فارسی! اِدھر آؤ۔ میں اس وقت کھیت میں تھا اور پانی سے اپنے کھیت کو سیراب کر رہا تھا۔ جب میں ان کے قریب گیا تو وہ صحابی رسول بولے کہ کیا تم مجھے اس کھیت میں اخروٹ لگانے کی اجازت دیتے ہو؟ فنّج نے کہا کہ اس سے کیا فائدہ ہوگا؟ صحابیِ رسول بولے: میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کانوں سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کوئی درخت لگائے اور اس کی دیکھ بھال کرتا رہے، یہاں تک کہ اس میں پھل آ جائے تو اسے اس درخت سے جو کچھ بھی پھل ملے گا، وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدقہ ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سبحان الله تعالیٰ وبحمده!

حدیث کی سند اور الفاظ یہ ہیں:

﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، حَدَّثَنِي فَنَّجُ قَالَ: كُنْتُ أَعْمَلُ فِي الدَّيْنَبَاذِ وَأُعَالِجُ فِيهِ، فَقَدِمَ يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ أَمِيرًا عَلَى الْيَمَنِ، وَجَاءَ مَعَهُ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَائَنِي رَجُلٌ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَهُ، وَأَنَا فِي الزَّرْعِ أَصْرِفُ الْمَاءَ فِي الزَّرْعِ، وَمَعَهُ فِي كُمِّهِ جَوْزٌ، فَجَلَسَ عَلَى سَاقِيَةٍ مِنَ الْمَاءِ، وَهُوَ يَكْسِرُ مِنْ ذَلِكَ الْجَوْزِ وَيَأْكُلُهُ، ثُمَّ أَشَارَ إِلَى فَنَّجَ فَقَالَ: يَا فَارِسِيُّ هَلُمَّ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ لِفَنَّجَ: أَتَضْمَنُ لِي وَأَغْرِسُ مِنْ هَذَا الْجَوْزِ عَلَى هَذَا الْمَاءِ، فَقَالَ لَهُ فَنَّجُ: مَا يَنْفَعُنِي ذَلِكَ، قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِأُذُنَيَّ هَاتَيْنِ: مَنْ نَصَبَ شَجَرَةً فَصَبَرَ عَلَى حِفْظِهَا، وَالْقِيَامِ عَلَيْهَا حَتَّى تُثْمِرَ، كَانَ لَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُصَابُ مِنْ ثَمَرِهَا صَدَقَةٌ عِنْدَ اللَّهِ، فَقَالَ لَهُ فَنَّجُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ﴾

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، حدیث:۲۲۶۵۹؛ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

فَنَّج سے مروی اس حدیث کو علامہ ہیثمی نے بھی ''مجمع الزوائد'' میں نقل فرمایا ہے۔

ملاحظہ کریں:

مجمع الزوائد للہیثمی، ۶۸/۵؛ دار الکتاب العربی، بیروت)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شجر کاری سے متعلق جامع الصغیر اور مجمع الزوائد کی مختلف روایات:

خاتم الحفاظ حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے اس مفہوم سے ملتی جلتی حدیث کی تخریج مختلف طریقوں سے فرمائی ہے۔

چنانچہ جامع الصغیر میں ہے:

(۱) ما من مسلم یغرس غرسا الا کان ما اکل منه له صدقة وما سرق منه صدقة وما اکل السبع فهو له صدقة وما اکلت الطیر فهو له صدقة ولا یرزأه احد کان له صدقة.

(مختصر صحیح الجامع الصغیر للسیوطی، حدیث:۴۱۹۳؛ ص:۳۱۳؛ دارالفکر، بیروت)

ترجمہ: جو مسلم کوئی پودا لگائے اور اس سے کوئی کھالے، وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ اور اگر اس سے چوری ہو جائے، جنگلی جانور یا پرندہ کھا لے، وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

جو شخص کھیتی کرے، وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

(۲) من احیا ارضا میتة فله فیها اجر، وما اکلت العافیة منها فهو له صدقة.

(مختصر الجامع الصغیر، حدیث:۴۳۰۸؛ ص:۳۲۴، دارالفکر، بیروت)

ترجمہ: جو شخص مردہ زمین کو (شجر کاری و کاشتکاری کے ذریعے) زندہ کرے، وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ اور اگر اس سے انسان، جانور اور پرندے کھائیں، وہ (بھی) اس کے لیے صدقہ ہے۔

(۳) ما من امرأ یحیی ارضا فیشرب منها کبد حری او یصیب منها عافیة الا کتب الله له بها اجر.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(جامع الصغیر مع فیض القدیر؛۵/۴۷۱؛حدیث:۸۰۰۰؛دارالمعرفة، بیروت)

ترجمہ: جو شخص کسی زمین کو زندہ وسیراب کرے اور اس سے جاندار کھائے پیے اور حظ اٹھائے، اللہ تعالیٰ اس کے عوض اسے اجر وثواب عطا فرمائے گا۔

اس حدیث کے متعلق امام مناوی لکھتے ہیں:

﴿جمعها عوافی، والعافی: کل طالب رزق من انسان او بهیمة او طیر وكذا فی الاوسط﴾

یعنی حدیث میں مذکور لفظ ''عافیہ'' کی جمع ''عوافی'' ہے اور عافی اس جان دار کو کہتے ہیں جو طالبِ رزق ہو، چاہے وہ انسان ہو جانور یا چرند وپرند۔

(فتح القدیر شرح جامع الصغیر،۵/۴۷۱؛دارالمعرفة؛بیروت)

جامع الصغیر للسیوطی کے علاوہ امام طبرانی کی المعجم الکبیر والاوسط میں اور امام علی بن ابی بکر نور الدین الہیثمی کی ''مجمع الزوائد'' میں بھی مختلف سندوں سے اس مفہوم کی حدیث بیان ہوئی ہے۔

مجمع الزوائد کی چند احادیث نذرِ قارئین ہیں:

(۱) وعن السائب بن سويد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: مامن شيء يصيب زرع احدكم من العوافى الا كتب الله به اجر. رواه الطبرانى فى الكبير.

(مجمع الزوائد للہیثمی،۴/۶۸؛دارالکتاب العربی؛بیروت)

ترجمہ: اگر درخت سے انسان، جانور اور پرندے کھا لیں تو اللہ تعالیٰ درخت لگانے والے کو اس کا اجر لکھ دیتا ہے۔اس حدیث کو امام طبرانی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نے المعجم الکبیر میں نقل کیا ہے۔

(۲) مامن رجل یغرسا غرسا الا کتب اللہ له من الاجر قدر ما یخرج من ذالک الغرس .رواہ احمد فی مسندہ.

(مجمع الزوائد للہیثمی ، ۶۷/۴ ، دار الکتاب العربی؛ بیروت)

ترجمہ: جو شخص کوئی درخت یا پودا اگاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس درخت سے حاصل ہونے والے پھل کی مقدار کے برابر اس کے لیے اجر ثواب لکھ دیتا ہے۔اس حدیث کی تخریج امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں فرمائی ہے۔

(۳) وعن ابن ابی الدرداء ان رجلا مر به وهو یغرس غرسا بدمشق، فقال له: اتفعل هذا وانت صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم؟ قال: لا تعجل علیّ، سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول:

من غرس غرسا لم یاکل منه آدمی و لا خلق من خلق اللہ تعالیٰ الا کان له به صدقة. (ایضاً: ۶۸/۴)

ترجمہ: ابن ابی درداء رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ دمشق میں پودے لگا رہے تھے کہ دریں اثنا ایک شخص کا ان کے پاس سے گذر ہوا، وہ کہنے لگے کہ آپ صحابی رسول ہیں اور یہ کام کر رہے ہیں؟ تو ابن درداء نے کہا:

مجھ پر ملامت مت کرو (یا اس طرح مجھ پر تعجب کرنے میں عجلت مت دکھاؤ)، کیوں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص شجر کاری کرے اور کوئی پودا لگائے اور اس سے انسان اور اللہ کی دیگر مخلوق کھائے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مندرجہ بالا احادیث سے مستنبط احکام وفوائد :

حدیث: ”ما من مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا فیاکل منه“

کے فوائد پر روشنی ڈالتے ہوئے علماء و محدثین نے مندرجہ ذیل نکات بیان کیے ہیں:

(۱) پیڑ پودے لگانا، کارِ عبث اور لہو ولعب نہیں، بلکہ حد درجہ مفید، اہم اور اجر وثواب کا کام ہے۔

(۲) اس حدیث پاک میں لوگوں کو اس بات کی رغبت اور شوق دلایا گیا ہے کہ اس مختصر سی زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے انسان کو نیک کام کرتے رہنا چاہیے، چاہے وہ کام تھوڑا ہو یا زیادہ۔

(۳) اس میں درخت اور پودے لگانے کی ترغیب ہے، تاکہ مرنے کے بعد بھی اس عملِ خیر کا فائدہ اور ثواب انسان کو ملتا رہے اور قیامت تک کے لیے یہ صدقہ جاریہ بن جائے۔

(۴) اس سے کھیتی باڑی اور پیڑ پودے لگانے کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔

(۵) انسان کے اوپر ضروری ہے کہ وہ نیک کام کرنے میں سستی اور کاہلی کا مظاہرہ نہ کرے۔

(۶) اس حدیث میں عمر ختم ہونے سے پہلے اعمالِ صالحہ انجام دینے کی طرف اشارہ ہے۔

(۷) انسان کو اپنی زندگی میں اپنے لیے اور اپنے ملک ومعاشرہ کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لیے کچھ نہ کچھ کرتے رہنا چاہیے۔ بیکار، فضول اور خالی نہیں بیٹھنا چاہیے۔

(۸) دقّتِ نظر کا ثبوت دیتے ہوئے انسان کو حال کے ساتھ مستقبل پر بھی نظر رکھنا چاہیے اور روشن مستقبل کے لیے بہترین لائحۂ عمل تیار کرنے کے ساتھ ہمیں اپنا عزم و حوصلہ ہمیشہ بلند رکھنا چاہیے۔

(۹) ہمارا دین و مذہب ہمارے اندر عمل کا جذبہ بیدار کرتا ہے۔ اسباب کو بروئے کار لانے کی ترغیب دیتا ہے اور عجز، کاہلی اور سستی سے ہمیں منع کرتا ہے۔

(۱۰) پیڑ پودے لگانے کے حکم میں مرد کے ساتھ عورت بھی شامل ہیں۔

(۱۱) اس حدیث پاک میں ''کسب بالید'' یعنی ''ہاتھ کی کمائی'' کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ کیوں کہ تمام کمائی میں سب سے بہتر اور افضل کمائی ''کسب بالید'' (ہاتھ کی کمائی) ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے کہ لوگوں نے معلم کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: ای الکسب اطیب؟ یعنی کون سی کمائی سب سے بہتر اور پاکیزہ ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسب الرجل بیدہ!

نیز آپ نے ارشاد فرمایا:

ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدہ وان نبی اللہ داؤد علیہ السلام کان یاکل من عمل یدہ.

ترجمہ: انسان اپنی محنت اور کمائی سے جو رزق (کھانا) کھاتا ہے، اس کے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کوئی ذریعہ رزق اور کمائی نہیں۔ اللہ کے نبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی (کھیتی باڑی) سے رزق حاصل کرتے تھے۔

(۱۲) انسان کوئی بھی جائز اور مباح کام کرے، جب اس کی نیت درست ہو تو اس کارِ مباح پر اسے اجر ملے گا۔ زمین میں پودے لگانا، ایک مباح کام ہے۔ اگر انسان اپنے اس عمل سے یہ نیت اور ارادہ کر لے کہ ''کھیتی باڑی اور پودے لگا کر اپنی حفاظت کروں گا یا بال بچے کا نان ونفقہ اور سامان زندگی مہیا کروں گا یا پیڑ پودے سے انسان، جانور اور چرند و پرند فائدہ اٹھائیں گے'' تو اس نیک نیتی اور حسنِ عمل کے سبب وہ ثواب کا مستحق ٹھہرے گا۔

(۱۳) پیڑ پودے لگانے والے اور کھیتی باڑی کرنے والے کے حق میں اجر وثواب کا حصول ہے، اگر چہ اس کا فائدہ ان کی ذات تک محدود ہو۔ یہاں تک کہ پودا لگانے والا پودا لگا کے اور کھیتی باڑی کرنے والا کھیتی کر کے اس کے پھل اور اناج بیچ ڈالے اور رقم اپنے پاس رکھ لے، پھر بھی وہ اجر کا مستحق ہوگا اور یہ عمل (شجر کاری) اس کے لیے صدقہ ہوگا، کیوں کہ لوگوں کے رزق اور زندگی گذارنے کے لیے اناج کی توسیع کا وہ سبب بنا ہے۔

(۱۴) پیڑ پودے لگا کر جس طرح دوسروں نے آپ کے لیے راحت و آسائش کا سامان مہیا کیا ہے، اسی طرح آپ بھی شجر کاری کر کے آنے والی نسلوں کے لیے سکون وراحت کا انتظام کیجیے۔

(۱۶) اپنی ذات سے زیادہ دوسروں کو فائدہ پہچانے کی اس حدیث میں ترغیب دی گئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۷) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شجر کاری کا حکم اس لیے دیا ہے کہ اس سے ملک و معاشرہ میں ہریالی اور شادابی کا خوشنما منظر دیکھنے کو ملتا ہے، جس سے دل و دماغ کو سکون ملتا ہے اور قلب کو فرحت و تازگی کی دولت نصیب ہوتی ہے۔

(۱۸) شجر کاری ایک ایسا عمل ہے، جس کا دینی و دنیاوی نفع کبھی ضائع نہیں ہوتا، بلکہ انسان کو اس کا ثمرہ مل کر رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر کسی شخص کے لگائے ہوئے درخت اور پیڑ پودے (اناج یا پھل وغیرہ) کو کوئی چرا لے، انسان، جانور یا چرند و پرند ان میں سے کچھ کھا لے بھی لے تو ہر حال میں اس کا ثواب درخت لگانے کو ملے گا اور اس کا یہ عمل اس کے حق میں صدقۂ جاریہ ہوگا۔

(۱۹) یہ حدیث اس بات کی تعلیم دیتی ہے کہ ہم زمین کو یوں ہی برباد اور بیکار نہ چھوڑیں، بلکہ درخت اور پیڑ پودے لگا کر اسے آباد کریں اور مصالحِ عامہ و مفاداتِ عامہ کی خاطر ہم نیک کام کرنے میں پیش پیش رہیں۔

(۲۰) انسان کی زندگی ہوا پر منحصر ہے۔ پیڑ پودوں سے ہوا صاف و شفاف ہوتی ہے، اس لیے حدیث میں اس کا حکم دیا گیا ہے۔

(۲۱) شجر کاری، ایک طرح سے قدرتی معالج ہے۔ پیڑ پودوں کی شادابی و ہریالی دیکھ کر بیمار بھی تندرست ہو جاتے ہیں۔ اس لیے اس کا حکم دیا گیا ہے۔

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شجر کاری کے سماجی اور معاشرتی فائدے :

شجر کاری اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے درختوں اور پودوں کے طبی اور اقتصادی فوائد اپنی جگہ مسلم ہیں۔ اس کے علاوہ شجر کاری کے سماجی و معاشرتی فوائد اور اس کے تہذیبی و ثقافتی قدریں بھی کافی اہمیت کی حامل ہیں۔

شجر کاری زمانہء قدیم سے عالمی تہذیب و ثقافت کا ایک گراں قدر حصہ رہی ہے۔ متمدن اقوام و مذاہب کے ماننے والے تعلیم یافتہ حضرات بڑی رغبت اور پورے ذوق و شوق کے ساتھ شجر کاری کے عمل میں حصہ لیتے ہیں۔ اپنی عبادت گاہوں، گھروں، ہوٹلوں، پارکوں اور تفریح گاہوں میں خوشنما درخت اور پودے لگاتے ہیں۔ گھروں اور آفسوں کو پھول پتّیوں اور نوع بنوع گلدستوں سے سجا کر تفریح قلب اور تسکین خاطر کا سامان فراہم کرتے ہیں۔

دین اسلام ایک صالح سماج اور صاف و شفاف معاشرے کی تشکیل چاہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اہل ایمان نے طہارت و پاکیزگی کا حکم دیا ہے اور معاشرے کو جسمانی و روحانی اعتبار سے پاک و صاف رہنے کی تعلیم دی ہے۔

قرآن مقدس میں ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾

(قرآن، سورۃ البقرہ، آیت: ۲۲۲)

ترجمہ: بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(**الطهور شطر الایمان**) یعنی طہارت و پاکی نصف ایمان ہے۔

اللہ کے رسول جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شجرکاری کا حکم دیا ہے، اس کے پس پردہ بہت سارے اغراض و مقاصد کارفرما ہیں، جن میں سے ایک سماج اور معاشرے کو زمینی اور فضائی آلودگیوں سے پاک کرنا بھی ہے۔

شجرکاری کا پہلا سماجی فائدہ یہ ہے کہ اس سے سماج خوش گوار اور دلکش نظر آتا ہے۔ چاروں طرف ہریالی اور سبزے دکھائی دیتے ہیں، جو طبیعت میں تازگی بخشتے ہیں۔ معاشرے میں رہنے والے افراد درختوں کی چھاؤں میں بیٹھ کر لطف اندوز ہوتے ہیں۔ انہیں تازہ ہوائیں بآسانی دستیاب ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں درختوں اور پودوں سے لکڑیوں کی شکل میں ایندھن فراہم ہوتے ہیں، جو آگ جلانے اور کھانا پکانے کے کام آتے ہیں۔ انسان جو ایک معاشرتی جانور ہے، اس کو زندہ رہنے کے لیے غذا، میوہ، پھل، اناج اور سالن وغیرہ کی ضرورتیں پڑتی ہیں اور یہ ساری چیزیں درختوں، پودوں اور کھیتوں اور باغوں سے ہی حاصل ہوتی ہیں۔ انسان اپنے مویشیوں کے لیے پتے انہیں درختوں سے توڑتے ہیں اور جانوروں کے چارہ پانی کا انتظام کرتے ہیں۔ سماج کو گھر، مکان اور محل تعمیر کرنے کے لیے لکڑیوں کی ضرورت پڑتی ہے اور یہ لکڑیاں، پیڑوں سے حاصل کی جاتی ہیں۔ درختوں اور پودوں کا ایک اہم معاشرتی فائدہ یہ بھی ہے کہ لوگ جب ایک جگہ رہتے رہتے اکتا جاتے ہیں تو تفریح کرنے اور دل بہلانے کے لیے باغوں اور پارکوں میں جاتے ہیں، جہاں قسم قسم کے پھول، پودے، خوشنما درخت اور جھاڑیاں ہوا کرتی ہیں اور لوگ ان پرکشش مناظر کو دیکھ کر قلبی سکون محسوس کرتے ہیں۔ سنڈے یعنی اتوار کا دن جو ہفتہ واری عالمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعطیل کا دن ہے، جب آپ پارکوں کا رخ کریں تو وہاں کا منظر قابل دید ہوتا ہے۔ اتوار کے دن تفریح گاہوں (جو بالعموم پودوں اور گلدستوں سے آراستہ ہوتی ہیں) میں انسانوں کی بھیڑ نظر آتی ہے۔

معاشرے میں بسنے والے انسان عام حالت میں بالعموم شور وغل اور چیخ و پکار کو ناپسند کرتا ہے اور پرسکون ماحول کا متلاشی رہتا ہے، پیڑ پودے انسان کی اس فطری جبلّت کو پوری کرتا ہے اور وہ اس طرح کہ شجر کاری کے نتیجے میں پیدا ہونے درخت شور شرابے کو روکنے میں ایک قدرتی غلاف اور ڈھال کا کام کرتا ہے۔ اسی طرح پیڑ پودے گرد و غبار سے سوسائٹی کو بچانے، سڑکوں اور شاہراہوں کو مزیّن کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

ایک عرب عالم ''شجر کاری'' کے فوائد پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں:

﴿**فوائد الاشجار كثيرة: منها: تزئين الشوارع و الطرقات، تقليل الغبار فى المدىٰ و القرىٰ و التخفيف من الضجيج و الاصوات المزعجة**﴾

اسی طرح ماحول کو سازگار اور موسم کو معتدل رکھنے میں یہ درخت اور پودے کافی معاون ثابت ہوتے ہیں، کیوں کہ ان کے اندر سورج کی شعاعوں کو جذب کرنے کی بھرپور صلاحیت ہوتی ہے۔ یہ پودے فضاؤں میں آوارہ پھرنے والی زہریلی گیسوں کو جذب کر کے آکسیجن یعنی شفاف ہوا خارج کرتے ہیں، جس سے ہماری صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ مریضوں کے لیے ہرے بھرے درخت اور پھول پودے ایک مسیحا کا درجہ رکھتے ہیں۔ اسی لیے ڈاکٹر مریضوں کو ہرے بھرے باغات اور سبزہ زاروں میں چہل قدمی کی صلاح دیتے ہیں، کیوں کہ ہرے بھرے پھولوں اور پودوں کے مناظر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھنے کے بعد وہ بہت جلد صحت یاب ہونے لگتے ہیں۔

چنانچہ اس حوالے سے مذکورہ عرب عالم مزید لکھتے ہیں:

﴿تعمل الاشجار علی التوازن البیئی وعلی المحافظة علی المناخ المعتدل، حیث تعمل النباتات علی امتصاص الطاقة الشمسیة فی الصیف و تقوم فروع الاشجار ببث هذه الحرارة فی فصل الشتاء .تعتبر الشجرة من اهم الاسباب اللتی تمنح الانسان الراحة النفیسة حیث یدخل السرور نفس الانسان عند جلوسه تحت الشجرة او رویته لهاان المرضیٰ الذین تطل نوافذهم علی حدائق فیها اشجار جمیلة و مزهرة تتحسّن حالتهم الصحیحة بشکل اسرع من غیرها﴾

درختوں اور پودوں کے مندرجہ بالا فوائد اپنی خاموش زبان میں اس بات کا ہم سے شدید مطالبہ کرتے ہیں کہ ہم درختوں کو تحفظ فراہم کریں، ان کی قدر و قیمت کو پہچانیں اور جہاں تک ہو سکے ہم شجر کاری کے عمل کو فروغ دیں۔معاشرے کو صاف و شفاف بنانے اور ماحولیاتی آلودگیوں کو ختم کرنے میں شجر کاری مؤثر کردار ادا کرتی ہے۔آج جب کہ ماحولیاتی آلودگی پوری دنیا کے لیے دردِ سر بنی ہوئی ہے، ایسے میں اسلام کے نظام طہارت کو دنیا میں نافذ کرنے اور ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے والے شجر کاری جیسے عمل کو عام کرنے کی ضرورت ہے۔اس سلسلے میں جناب پرویز عالم اشرفی کا مضمون ''ماحولیاتی آلودگی اور ہماری ذمہ داریاں'' بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

اس کا ایک اقتباس ملاحظہ کریں:

ماحولیات کے عدم توازن کے سلسلے میں یہ بات بھی یاد رکھے جانے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کی لائق ہے کہ اس کا سبب کوئی ایک نہیں ہے، بلکہ اس کے مختلف اسباب ہیں، جن میں بڑھتی ہوئی آبادی بھی اہم ہے۔ آج کی بڑھتی ہوئی ابادی نے رہائش کا مسئلہ پیدا کر دیا ہے جسے پورا کرنے کے لیے انسانوں نے بے دردی سے جنگلوں کا صفایا کرنا شروع کر دیا ہے۔ حالانکہ سائنسی تحقیق یہ اشارہ کر چکی ہے کہ درختوں کی اندھا دھند کٹائی سے ماحولیات کا توازن بگڑ رہا ہے۔ درخت اور پودے ماحولیات کو سازگار اور موسم کو اعتدال پر رکھنے میں معاون ہوتے ہیں۔ سائنس کے اس علم سے پہلے قرآن حکیم میں اللہ پاک نے ہدایت فرمادی ہے کہ زمین پر ہریالی انسانوں کے لیے نہایت مفید ہے۔ اسی لیے اللہ کے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ ''بے ضرورت درختوں کو نہ کاٹیں، کیوں کہ ہرے بھرے درخت انسانوں اور جانوروں کو فائدہ پہنچاتے ہیں''۔

سائنس کا تجربہ بتاتا ہے کہ درخت فضا سے زہریلی گیسوں کو جذب کر کے صاف ہوا (Oxygen) خارج کرتے ہیں جو انسان اور جانور دونوں کے لیے بے حد ضروری ہے۔ سائنس کی اصطلاح میں 'درخت انسانوں کے دوست ہیں' مگر یہاں ایک بات واضح کردوں کہ علم سائنس کے ارتقا سے بہت پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ میں بھی دشمن کے درختوں کو نہ کاٹنے کا حکم دیا ہے۔ اسی لیے آج دنیا کے کونے کونے میں شجر کاری ایک مہم کا درجہ اختیار کر چکی ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی شجر کاری کا درس دیا ہے۔ اس لیے آج آپ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

(قومی کونسل، دہلی، دسمبر ۲۰۱۸ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شجر کاری اور پودوں کے سائنسی فوائد:

یہ دور سائنس وٹیکنالوجی کا دور ہے۔ صنعتی انقلابات اور سائنسی ایجادات نے دنیا کو ورطہء حیرت میں ڈال دیا ہے۔ آج نت نئی سائنسی دریافتیں سامنے آ رہی ہیں اور ان سائنسی تحقیقات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے سینکڑوں ادارے اور تنظیمیں وجود میں آ چکی ہیں، جہاں ماہرینِ فلکیات و ارضیات انسانی مفادات سے وابستہ سائنسی حقائق کو زمینی سچائیوں میں تبدیل کرنے کے لیے شب وروز کوشاں نظر آ رہے ہیں۔

درخت اور پیڑ پودے بیشمار فوائد پر مشتمل ہیں۔ شجر کاری اور کھیتی باڑی کے نتیجے میں حاصل ہونے والے نوع بنوع پھل، پھول، سبزیاں، ہزاروں قسم کے پودے اور سینکڑوں جڑی بوٹیاں ہمارے جسمانی امراض کے خاتمے کے لیے اکسیر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

جدید سائنسی تحقیق کے مطابق درخت لگانے کے ساٹھ (۶۰) مثبت فوائد دریافت کیے گئے ہیں، اگر ان پر عمل کیا جائے تو ملک ومعاشرے میں بسنے والے انسان کی پچاس فیصد بیماریاں گھر بیٹھے بیٹھے ختم ہوسکتی ہیں۔

حالیہ سائنسی تحقیق کے مطابق درخت اور پیڑ پودوں کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اس سے اٹھارہ افراد کی ایک سال کی آکسیجن کی ضرورت پوری ہوجاتی ہے۔

گلوبل وارمنگ کو روکنے میں جنگلات اور ان کے درخت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے گلوبل وارمنگ کو اگر روکنا چاہتے ہیں تو کل کے بجائے آج ہی اپنے گھروں، محلوں اور ملکوں میں شجر کاری کا عمل شروع کر دیجیے۔

ماحولیاتی آلودگی کی ایک بڑی وجہ فیکٹریوں سے نکلنے والے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

زہریلے فضلات اور صحت پر مضر اثرات ڈالنے والے دھواں ہیں۔

شجر کاری کے عمل کو منظّم طریقے سے کامیاب بنا کر انسانی آبادیوں کو اس عذاب سے نجات دلایا جا سکتا ہے۔

سائنس تحقیقات نے دنیا میں بسنے والی آبادیوں کو متنبہ کر دیا ہے کہ اگر گلوبل وارمنگ کو روکا نہیں گیا تو روئے زمین پر انسانوں کی زندگی اجیرن ہو جائے گی۔ گلوبل وارمنگ کے تدارک کے بہت سارے طریقے سائنس دانوں نے بتائے ہیں، جن میں سے ایک شجر کاری بھی ہے۔ اگر چہ درخت اور پودے، گلوبل وارمنگ کا واحد علاج نہیں، لیکن اس کی روک تھام میں اس کی کلیدی حیثیت سے انکار بھی ممکن نہیں۔

عزیز دوستو! ''موسم کا منہ تکتے رہنا کام نہیں دیوانوں کا'' اس سے پہلے کہ گلوبل وارمنگ کے عذاب میں دیگر افراد و ممالک کی طرح ہم بھی مبتلا ہو جائیں، اس کے تدارک اور ازالے کی کوشش کریں۔ اپنے گھروں میں، اپنے محلوں میں اور وطن و ملک کی مختلف شاہراہوں پر شجر کاری کریں، تاکہ ہمارا وطن جنّتِ ارضی کا نمونہ بنے۔ ملک میں خوش گوار مناظر دیکھنے کو ملیں اور اسی بہانے گلوبل وارمنگ کی زد سے باشندگانِ ملک محفوظ رہیں۔

اس کے علاوہ دنیا کو سیلاب کی تباہی سے بچانے کے لیے اور سیلاب کے خطرات کم کرنے میں بھی پیڑ پودے ڈھال کا کام انجام دیتے ہیں۔ درخت اور پودے انسانوں کو قحط اور خشک سالی سے بچاتے ہیں، کیوں کہ یہ بادلوں کی تشکیل کے باعث بنتے ہیں۔ درخت اور پودے ڈپریشن اور ذہنی تناؤ جیسے امراض کا خطرہ کم کرتے ہیں۔ جدید سائنس کا یہ بھی کہنا ہے کہ عالمی سطح پر فیکٹریوں اور کارخانوں کی بڑھتی تعداد نے ہمارے گرد و پیش

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کے ماحول اور فضاؤں کو آلودگیوں سے بھر دیا ہے۔

گرین ہاؤس ایفیکٹ سمیت سیلاب جیسی متعدد آفات سے بچنے کا ذریعہ بھی یہی درخت ہیں۔ پیڑ پودے، کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرتے ہیں، جس کا فضا میں بڑھتا ہوا تناسب گرین ہاؤس ایفیکٹ کی بنیاد سمجھا جاتا ہے۔

ماحولیاتی آلودگیوں سے چھٹکارا پانے کا ایک ذریعہ شجر کاری ہے۔ کیوں کہ درخت اور پودے، فضائی آلودگیوں کے دشمن ہیں۔ مسموم فضاؤں کو درخت کی تازہ اور صاف وشفاف ہوائیں ختم کر دیتی ہیں۔ شجر کاری اور پیڑ پودے لگانے سے ملک و معاشرے میں خوب صورتی پیدا ہوتی ہے۔ ماحول خوش گوار نظر آتے ہیں، جس سے بیماریوں کو پھیلنے کو موقع کم ملتا ہے۔

درختوں اور پودوں کے طبّی فوائد :

بیماریوں سے لڑنے اور امراض کے خاتمے کے لیے پودوں کا استعمال زمانۂ قدیم سے کیا جا رہا ہے۔ آج میڈیکل سائنس ترقی کے ہفت آسمان پر پہنچ چکی ہے اور نت نئی بیماریوں کی ادویہ دریافت کر چکی ہے۔ لیکن زمانۂ قدیم میں جب کہ دنیا میڈیکل سائنس کے نام تک سے واقف نہیں تھی، اس وقت اطبّاء بیماریوں کا کامیاب اور تشفی بخش علاج انھیں پودوں سے کیا کرتے تھے۔ مقام افسوس ہے کہ آج ہم پودوں کے طبی فوائد کو فراموش کر بیٹھے ہیں اور ہومیو پیتھ سے زیادہ ایلو پیتھ دواؤں پر یقین رکھتے ہیں۔ بیمار ہونے پر جڑی بوٹیوں سے علاج کرنے والے ماہر حکیم کے پاس جانے کے بجائے ہم انگریزی ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں اور مہنگے اسپتال کی طرف رخ کرتے ہیں۔ آج ہم بیماریوں سے لڑنے کے لیے نئے پودوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تلاش نہیں کر رہے ہیں، بلکہ انگریزی دوائیوں اور ٹیبلیٹس کو ہی اپنے درد کا درماں سمجھ رہے ہیں اور ہمارے آباء و اجداد عرصہ دراز سے بیماریوں کے ازالے کے لیے جو پودے استعمال کر رہے تھے، ان کے نام اب ہم بتدریج بھولتے جا رہے ہیں۔

آج ہم جس وسیع و عریض دنیا میں زندگی گذار رہے ہیں، یہ درختوں اور پیڑ دوں سے گھری ہوئی ہے۔ ان پودوں کے بغیر زندگی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ہم انھیں کھاتے ہیں، پہنتے ہیں، اپنے چوپایوں کو کھلاتے ہیں اور گھروں کی تعمیر میں ان کا استعمال کرتے ہیں۔ بیماریوں کے علاج سے لے کر گھر کی آرائش و جمال اور دوست احباب کو تحائف دینے تک میں ہم ان کا استعمال بھرپور انداز میں کرتے ہیں۔ سائنسدانوں کا خیال ہے کہ ہم اب تک پیڑ پودوں کا مکمل طور پر استعمال نہیں کر پا رہے ہیں۔ برطانیہ میں قائم بوٹینیکل گارڈن میں محققین پودوں کی ایسی خاصیت تلاش کر رہے ہیں جن سے انسانی زندگی بہتر ہو سکے۔ اب پودوں کی مدد سے خشک سالی، سیلاب اور جنگل کی آگ سے نمٹنے کی کوششیں جاری ہیں۔ یہی نہیں بلکہ فاقہ کشی سے بچنے، گلوبل وارمنگ کی تباہیوں سے محفوظ رہنے اور پانی کی قلت کو دور کرنے کے لیے سائنسداں ''مسیحا پیڑ پودوں'' کی تلاش میں سرگرم عمل ہیں۔ ہم جس قسم کی فصلیں اگاتے ہیں، ان کی جنگلی یا خودرو اقسام بھی دنیا میں موجود ہیں۔

بوٹینیکل گارڈن میں اسی مناسبت سے ''فصلوں کے جنگلی رشتہ داروں'' کی تلاش جاری ہے۔ پودوں کی یہ جنگلی اقسام کیڑوں، بیماریوں اور پانی کی قلت سے دنیا کو نجات دلانے میں مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے بیان کے مطابق آج علاج میں تقریباً ۲۸/ ہزار پودوں کا استعمال کیا جاتا ہے،لیکن ان پودوں میں سے صرف ۱۶٪ فیصد کا ذکر ملتا ہے۔پودوں یا جڑی بوٹیوں پر مشتمل دواؤں کا دنیا بھر میں تقریباً ۸۳/ ارب ڈالر کا کاروبار ہو رہا ہے۔ اگر چہ آج جدید میڈیکل سائنس کا جادو سر چڑھ کر بول رہا ہے، مگر مقام شکر ہے کہ اس گئی گذری حالت میں بھی پودوں اور جڑی بوٹیوں کے ذریعے قدرتی طریقہء علاج دن بدن مقبول ہو رہا ہے۔

جرمنی میں ۹۰٪ فیصد لوگ پودوں پر مشتمل دوائیں استعمال کرتے ہیں؛ جن میں لہسن، ادرک، لونگ وغیرہ شامل ہیں۔

پودوں کی چند جنگلی اقسام ہیں جو ہمارے لیے حیرت انگیز طور پر علاج کا کام کرسکتی ہیں۔اسی قسم کا ایک پودا ''اینسیٹ'' ہے۔ یہ افریقی ملک ایتھوپیا میں اُگتا ہے۔ایتھوپیا کے لوگوں میں اس کے دوسو نام مشہور ہیں۔ وہ اسے کھاتے ہیں، ادویات اور چٹائی بناتے ہیں۔ گھروں کی تعمیر اور جانوروں کے چارہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اس سے کپڑے بھی بناتے ہیں۔'' اینسیٹ '' کیلے کے خاندان کا ایک جنگلی پودا ہے، جسے دوسرے ممالک میں اگانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔

سائنسدانوں کی کوشش ہے کہ اسے دوسرے ممالک میں بھی اگایا جائے، تاکہ اس کی ہمہ گیر افادیت عام ہو سکے۔اینسیٹ سے آٹا، اور سوپ بھی بنتا ہے اور اسے آلو کی طرح ابال کر استعمال کیا جاسکتا ہے۔اس پودے کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ یہ خشک سالی، سیلاب اور طوفان میں بھی خود کو محفوظ رکھ لیتا ہے۔نباتات یعنی پودوں کی ہمہ جہت تاثیرات کو دیکھتے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سائنسدان ایسے جادوئی پودوں کی دریافت میں بھی لگے ہیں جو ہماری تمام تر ضروریات کو پورا کریں، ہماری مشکلات کو آسان کریں اور کرۂ ارض کو بچانے میں مددگار ثابت ہوں۔

گھر میں پودے لگانے کے طبّی فوائد:

گھر میں پودے لگانے کے ویسے تو کئی فائدے ہیں، لیکن اب ڈاکٹروں نے باقاعدہ اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ گھر میں اگائے گئے پودے طرز زندگی اور انسانی صحت پر نہایت اچھے اثرات مرتب کرتے ہیں۔

ایک ڈاکٹر ایمی لاک کے مطابق اس کا بچپن جس گھر میں گذرا وہاں بے شمار پودے تھے۔ جب وہ اپنے گھر سے باہر دوسری جگہ مقیم ہوگئی تو اس کا اثر یہ ہوا کہ پودوں کی کمی کی وجہ سے اس کی صحت پر منفی اثرات مرتب ہونے لگے اور اسے پودوں کی ضرورت محسوس ہونے لگی۔ چنانچہ ڈاکٹر ایمی کہتی ہے کہ میں جہاں بھی گئی اپنے آس پاس پودے ضرور لگائی۔

ماہرینِ طب کے مطابق پودے چاہے درختوں کی شکل میں گھر کے باہر ہوں یا چھوٹے گملوں میں گھر کے اندر، یہ دماغی صحت پر بڑے اچھے اور خوشگوار اثرات ڈالتے ہیں۔ پودے ہمارے دل و دماغ کو فرحت و تازگی بخشتے ہیں اور جب ہمارا موڈ آف رہتا ہے تو یہ اسے آن یعنی بہتر کرتے ہیں۔ آپ کے ذہنی دباؤ کو کم کرتے ہیں اور آپ کی تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ کرتے ہیں۔

سائنسدانوں کے مطابق فطرت آپ کے موڈ کو تبدیل کر دیتی ہے۔ اسی طرح اگر آپ کوئی تخلیقی کام کرنا چاہتے ہیں تو پودوں کے قریب بیٹھ کر کریں اس سے یقیناً آپ کی تخلیقی کارکردگی بہتر ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گھر میں موجود پودے گھر کی ہوا کے معیار کو بہتر بناتے ہیں۔ آج کل جو ہوا ہمیں میسر ہے وہ آلودگی سے بھرپور ہے۔ پودے ہوا کو آلودگی سے صاف کرتے ہیں اور ہوا کو تازہ کرتے ہیں۔ پودے ہوا میں نمی کے تناسب بھی بڑھاتے ہیں۔

سائنسدانوں کے مطابق پودے درد اور تکلیف کو کم کرنے میں بھی مدد دیتے ہیں۔ ایک ریسرچ کے تحت ایک اسپتال میں مریضوں کے قریب پودے رکھے گئے۔ جن کے قریب پودے تھے ان مریضوں نے درد کش دواؤں کا کم استعمال کیا بہ نسبت ان مریضوں کے جن کے قریب پودے نہیں رکھے گئے تھے۔

شجر کاری کے طبی فوائد کے حوالے سے مندرجہ ذیل اقتباس بھی ملاحظہ کریں:

جناب ڈاکٹر بدرالدجیٰ، استاذ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ (اے ایم یو) کے سر سید ہال میں پیڑ پودوں کی دیکھ بھال کرنے والے مالیوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ ہاسٹل کی رونق وشادابی آپ ہی جیسے لوگوں کی وجہ سے ہے، جس کی ہر سطح پر تعریف ہونی چاہیے۔ انہوں نے اچھے طریقے سے پودوں کی دیکھ بھال کرنے پر انعام واکرام سے بھی نوازنے کا اعلان کیا۔

ڈاکٹر صاحب نے اچھی صحت اور اچھے ماحول کی تشکیل کے شجر کاری کو ضروری قرار دیتے ہوئے کہا کہ:

یہ ضروری نہیں ہے کہ یوم ماحولیات پر ہی اس جانب توجہ دی جائے بلکہ یہ دن تو صرف اس لیے ہے تاکہ ہم اس کو نہ بھولیں اور کم از کم ایک دن ہم اس جانب پوری طرح سے متوجہ ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ آج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماحولیات کی تباہی کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ لوگوں کو دروازے اور کرسی میز تو لکڑی کی چاہیے مگر پودے لگانا وہ ضروری نہیں سمجھتے۔ ہمیں اس سوچ میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔

ڈاکٹر بدرالدجی نے طلبہ سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ آپ یہاں صرف نصابی علم حاصل کرنے نہیں آئے ہیں بلکہ آپ یہاں زندگی جینے کا طریقہ سیکھنے آئے ہیں۔ اس لیے کتابی دنیا سے باہر نکل کر بھی سوچیے اور ملک و وطن کو صحت منداور شاداب رکھنے کے لیے پیڑ پودے لگائیے۔ انہوں نے کہا کہ آج دنیا کو صحت بخش ماحولیات کی ضرورت ہے اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہم اپنے اردگرد درخت لگائیں اور شجر کاری کا کام احسن طریقے سے انجام دیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب اچھی فضا اور اچھا ماحول ملتا ہے تو طبیعت میں نشاط پیدا ہوتی ہے اور ہر کام میں دل لگتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے سرسید کے بنائے ہوئے اس تاریخی ہال کو پیڑ پودوں سے سجا رکھا ہے جس میں ہمارے مالی بھائیوں کا بڑا اہم کردار ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیڑ پودوں کی ہریالی سے پڑھائی میں بھی دل لگتا ہے، کیوں کہ اس سے لوگوں پر ماحول کی خوشگواری کے نفسیاتی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس لئے آپ یہاں کے ذمہ داران کا تعاون کریں اور جب تک آپ ان کا تعاون کرتے رہیں گے، ہمارا سرسید ہال اور ہماری یونیورسٹی سرسبز و شاداب اور خوبصورت بنی رہے گی۔

ڈاکٹر بدرالدجی نے شجر کاری کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے طلبہ سے اپیل کی کہ وہ جہاں بھی جائیں ایک پودا ضرور لگائیں، یہ ان کے لیے یادگار بھی ہوگا اور اس سے صحت بخش ماحولیات بھی وجود میں آئے گی۔

(روزنامہ چوتھی دنیا، ۱۱ر جون ۲۰۱۸ء بروز پیر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گھر میں اگائے گئے پودوں سے ہمیں غذائی اشیاء اور جڑی بوٹیاں بھی حاصل ہوسکتی ہیں۔ جیسے ایلو ویرا، ہربز وغیرہ۔ ان پودوں سے اس مد میں خرچ ہونے والی رقم کی بچت بھی ہوسکتی ہے۔

انسان وحیوانات پر قدرت کے بیشمار انعامات میں سے ایک انعام یہ بھی ہے کہ اس نے ہمارے ہمارے فائدے کے لیے پوری روئے زمین پر قسم قسم کے پیڑ پودے اگائے اور ان کی ہمہ گیر تاثیرات سے ماہرین کو واقف کرایا۔ ان باکمال اور حیرت انگیز درختوں میں سے ایک زیتون کا درخت بھی ہے، جو اپنے اندر بیشمار فوائد و تاثیرات رکھتا ہے۔ زیر نظر کتاب ''اسلام اور شجر کاری'' کوئی طب کی کتاب نہیں کہ اس میں تمام درختوں اور پودوں کے فوائد بیان کیے جائیں۔ تاہم موضوع کی مناسبت سے ہم یہاں ''زیتون'' اور ''ایلو ویرا'' کے فوائد پر روشنی ڈالنا مناسب سمجھتے ہیں۔ ان دونوں کے حیرت انگیز کرشموں اور طبی فائدوں پر آج ماہرین طب کا اتفاق ہے اور عوام وخواص بھی ان کے فوائد سے کچھ حد تک آگاہ ہیں۔

زیتون کا درخت :

ایک چھوٹے درخت کے خاندان سے تعلق رکھنے والا نوع ہے، جو بحیرہ روم کے مضافاتی علاقوں میں آبائی طور پر پایا جاتا ہے۔ ان علاقوں میں یورپ کے جنوب مشرقی، مغربی افریقہ اور شمالی افریقہ کے ساحلی علاقے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ یہ نوع شمالی ایران اور بحیرہ قزوین کے جنوبی علاقوں میں بھی پایا گیا ہے۔

زیتون کا پھل، بحیرہ روم کے خطے میں اہم زرعی جنس کے طور پر شمار کیا جاتا ہے اور اس سے زیتون کا تیل کشید کیا جاتا ہے۔ زیتون کا پھل اور

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

درخت کا عمومی نام ہی اس کے عالم نباتات میں خاندان کا نام بھی ہے۔ عالم نباتات کے اس خاندان میں زیتون کے علاوہ گل یاس، یاسمین، گل آرائش اور برگ راکھ شامل ہیں۔

قرآن مقدس میں اس بابرکت درخت کا ذکر متعدد مقامات پر ہوا ہے۔ سورۃ المومنون؛ آیت نمبر: ۲۰ر میں ہے:

﴿وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِن طُورِ سَيْنَاءَ تَنبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْآكِلِينَ﴾

ترجمہ: زیتون وہ درخت ہے جو طور سیناء سے نکلتا ہے اور دہن اگتا ہے اور کھانے والوں کے لیے یہ سالن ہے۔

حضرت علامہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ علیہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

﴿يذكر تعالى نعمه على عبيده التى لا تعد ولا تحصى فى إنزاله القطر من السماء بقدر، أى بحسب الحاجة لا كثيراً فيفسد الأرض والعمران، ولا قليلاً فلا يكفى الزروع والثمار، بل بقدر الحاجة إليه من السقى والشرب والانتفاع به، حتى إن الأراضى التى تحتاج ماء كثيراً لزرعها ولا تحتمل دمنتها إنزال المطر عليها يسوق إليها الماء من بلاد أخرى، كما فى أرض مصر، ويقال لها الأرض الجرز يسوق اللّه إليها ماء النيل معه طين أحمر يجترفه من بلاد الحبشة فى زمان أمطارها، فيأتى الماء يحمل طيناً أحمر، فيسقى أرض مصر، ويقر الطين على أرضهم ليزرعوا فيه، لأن أرضهم سباخ يغلب عليها الرمال، فسبحان اللطيف الخبير الرحيم الغفور،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقوله: } فأسكناه فى الأرض { أى جعلنا الماء إذا نزل من السحاب يخلد فى الأرض، وجعلنا فى الأرض قابلية إليه، تشربه ويتغذى به ما فيها من الحب والنوى، وقوله: } وإنا على ذهاب به لقادرون { أى لو شئنا أن لا تمطر لفعلنا، ولو شئنا أذى لصرفناه عنكم إلى السباخ والبرارى والقفار لفعلنا، ولو شئنا لجعلناه أجاجاً لا ينتفع به لشرب ولا لسقى لفعلنا، ولو شئنا إذا نزل فيها يغور إلى مدى لا تصلون إليه ولا تنتفعون به لفعلنا، ولكن بلطفه ورحمته ينزل عليكم المطر من السحاب عذباً فراتاً زلالاً، فيسكنه فى الأرض ويسلكه ينابيع فى الأرض، فيفتح العيون والأنهار، ويسقى به الزروع والثمار، تشربون منه ودوابكم وأنعامكم، وتغتسلون منه وتتطهرون منه وتتنظفون، فله الحمد والمنة .وقوله تعالى: } فأنشأنا لكم به جنات من نخيل وأعناب{ يعنى فأخرجنا لكم بما أنزلنا من السماء جنات أى بساتين وحدائق } ذات بهجة{ أى ذات منظر حسن، وقوله: } من نخيل وأعناب{ أى فيها نخيل وأعناب، وهذا ما كان يألف أهل الحجاز ولا فرق بين الشيء وبين نظيره، وكذلك فى حق كل أهل إقليم عندهم من الثمار من نعمة اللّه عليهم ما يعجزون عن القيام بشكره، وقوله: } لكم فيها فواكه كثيرة { أى من جميع الثمار، كما قال: } ينبت لكم به الزرع والزيتون والنخيل والأعناب ومن كل الثمرات {، وقوله: } ومنها تأكلون { معطوف على شيء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدر، تقديره: تنظرون إلى حسنه ونضجه ومنه تأكلون، وقوله: } وشجرة تخرج من طور سيناء { يعنى الزيتونة، والطور هو الجبل، وقال بعضهم: إنما يسمى طوراً إذا كان فيه شجر، فإذا عرى عنها سمى جبلاً لا طوراً، والله أعلم﴾

﴿" وطور سيناء" هو طور سينين، وهو الجبل الذى كلم الله عليه موسى بن عمران عليه السلام وما حوله من الجبال التى فيها شجر الزيتون، وقوله: } تنبت بالدهن { أى تنبت الدهن، كما فى قول العرب: ألقى فلان بيده أى يده، ولهذا قال: } وصبغ { أى أدم قاله قتادة } . للآكلين { أى فيها ما ينتفع به من الدهن والاصطباغ، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (كلوا الزيت وادهنوا به فإنه من شجرة مباركة) أخرجه الإمام أحمد عن مالك بن ربيعة الساعدى مرفوعاً. وروى عبد بن حميد فى مسنده عن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ائتدموا بالزيت وادهنوا به، فإنه يخرج من شجرة مباركة.﴾ (تفسیر ابن کثیر)

روغن زیتون کے حیرت انگیز طبی فوائد:

روغن زیتون یعنی زیتون کے تیل توانائی سے بھرپور ایک قدرتی دوا ہے۔اس کے خاص جز کو اولین کہتے ہیں یہ طویل عرصے تک خشک نہیں ہوتا اور نہ ہی بد بودار ہوتی ہے۔آج کل یورپ میں امن کی نشانی کے طور پر فاختہ کو اس طرح پرواز کرتے دکھایا جارہا ہے کہ اس کی چونچ میں زیتون کی ڈالی ہوتی ہے۔روغن زیتون کی مختلف اقسام کے ذائقے بھی مختلف ہوتے ہیں اور اس کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انحصار استعمال کیے جانے والے زیتون، ان کے پکنے کی کیفیت اور انہیں ذخیرہ کرنے کے غرض پر ہے۔ روغن زیتون میں آٹھ سو نو اجزاء پائے جاتے ہیں اور اس میں وٹامن ای بھی وافر مقدار میں موجود ہوتی ہے۔ یہ دافع سرطان بھی اور خون میں تھکے بننے سے روکتا ہے۔

روغن زیتون کولیسٹرال کو جسم میں جذب ہونے سے روکتا ہے چھوٹے بچوں کے لئے اچھی غذا ہے۔ پتے کے اندر پتھری نہ بننے کے عمل میں مدد فراہم کرتا ہے اور خون کے اندر زہریلے مادہ کو خارج کرنے میں معاون ہے۔ یو اسے دافع سرطان کے طور پر اہمیت حاصل ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق خارش کا جرثومہ روغن زیتون سے ہلاک ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ موسم سرما میں شدت اختیار کرنے والی خارش کے لئے روغن زیتون تجویز کیا جاتا ہے۔ جلنے کے زخم پر زیتون کے نمکین تیل لگانے سے زخم جلد مندمل ہو جاتے ہیں۔ روغن زیتون کو کئی قسم کے مرہموں اور جلد کے لیے مخصوص صابن میں استعمال کیا جاتا ہے۔ زیتون کی لکڑی کی آگ جلائیں تو اس سے نکلنے والا تیل پھپھوندی سے پیدا شدہ امراض داد اور خارش میں مفید ہے۔

روغن زیتون کا استعمال معدہ کے السر اور آنتوں کے امراض میں مفید ہے اگر روغن زیتون جو کے پانی میں ملا کر پیا جائے تو قبض دور ہوتی ہے اس کا اچار بھی مفید ہے جو یونان سے سرکہ میں آتا ہے اور مغرب میں شوق سے استعمال ہوتا ہے۔ جاپان میں روغن زیتون کو آنتوں کے امراض میں مفید قرار دیا جاتا ہے۔

جوڑوں اور پٹھوں کے درد سے افاقہ:

کسی سبب اگر ہڈیوں میں درد رہتا ہو تو روغن زیتون کی مالش سے آرام محسوس ہوتا ہے جن کی ٹانگوں میں درد رہتا ہو یا ہاتھ پاؤں میں کڑل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑتے ہوں وہ روغن زیتون نمک ملے نیم گرم پانی میں جلا کر ٹکور کریں تو فائدہ ہوتا ہے۔ روغن زیتون کی مالش سے نہ صرف پٹھے مضبوط ہوتے ہیں بلکہ اعضاء کو تقویت ملتی ہے۔ روغن زیتون جلد بڑھاپے کو روکتا ہے ہے جلد خوبصورت بناتا ہے۔ پیدائشی کمزور بچوں کو روغن زیتون پلانا ان کی ہڈیاں مضبوط کرتا ہے اور اچھی صحت کی ضمانت ہے۔

سانس کے امراض میں مفید:

دمہ کے مریضوں کیلئے روغن زیتون بہت مفید ہے اس کا استعمال دمہ کے دورے روکتا ہے۔ روغن زیتون نزلہ زکام کو بھی روکتا ہے۔ دورے کے دوران شہد ملا کر استعمال کیا جائے۔

بالوں کے لیے: روغن زیتون کا استعمال گرتے بالوں کو روکتا ہے۔ بالوں کو لمبا کرتا اور سیاہی کو قائم رکھتا ہے۔ مزید بالوں کو مضبوط اور توانا بناتا ہے۔

کولیسٹرول کے لیے:

روغن زیتون کولیسٹرول کو بڑھنے سے روکنے میں مفید ہے۔ جدید تحقیقات کے مطابق روغن زیتون استعمال کرنے والوں میں مضر صحت کولیسٹرول کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ شریانوں کو سخت ہونے اور ان میں خون کے تھکے ختم کرنے میں میفد ہے جو کہ امراض قلب اور نجماد کا سبب بنتے ہیں۔

بلڈ پریشر نارمل رکھنے کے لیے:

جدید تحقیقات کے مطابق جو لوگ روغن زیتون کا استعمال کرتے ہیں ان کا بلڈ پریشر نہیں بڑھتا بلکہ متوازن رہتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گردوں کے لیے:

روغن زیتون گردوں کی اصلاح کرتا ہے اور گردے اور مثانے کی پتھریوں کو نکالنے میں مفید ہے۔

موٹاپا سے چھٹکارا:

جن لوگوں میں موٹا ہونے کی استعداد پائی جائے وہ جمہ چکناہٹ اور گھی ترک کر کے روغن زیتون کا استعمال کر کے موٹاپے کو روک سکتے ہیں۔

دانتوں کے درد کے لیے:

روغن زیتون کا استعمال دانتوں پر ملنے سے نہ صرف دانت بلکہ مسوڑھے بھی مضبوط ہوتے ہیں اور کیڑا نہیں لگتا ہے۔

جسمانی طاقت اور فالج کیلئے:

روغن زیتون کا استعمال جسم میں طاقت اور توانائی فراہم کرتا ہے۔اس کی مالش فالج میں مفید ہے۔

وجع المفاصل اور دردوں میں فائدہ:

روغن زیتون کا استعمال اور مالش اعصابی اور ریاحی دردوں کے ساتھ جوڑوں میں درد اور کمر درد کو ختم کرتا ہے۔

آنتوں کی سوزش کے لیے:

ٹائیفائیڈ کے مریض جو کہ صحت یاب ہو جاتے ہیں اکثر انہیں بعد ازاں آنتوں کی سوزش کا اثر رہتا ہے جو پرانی ہو۔کر نظام ہضم کو خراب کرتی ہے اور قبض کا باعث بنتی ہے۔ان کے لئے روغن زیتون کا استعمال بہت کارگر ثابت ہوتا ہے۔بواسیر کے مسوں کی سوزش اور اس کے درد میں بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایلوویرا کے طبّی فائدے :

قدرت نے زمین کی آرائش وزیبائش اور کائنات کے حسن و جمال میں اضافہ کرنے کے باعث درختوں، پودوں اور پھولوں کو پیدا کیا ہے۔

انواع و اقسام کے پھول، پودے اور میوہ جات در اصل ان درختوں کی دین ہے۔ اگر درخت اور پیڑ پودے نہ ہوتے تو توانائیوں سے بھرپور یہ پھل، فروٹ، قدرتی غذا، پھول، میوہ جات اور قسم قسم کی جڑی بوٹیاں ہمیں کہاں سے دستیاب ہوتیں؟

اللہ تعالیٰ نے درختوں کو زمین کی زینت بنانے کے ساتھ انسان و حیوان کے فائدے کی خاطر ان میں بہت سارے فائدے بھی رکھے ہیں۔

پھلوں میں آم، سیب، انگور، انار، کیلا اور خشک میوہ جات میں کاجو، بادام، انجیر، کشمش، منقّیٰ، اخروٹ، کھجور وغیرہ میں جو طاقت وقوت اور وٹامنز پائی جاتی ہیں، یہ بالکل ظاہر ہیں، جنہیں بتانے کی چنداں ضرورت نہیں۔

طاقت وقوت اور وٹامنز کے علاوہ یہ پھل فروٹ اور خشک میوہ جات قدرتی طور پر بہت سارے موذی امراض کے علاج بھی ہیں۔

اسی طرح مختلف قسم کے پودے اپنے اندر حیرت انگیز تاثیر رکھتے ہیں اور امراض کے ازالے میں تیر بہدف نسخے کا کام کرتے ہیں۔ یوں تو اس قسم کے سینکڑوں پودے ہیں مزیل الامراض کے ذیل میں آتے ہیں، لیکن ہم یہاں ایک پاورفل پودے کا ذکر کرنا چاہتے ہیں، جسے عرف عام ''ایلوویرا'' کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس معمولی پودے بے پناہ تاثیر رکھی ہے۔ متعدد بیماریوں کے ازالے اور حسن و دلکشی کے اضافے کے ساتھ اس کے اندر صحت بخش وٹامنز پائی جاتی ہیں، جس کا مناسب اور معقول انتظام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہماری صحت مندانہ زندگی کا ضامن ہے۔ یہ ایک قدیم پودا ہے۔ اس کی تاریخ چار ہزار سال پرانی ہے۔ ۲۹ر نومبر ۲۰۱۷ء کو روز نامہ اخبار ’’قدرت‘‘ لاہور، پاکستان میں شائع ’’ایلو ویرا‘‘ سے متعلق یہ رپورٹ ملاحظہ کریں:

ایلو ویرا ایک قدرتی جڑی بوٹی ہے، جو اپنے اندر بے پناہ تاثیر اور فوائد چھپائے ہوئے ہے۔ یہ حسن وخوبصورتی کے ساتھ ساتھ میڈیکلی بھی استعمال ہورہی ہے۔ یہ ایسا پودا ہے جسے آسانی سے گھر میں اگایا جاسکتا ہے۔

ایلو ویرا؛ طب نبوی ﷺ کی روشنی میں:

سنن ابوداؤد میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے، میں اس وقت چہرے پر ایلو ویرا مل رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ام سلمہ یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ ایلو ویرا ہے اس میں خوشبو کا نام بھی نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ چہرے کو نکھارتا ہے۔ لہٰذا اس کو صرف رات ہی میں لگاؤ۔ دن میں اس کو استعمال کرنے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا۔

ایلو ویرا کی تاریخ:

ایلو ویرا کی تاریخ چار ہزار سال پرانی ہے۔ اس کی دستاویز جو ہمیں ملتی ہے وہ نیپال کے مٹی کے بورڈ پر لکھی ہوئی ملتی ہے، جو کہ ۲۲۰۰ر قبل مسیح پرانی ہے۔ اس دور کے لوگ اس کے فوائد سے آگاہ تھے۔ اور اسے مختلف بیماریوں کے علاج کے لیے استعمال کرتے تھے۔ ایلو ویرا جوس کا حوالہ قدیم مصری تحریروں میں بھی ملتا ہے جو کہ چھ ہزار سال پرانی ہیں۔

قلوپطرا اپنے حسن کے نکھار کے لیے ایلو ویرا اپنی معمول کی زندگی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں استعمال کرتی تھی۔ الیگزینڈر کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ جنگوں میں زخموں کی مرہم کاری کے طور پر ایلو ویرا جوس کا استعمال کرتا تھا۔ کولمبس کریسٹوفر بھی ایلو ویرا کے پودے کو مرہم کے طور پر استعمال کرتا تھا اور اپنے ساتھ بحری جہاز میں ہمیشہ ایک پودا لگائے رکھتا تھا۔ قدیم سنسکرت میں ایلو ویرا کو ''گھریتا کماری'' کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ کیوں کہ ان کا عقیدہ تھا کہ عورت کی خوبصورتی اور حسن کی زیبائش کے لیے ایلو ویرا سے بڑھ کر کوئی چیز مفید نہیں اور مختلف نسوانی بیماریوں کے علاج میں بھی یہ اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ چین کی ثقافت میں ایلو ویرا کو مختلف دوائیوں میں استعمال کیا جاتا تھا۔ الغرض زمانہء قدیم سے ہی ایلو ویرا کی اہمیت مسلم ہے کہ یہ نہایت مفید جڑی بوٹی ہے۔

ایلو ویرا کے اقسام:

ایلو ویرا کی پانچ سو کے قریب اقسام ہیں اور یہ للّی کی فیملی سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا آبائی وطن افریقہ ہے۔ یہ گرم علاقوں میں آسانی سے اگایا جاسکتا ہے۔ امریکہ، جنوبی افریقہ، چین، پاکستان وغیرہ میں بکثرت پایا جاتا ہے۔

ایلو ویرا میں موجود اجزاء:

اس میں پانی، ۲۰/معدنیات، ۱۲/وٹامنز، اور ۲۰۰/فوٹو نیوٹرنز ہوتے ہیں۔ وٹامنز بی ون، بی ٹو، بی تھری، بی فائیوب، بی سیکس، بی ٹویلو، سی ای، فولک ایسڈ، کولائن۔ معدنیات میں کیلشیئم، کرومیم، کوپر، آوڈین، آئرن، میگنیشیم، میگانیز، میلوبیڈینیم، سلینیمیم، سیلکون، سوڈیم کلورائیڈ، سلفر، پوٹاشیم، فاسفورس، امائنو ایسڈ: اس میں بیس قسم کے امائنو ایسڈ پائے جاتے ہیں، جو کہ ہمارا جسم خود نہیں بناتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایلو ویرا کے فوائد:

ایلو ویرا جسم کے مدافعتی نظام کو بہتر اور مضبوط بناتا ہے۔ بیکٹیریا کو ختم کرتا ہے اور بڑھاپے کے اثرات کو کم کرتا ہے۔ سفید سیلز کو تیز کرتا ہے۔ کینسر سے بچاتا اور دل کو مضبوط کرتا ہے۔ بلڈ شوگر کے لیے بھی مفید ٹانک ہے۔ جوڑوں، مسلز، ٹیشوز اور مسوڑوں کو مضبوط بناتا ہے۔ اس کا استعمال ایڈز کے مریضوں میں قوت مدافعت پیدا رہتا ہے۔ جِلد اور بالوں کی خوبصورتی کے لیے صدیوں سے یہ ایک آزمودہ ٹانک ہے۔ الغرض اس کے بے شمار اندرونی اور بیرونی فوائد ہیں۔ اطباء اور جدید طبی ماہرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جراثیم کش اجزاء کی بدولت اگر جل جانے والی جگہ یا جلد کی خارش پر ایلو ویرا لگایا جائے تو جل جانے والی جگہ پر آبلہ نہیں پڑتا اور اسی طرح جلد کی خارش کو یہ دور کرتا ہے۔ چہرے کے کیل مہاسوں پر روزانہ چند ہفتوں تک اس کا گودا نکال کر لگایا جائے تو کچھ ہی عرصے میں کیل، مہاسے ختم ہو جاتے ہیں۔ چہرہ خوبصورت اور جلد صاف وشفاف ہو جائے گی۔

گودا لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ پودے سے تھوڑا سا ایلو ویرا کا پتہ توڑ لیں اور گودا چہرے پر لگا کر آدھا گھنٹہ بعد منہ دھولیں۔ آج کل رنگت نکھارنے والی کریموں، صابن، شیمپو اور شیونگ کریم وغیرہ میں اس کا استعمال عام ہے۔ آپ گھر میں ایک پودا گھیکوار یعنی ایلو ویرا کا رکھیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ چہرے کی رنگت نکھارنے کے لیے ہفتے میں دو بار ایلو ویرا کے رس میں تھوڑا سا روغن زیتون اور روغن بادام ملا کر چہرے پر لیپ کریں اور دو گھنٹے بعد چہرہ دھولیں۔ مستقل کچھ عرصے تک یہ عمل کریں جلد صاف وشفاف اور چمکدار ہو جائے گی۔ غسل سے آدھ گھنٹہ قبل ایلو ویرا کا رس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالوں میں لگائیں تو اس سے خشکی اور سر کی جلد پر ہو جانے والے دانے ختم ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس سے بال مضبوط اور چمک دار ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی زہریلا کیڑا کاٹ لے تو ایلو ویرا کے پتے کو کاٹ کر گودے والی جگہ سے متاثرہ حصے پر باندھ لیا جائے تو زہر کا اثر ختم ہو جاتا ہے اور جلد سوزش سے محفوظ رہتی ہے اور زخم بھی نہیں ہوتا۔ ہاتھوں کے کھردرے پن اور سختی کو دور کرنے کے لیے اور ملائم و خوبصورت کرنے کے لیے یہ طریقہ آزمائیں۔

آدھا کپ گندم کا چوکر لیں اور اس میں ایک کھانے کا چمچ ایلو ویرا کا عرق شامل کر کے بلینڈر میں ڈال کر بلینڈ کر لیں اور اس آمیزے کو تین منٹ تک ہاتھوں پر مساج کریں اور پھر ہاتھوں کو نیم گرم پانی سے دھو لیں یہ عمل رات کو سوتے وقت کریں تو بہتر رہے گا۔ کیونکہ اس کے بعد آپ پانی میں ہاتھ نہ ڈالیں، اگر آپ بھی بدرونق ہاتھوں کی وجہ سے پریشان ہیں تو یہ نسخہ استعمال کریں، چند روز میں ہاتھ ملائم اور خوبصورت ہو جائیں گے۔ ایلو ویرا زمانہء قدیم سے دور جدید تک کئی امراض میں قدرتی شفا بخش عامِل کے طور پر مختلف بیماریوں کے علاج میں شفایابی کے ساتھ استعمال ہو رہا ہے۔

خاص کر السر اور السر کے زخموں کو مُندمِل کرنے میں یہ بہت مفید اور کارگر پودا ہے۔ یہ ان السروں میں منہ کا السر، حلق کا السر، غذائی نالی کا السر، معدہ کا السر، معدہ میں زخم، چھوٹی آنت کا السر، بڑی آنت کا السر، گیسٹر کا لسر اوَر کینسر، پیپٹیک السر اوَر کینسر، سیدھی آنت کا السر، مقعد کا السر کی شفایابی میں حیرت انگیز تاثیر رکھتا ہے۔ ہومیو پیتھک علاج میں سب سے پہلے ۱۸۶۴ء میں کانسٹنٹائن نے ایلو ویرا کو بطور دوا ثابت کیا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایلو ویرا کے نقصانات:

ایلو ویرا کو کھانے کے طور پر استعمال کے کچھ نقصانات سامنے آئے ہیں وہ بھی اس صورت میں جب کہ اس کا استعمال زیادہ کیا جائے۔اس کے علاوہ کچھ بیماریوں میں بھی اس کا استعمال نقصان دہ ہے۔ کچھ لوگوں کو ایلو ویرا کھانے سے الرجی ہو جاتی ہے۔چہرے کی سوزش اور سرخ ہونا، سانس کی تکلیف اور دم گھٹنا وغیرہ جن لوگوں کو ایلو ویرا کھانے سے ایسی علامات سامنے آئیں وہ فوری طور پر ڈاکٹر سے رجوع کریں اور ایلو ویرا کا استعمال بند کر دیں۔ڈائریا اور پیٹ کی تکلیف،شدید قسم کی قبضیت میں بھی ایلو ویرا کے زیادہ استعمال سے سامنے آئی ہے۔اس کے علاوہ جن لوگوں کو خونی بواسیر اور تھائرائڈ کا مسئلہ ہے وہ بھی ایلو ویرا سے پرہیز کریں،ایلو ویرا کے مسلسل استعمال سے پیشاب سرخ ہونے لگتا ہے اور ڈی ہاڈریشن کا مسئلہ بھی سامنے آتا ہے۔ایلو ویرا کو انجیکشن کی صورت میں لگوانا سخت نقصان دہ ہے۔اس کے علاوہ حاملہ عورتیں بھی حمل کے دوران اس سے پرہیز کریں۔

مجموعی طور پر ایلو ویرا ایک مفید پودا ہے،مگر کچھ صورتوں میں یا کچھ مریضوں کے لیے یہ نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔

(روزنامہ قدرت،۲۹/نومبر ۲۰۱۷ء)

طبی نقطۂ نظر سے ایلو ویرا کے علاوہ دیگر سبزیوں،ادرک،لہسن، چقندر اور مسواک وغیرہ میں جو کثیر فوائد اور قدرتی تاثیرات ہیں،ان سے عوام وخواص خوب اچھی طرح واقف ہیں اور طب کی کتابوں میں تفصیل کے ساتھ ان چیزوں کے فوائد مرقوم ہیں۔چوں کہ گفتگو چل رہی تھی درختوں اور پودوں کے فوائد کی،اس لیے موضوع کی مناسبت سے ضمناً ان چیزوں کا ذکر بھی کر دیا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شجر کاری کے اقتصادی فوائد :

اسلامی نظام حیات جن ہدایات وتعلیمات پر مشتمل ہے، ان میں سے بعض کا تعلق ایمانیات وعقائد سے ہے۔بعض کا عبادات و معاملات سے،بعض کا اقتصاد و معیشت سے اور بعض کا تعلق مکارم اخلاق سے ہے۔

اللہ رب العزت کی بیشمار نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت درخت اور پودے بھی ہیں۔ یہ ہمارے فائدے کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔ ان درختوں کا فائدہ جسمانی وروحانی بھی ہے اور مالی واقتصادی بھی۔اگر مذہبِ اسلام کے نظام اقتصاد ومعیشت پر عمل کرتے ہوئے ہم شجر کاری کریں اور پیڑ پودوں کا استعمال کریں تو مالی اعتبار سے ہم مضبوط ہو سکتے ہیں۔درختوں کے اقتصادی فوائد سے انکار ممکن نہیں۔ یہ بیک وقت ہمیں اناج، سالن، پھل فروٹ اور میوے بھی دیتے ہیں اور ہماری تفریحِ طبع کا سامان بھی مہیا کرتے ہیں۔اپنی ٹھنڈی چھاؤں میں ہمیں راحت وآرام بھی پہنچاتے ہیں اور درجۂ حرارت کو کم کرکے ہمیں سورج کی تمازت سے بچاتے بھی ہیں۔

درختوں کے چند اقتصادی فائدے ملاحظہ کریں:• شہر ہو یا گاؤں، گھر ہو یا دفتر ہر جگہ استعمال ہونے والے کار آمد بینچ،لکڑی کی کرسیاں دلکش اور خوبصورت فرنیچر درختوں کے ہی مرہونِ منت ہیں۔(آج اگرچہ لکڑی کے بجائے پلاسٹک کی کرسیاں عام ہونے لگی ہیں،لیکن ایک زمانے لکڑی کی کرسیاں ہی گھروں اور دفتروں کی زینت ہوا کرتی تھیں)

تاہم بینچ، ٹپائی، پلنگ، سنگاردان اور چارپائی آج بھی لکڑیوں کی ہی بنائی جاتی ہیں اور انسان کے سونے بیٹھنے اور آرائش کے کام آتی ہیں) آج کے ترقی یافتہ سائنسی دور میں تجارت کی سینکڑوں قسمیں عام ہو چکی ہیں، جن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں سے ایک فرنیچر بھی ہے جو آج وسیع پیمانے عالمی تجارت کا ایک وقیع اور مفید ترین حصہ ہے۔ اس نے اقتصاد و معیشت کی دنیا میں کامیاب جگہ بنائی ہے، جو دراصل شجر کاری اور پیڑ پودے کی دین ہے۔ اگر درخت نہ ہوتے اور شجر کاری کا عمل انجام نہیں دیا جاتا تو سردیوں اور گروں سے بچنے کے لیے مکانات کیسے بنائے جاتے اور ان مکانوں اور کارخانوں کی تعمیرات میں استعمال ہونے والی لکڑیاں کہاں سے آتیں؟ ذرائع نقل وحمل میں ریل کے ڈبے، بسوں، ٹرکوں کے ڈھانچے، جہاز، کشتیاں اور پل وغیرہ اپنی ساخت اور بناوٹ میں درختوں کے محتاج ہیں۔ صنعتی اور تجارتی لحاظ سے درختوں کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ بیل گاڑی، رتھ، کدال کا قبضہ، ماچس، پتنگ اور بہت سارے کھیلوں کے ساز وسامان درختوں سے بنائے جاتے ہیں۔

درختوں سے حاصل کی جانے والی بیشمار ادویات، روغنیات، تیل، بیروزہ، رال اور دیگر کیمیائی مرکبات ہماری روزمرّہ زندگی میں کافی اہمیت کی حامل ہیں۔

ریشم جس سے زرق برق قیمتی لباس تیار ہوتے ہیں، خصوصی کیڑوں کے ذریعے درختوں سے ہی حاصل کیا جاتا ہے۔

درختوں کا ایک اقتصادی پہلو اور معاشی فائدہ یہ بھی ہے کہ ان سے قسم قسم کے پھل اور میوے حاصل ہوتے ہیں اور آج پوری دنیا میں وسیع پیمانے پر اس کی تجارت ہو رہی ہے اور تاجر لوگ ان پھلوں سے لاکھوں کروڑوں کی رقمیں کما رہے ہیں۔

ابھی چند روز پیشتر یوٹیوب پر شجر کاری کے اقتصادی اور طبی فوائد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے متعلق ایک عرب عالم کی تحریر سے نظر سے گذری۔ موضوع کی مناسبت سے ایک پیرا گراف ہم یہاں نقل کرتے ہیں:

﴿وللشجرة العديد من الفوائد الاقتصادية، حيث يمكن الاستفادة من جزوع الاشجار و اخشابها فى الصناعات المختلفة،حيث تدخل الاخشاب اليوم فى صناعة الاثاث المنزلي و اثاث المكاتب و الشركات كما تدخل فى الاقلام و الابواب بالاضافة الى اهميتها فى البناء و اِلاعمار. كما يمكن الاستفادة من الاشجار فى صناعة العديد من انواع الادوية اللتى تعالج مختلف الامراض حيث يتم صناعة الدواء و بيعه و تصديره حول العالم.﴾

یعنی درختوں کے متعدد اقتصادی فوائد ہیں۔ ان کی جڑوں سے اور لکڑیوں سے نفع اٹھایا جاتا ہے۔ گھروں، مکانوں اور فیکٹریوں کی تعمیرات میں اس کی لکڑیاں کام میں لائی جاتی ہیں۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر دروازے میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح مختلف قسم کی ادویات میں درختوں اور پودوں کے مفید اجزاء ملا کر دوائیاں تیار کی جاتی ہیں اور پوری دنیا میں سپلائی جاتی ہیں۔

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شجر کاری : ایک صدقۂ جاریہ

کرو مہربانی تم اہلِ زمیں پر!!

خدا مہرباں ہوگا عرشِ بریں پر

شجر کاری، ایک حکمِ شرعی، باعثِ اَجر و ثواب، ملک و ماحول کے لیے ذریعۂ تزئین و آرائش اور اپنے تمام تر مادی و روحانی فوائد کے ساتھ ''انسانیت کی ایک عظیم خدمت'' بھی ہے۔ پیڑ پودے لگانا بلاشبہ ایک مبارک عمل ہے، جس میں فائدہ ہی فائدہ ہے اور کسی بھی جہت سے نقصان نہیں۔ لہٰذا ہم زیادہ سے زیادہ ہرے بھرے درخت اور پیڑ پودے لگا کر انسانیت کی عظیم خدمت انجام دے سکتے ہیں۔ شجر کاری کے فوائد سے سبھی واقف ہیں۔ آج پوری دنیا میں درختوں کے کم ہونے پر تشویش ظاہر کی جارہی ہے اور کثیر تعداد میں درخت لگائے جانے کی بات کی جارہی ہے۔ اس کی وجہ اہلِ نظر سے پوشیدہ نہیں۔ اشجار جہاں انسان وحیوان کی مختلف ضرورتوں میں کام آتے ہیں، وہیں انسانی زندگی پر یہ مثبت اثرات بھی ڈالتے ہیں اور ماحولیاتی آلودگیوں سے ملک اور معاشرے کو بچاتے ہیں۔ مذہبِ اسلام نے بہت پہلے انسانوں کو خبردار کردیا تھا کہ سایہ دار اور پھل دار درختوں کو نہ کاٹا جائے۔ پیغمبر انسانیت، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم اس دنیا میں سراپا رحمت بن کر آئے تھے۔ آپ کے احکام وتعلیمات سراپا رحمت اور انسانیت کی فلاح و بہبود پر مشتمل ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ''شجر کاری'' کا حکم اس لیے دیا ہے کہ اس میں بیشمار فوائد ہیں اور یہ انسانیت کی بہت بڑی خدمت ہے۔ آج کے دور میں حفظانِ صحت اور ماحولیاتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آلودگی سے تحفظ کے لیے شجر کاری پہلے سے زیادہ اہم اور ضروری ہوگئی ہے۔ اگر ہم درخت لگائیں گے تو اس سے پوری انسانیت ہی نہیں بلکہ تمام ذی روح کو فائدہ پہنچے گا۔ درخت انسان کے قدیم دوست ہیں۔ یہ انسان کو سانس لینے کے لیے صاف و شفاف ہوائیں فراہم کرتے ہیں۔ زمینی اور فضائی آلودگیوں سے پراگندہ ہونے والی ہواؤں کے لیے فِلٹر کا کام کرتے ہیں۔ یہ اشجار ہمیں سایہ فراہم کرتے ہیں۔ سینکڑوں اقسام کے پھل اور پھول دیتے ہیں۔ قدرتی آفات سے ہمیں بچانے کے لیے ڈھال کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔ ہمارے مکان اور آبادیوں کو طوفان اور آندھیوں کی زد سے روکتے ہیں اور عمارتوں کو منہدم ہونے سے بچاتے ہیں۔ یہ درخت گلوبل وارمنگ یعنی درجۂ حرارت کی زیادتی (جو آپ پوری دنیا کے سروں پر عذاب بن کر مسلّط ہے) سے ہمیں نجات دیتے ہیں۔ زمین کو کٹائی سے بچاتے ہوئے اس کی زرخیزی بحال رکھنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ انسان کے ہمہ جہت فوائد کے علاوہ یہ پرندوں (جو کیڑوں سے فصلوں کی حفاظت کرتے ہیں) کا مسکن بنتے ہیں اور بارشوں کے نزول کا سبب بنتے ہیں، جن سے زمین کو پانی حاصل ہوتا ہے۔ درختوں سے یہ سارے فوائد اس وقت حاصل ہوتے ہیں، جب یہ زندہ رہتے ہیں اور جب یہ اپنی عمر طبعی کے سبب یا قصداً جلا دینے یا کاٹ دیے جانے کے سبب مر جاتے ہیں یا مرجھا جاتے ہیں، تو ان کی لکڑیاں سالہا سال تک انسانوں کے کام آتی ہیں۔ بہت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ایسے مہربان دوست اور قیمتی سرمایے کی جو قدر ہونی چاہیے، وہ آج ہم سے نہیں ہو پا رہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلیمِ شجر کاری کا واسطہ دے کر یہ فقیر عرض کرتا ہے کہ آج کم از کم ملک اور آبادی کا ہر فرد ایک درخت اور ایک پودا ضرور لگائے۔ اس وقت دنیا میں اربوں، کھربوں کی آبادیاں ہیں، اگر ہر فرد بشر کی جانب سے ایک ایک پودے لگا دیے جائیں تو پوری روئے زمین پر اربوں کھربوں کی تعداد میں پیڑ پودے وجود میں آجائیں گے اور اس کا فائدہ پوری انسانی برادری کو ملے گا اور یہ ملک و وطن اور انسانیت کی ایک بڑی خدمت کے ساتھ، بالخصوص مسلمانوں کے حق میں یہ عمل ''صدقۂ جاریہ'' ہوگا۔

السعی منی و الاتمام من اللہ تعالیٰ۔

شجر کاری: ایک صدقۂ جاریہ

گذشتہ صفحات میں شجر کاری اور کاشت کاری کی فضیلت کے بارے میں مختلف کتب احادیث سے یہ حدیث (**ما من مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا فیاکل منه انسان او طیر او بهیمة الا كانت له صدقة .**) گذر چکی ہے۔ یہ متفق علیہ حدیث ہے۔ امام بخاری و امام مسلم کے علاوہ امام احمد بن حنبل، امام نووی، علامہ ہیثمی، صاحب مشکوٰۃ علامہ خطیب تبریزی، امام سیوطی اور دیگر محدثین نے اس حدیث کو اپنی سندوں کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس حدیث مبارک میں ''شجر کاری'' کو ''صدقہ'' سے تعبیر کیا گیا ہے۔ شارحینِ حدیث نے اس کی مختلف توضیحات و تشریحات پیش کی ہیں، جیسا کہ ماقبل میں بیان ہو چکی ہیں۔ جب حدیث پاک سے یہ معلوم ہو گیا کہ ''شجر کاری'' صدقہ کے برابر عمل ہے اور صدقہ کے مثل اس میں اجر و ثواب ہے، تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ صدقہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضیلت سے متعلق کچھ احادیث نذرِ قارئین کی جائیں، تا کہ اس عمل میں انہیں رغبت اور شوق پیدا ہو اور خلوص وللّٰہیت کے ساتھ وہ شجر کاری کے کاموں میں حصّہ لیں۔ یہاں راقم الحروف کا مقصد دلائل کی روشنی میں ''شجر کاری'' جیسے نیک عمل کو محض صدقہ ہی نہیں، بلکہ ''صدقۂ جاریہ'' کی حیثیت سے پیش کرنا ہے۔ کیوں کہ شجر کاری بیک وقت صدقہ بھی ہے اور صدقۂ جاریہ بھی۔ اب یہاں سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ صدقہ کیا ہے؟ اس کی حقیقت و ماہیت کیا ہے؟ اور حدیث پاک میں جو کہا گیا ہے کہ:

﴿كل معروف صدقة.﴾

(ہر نیک کام اور ہر اچھی بات صدقہ ہے)

تو اس ''معروف'' سے کیا مراد ہے؟

سیّد السند حضرت علامہ میر محمد شریف جرجانی علیہ الرحمہ نے ''معروف'' کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی ہے:

﴿المعروف: هو كل ما يحسن في الشرع.﴾

یعنی معروف ہر وہ چیز ہے جو شرعاً محمود و مستحسن (اچھا) ہو۔

(کتاب التعریفات للجرجانی، ص: ۳۵۵، مکتبۂ فقیہ الامت، دیوبند)

اور بعض علماء نے شرع کے ساتھ عقل کی بھی قید لگائی ہے۔ یعنی جو شیٔ عقلاً و شرعاً محمود ہو، وہ معروف ہے۔

جیسا کہ امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

﴿المعروف: اسم لكل فعل يعرف بالعقل او الشرع حسنه.﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿والمنکر: ما ینکر بھما .قال اللہ تبارک وتعالیٰ: یا مرون بالمعروف و ینھون عن المنکر.﴾

(مفردات القرآن للاصفہانی،ص:۵۶۰،دارالکتاب العربی؛ بیروت)

یعنی جس چیز کا حسن اور اچھائی عقل و شرع سے معلوم ہو، وہ ''معروف'' ہےاورعقلاً وشرعاً جو چیز معیوب اور ناپسندیدہ ہو،وہ ''منکر'' ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایاہے:

﴿یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر.﴾

(یعنی وہ اچھی باتوں کاحکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں)

صدقہ سے متعلق بخاری شریف، کتاب الادب، حدیث: ۶۰۲۱، مطبوعہ: دارابن کثیر، بیروت میں مذکور یہ حدیث (کل معروف صدقة) بڑی وسعت و جامعیت کی حامل ہے،جس کی روشنی میں پوری ایک کتاب لکھی جاسکتی ہے۔ کیوں کہ معروف (نیک اعمال و افعال) کے انواع و اقسام کثیر ہیں اور ہرایک نوع میں تفصیلی کلام کی گنجائش موجود ہے۔

بہرکیف! تفصیلات سے گریز کرتے ہوئے موضوع کی مناسبت سے ہم یہاں پہلے ''فضائلِ صدقہ'' پر مشتمل چنداحادیث بیان کرتے ہیں۔ اس کے بعداصل موضوع کی طرف بڑھتے ہیں۔

فضائل صدقات:

(۱) عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللہِ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: كُلُّ سُلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ، يَعْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ.رَوَاهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْبُخَارِیُّ.

(جامع الصحیح للبخاری، کتاب الصلح، باب فضل الاِ صلاح بین الناس والعدل بینھم ۲/۹۶۴؛ حدیث: ۱۲۵۶۰، دار ابن کثیر، بیروت)

یہ حدیث ''کتاب الاربعین للنووی'' اور'' مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی''میں بھی ہے۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر روز جس میں سورج طلوع ہوتا ہے لوگوں کے لیے اپنے ہر جوڑ کا صدقہ دینا ضروری ہو جاتا ہے اور جو لوگوں کے درمیان عدل کرتا ہے تو اس کا یہ عمل بھی صدقہ ہے۔

(۲) عَنْ أَبِی مُوسَی الأَشْعَرِیّ قَالَ: قَالَ النّبِیُّ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ. قَالُوا: فَإِنْ لَمْ یَجِدْ؟ قَالَ: فَیَعْمَلُ بِیَدَیْهِ فَیَنْفَعُ نَفْسَهُ وَیَتَصَدّقُ. قَالُوا: فَإِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ یَفْعَلْ؟ قَالَ: فَیُعِینُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوف. قَالُوْا: فَإِنْ لَمْ یَفْعَلْ؟ قَالَ: فَلْیَأْمُرْ بِالْخَیْرِ. أَوْ قَالَ: بِالْمَعْرُوفِ. قَالَ: فَإِنْ لَمْ یَفْعَلْ؟ قَالَ: فَیُمْسِکُ عَنِ الشّرِّ فَإِنّهُ لَهُ صَدَقَةٌ. مُتّفَقٌ عَلَیْهِ.

(صحیح البخاری، کتاب الأدب، باب ''کل معروف صدقۃ'' حدیث :۲۲۴۱، دار الکتاب العربی، بیروت)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ہر مسلمان کے لیے صدقہ ضروری ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی شخص اِس کی اِستطاعت نہ رکھے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے ہاتھوں سے کام کرے، جس سے اپنی ذات کو فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ لوگوں نے عرض کیا: اگر اس کی طاقت بھی نہ ہو یا ایسا نہ کر سکے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ضرورت مند اور محتاج کی مدد کرے۔ لوگ عرض گزار ہوئے: اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے چاہیے کہ خیر کا حکم کرے یا فرمایا کہ نیکی کا حکم دے۔ لوگوں نے پھر عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کر سکے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ برائی سے رکا رہے کیوں کہ یہی اس کے لیے صدقہ ہے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

(۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی الله عنهما قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه و آله وسلم، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، تُوبُوْا إِلَى اللّٰهِ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا، وَبَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ أَنْ تُشْغَلُوْا، وَصِلُوا الَّذِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهُ وَكَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، تُرْزَقُوْا، وَتُنْصَرُوْا، وَتُجْبَرُوْا.

(سنن ابن ماجہ، کتاب إقامة الصلاة، باب فی فرض الجمعة، ۳۴۳/۱، حدیث:۱۰۸۱؛ بیروت)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ کی بارگاہ میں توبہ کر لو، اور (موت کی سختی میں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشغول کر دیے جانے سے پہلے اعمال صالحہ میں جلدی کر لو۔ کثرتِ ذکر سے اپنے اور اپنے رب کے درمیان تعلق پیدا کرو۔ اسی طرح ظاہر و باہر اور پوشیدہ طور پر صدقہ کرو تو تمھیں رزق بھی دیا جائے گا اور تمہاری مدد بھی کی جائے گی۔

(۴) عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه و آله وسلم: إِنَّ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ تَزِيدُ فِي الْعُمُرِ، وَتَمْنَعُ مِيتَةَ السُّوءِ، وَيُذْهِبُ اللهُ بِهَا الْكِبْرَ وَالْفَخْرَ .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

(المعجم الکبیر الطبرانی، ۲۲/۱۷؛ حدیث: ۳۱، بیروت)

کثیر بن عبداللہ المزنی اپنے والد گرامی کے واسطہ سے اپنے جد امجد (حضرت عمرو بن عوف) سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کا صدقہ عمر میں اضافہ کرتا ہے، بری موت کو روکتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے تکبر و فخر کو ختم کر دیتے ہیں۔ اِس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(۵) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رضى الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه و آله وسلم: اَلصَّدَقَةُ تَسُدُّ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ السُّوءِ .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

(المعجم الکبیر الطبرانی، ؟ ۲۷۴/۴؛ حدیث: ۴۴۰۲، بیروت)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صدقہ برائی اور بدبختی کے ستر دروازے بند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دیتا ہے۔

اس حدیث کو امام طبرنی نے روایت کیا ہے۔

(٦) عَنْ عُقْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: إِنّ الصّدَقَةَ لَتُطْفِیُ عَنْ أَھْلِھَا حَرّ الْقُبُوْرِ، وَإِنّمَا یَسْتَظِلّ الْمُؤْمِنُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِی ظِلِّ صَدَقَتِهِ. رَوَاهُ الطّبَرَانِیّ.

(المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸۶/۱۷، حدیث: ۷۸۷، بیروت)

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صدقہ اہلِ قبور سے گرمی کو ختم کرتا ہے اور مومن قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سائے تلے ہوگا۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

اسی طرح مشکوٰۃ شریف کی حدیث میں ہر تسبیح وتحمید اور تہلیل کو صدقہ بتایا گیا ہے، اسی طرح امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے علاوہ اپنی اہلیہ سے ہمبستری کو بھی صدقہ کہا گیا ہے، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ صدقہ کا باب بڑا متنوع اور وسیع ہے اور اس میں ہر کارِ خیر سما سکتا ہے۔

مشکوٰۃ شریف کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

﴿ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةً، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ، وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ، وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟، قَالَ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وِزْرٌ، فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ.﴾

(مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی، حدیث:۱۸۹۸، ص:۵۹۴، المکتب الاسلامی، بیروت)

اللہ عز وجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا وخوشنودی کے لیے ہر نیک کام سرانجام دینا صدقہ ہے۔ لیکن آج کل اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا صدقہ کے لیے زیادہ مشہور ہو گیا ہے۔

صدقہ کی تین معروف قسمیں ہیں :

فرض:

صاحب نصاب پر زکوٰۃ اور زمین میں فصل کی پیداوار پر عشر فرض ہیں۔

واجب:

نذر، صدقۂ فطر اور قربانی وغیرہ۔

نفل:

عام خیرات وصدقات جو کوئی بھی مسلمان رسول کی رضا کی خاطر مال خرچ کرے یا کوئی بھی نیک کام کرے، وہ سب نفل صدقات میں شامل ہیں۔

خلاصۂ کلام یہ کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو مال بھی خرچ کیا جائے یا جو نیک کام بھی اخلاص کے ساتھ کیا جائے، وہ صدقہ ہے۔ اصطلاحِ شرع میں صدقہ کی یہی تعریف ہے۔ مساجد اور دینی مدارس و مکاتب کی تعمیر میں دامے، درمے، قدمے، سخنے کسی بھی جہت سے حصہ لینا، ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کرنا، غرباء ومساکین کی مدد کرنا، بھوکوں کو کھانا کھلانا، لباس سے محروم افراد کو کپڑے پہنانا، یتیموں، بیواؤں اور معذوروں کا تعاون کرنا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دینا، بری باتوں سے روکنا، یہ سارے نیک اعمال صدقہ کے زمرے میں آتے ہیں۔

صدقۂ جاریہ کا مفہوم:

صدقات کی ایک قسم ''صدقۂ جاریہ'' بھی ہے۔ ہر صدقہ، صدقۂ جاریہ نہیں ہوتا، لیکن ہر صدقۂ جاریہ، صدقہ ضرور ہوتا ہے۔ جو آدمی کے مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے، مثلاً: کسی جگہ پانی کی قلت تھی، وہاں کنواں کھودوا دیا، مسافروں کے لیے مسافر خانہ بنوا دیا، کوئی مسجد بنوادی یا کچھ رقم مسجد کی تعمیر میں دے دیا، یا کوئی دینی مدرسہ بنادیا یا کسی دینی مدرسہ میں پڑھنے والوں کی خوراک، پوشاک اور کتابوں کا انتظام کردیا، یا کسی مدرسہ کے بچّوں کو قرآن مجید کے نسخے خرید کر دے دیا یا اہلِ علم کو ان کی ضروریات کی دینی کتابیں لے کر دے دیں وغیرہ وغیرہ۔ جب تک ان چیزوں کا فیض جاری رہے گا، اس شخص کو مرنے کے بعد بھی اس کا ثواب ملتا رہے گا اور اس کا فائدہ پہنچتا رہے گا اور یہی ''صدقۂ جاریہ'' ہے۔

صدقۂ جاریہ کے بارے میں مندرجہ ذیل حدیث بہت مشہور ہے، جسے اکثر محدثین نے اپنی کتب میں نقل فرمائی ہے۔

﴿عن أبی هريرة قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: إذا مات الانسان انقطع عنه عمله إلا من ثلاثة: صدقة جارية، أو علم ينتفع به، أو ولد صالح يدعو له.﴾

(مشکوٰۃ المصابیح للتبریزی، کتاب العلم، حدیث: ۲۰۳، ص: ۷۱، المکتب الاسلامی، بیروت)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب انسان فوت ہوجاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہوجاتے ہیں، لیکن تین عمل منقطع نہیں ہوتے (یعنی مرنے کے بعد مردے کو اس کا ثواب ملتا رہتا ہے)، اول: صدقۂ جاریہ، دوم: علمِ نافع سوم: اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہتی ہے۔

اس حدیث میں خصوصیت کے ساتھ تین اعمال صالحہ ایسے شمار کرائے گئے ہیں، جن کا اجر وثواب قیامت تک ان کے عامل کو ملتا رہے گا۔ **الدنیا مزرعة الآخرة.** دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ ہم یہاں عمل کی جیسی بیج بوئیں گے، آخرت میں فصل بھی ویسی ہی کاٹیں گے۔ دنیا کی کھیتی میں اعمالِ صالحہ وافعالِ حسنہ بونے کا ثمرہ اجر وثواب کی شکل میں ملے گا اور اعمالِ قبیحہ کا نتیجہ وخمیازہ آخرت میں عتاب وعذاب کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ الامان و الحفیظ! اللہ تعالیٰ اپنے حبیب جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہمیں دنیا میں نیک اعمال کرنے اور برے افعال سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدقۂ جاریہ کے حوالے سے مذکورہ حدیث کے علاوہ ایک اور حدیث میں سات چیزوں کا ذکر ہوا ہے اور اس میں بتایا گیا ہے کہ بندہ اس دنیا سے چلا جاتا ہے اور قبر میں رہتا ہے، لیکن اس کو ان اعمال کا ثواب قیامت تک پہنچتا رہتا ہے۔ اس حدیث میں جن "اعمالِ سبعہ" کو صدقۂ جاریہ بتایا گیا ہے، ان میں سے ایک "شجر کاری" یعنی درخت اور پودے لگانا بھی ہے، جس سے یہ مسئلہ روزِ روشن کی طرح ظاہر ہوجاتا ہے کہ "شجر کاری"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محض صدقہ ہی نہیں بلکہ ایک صدقۂ جاریہ ہے۔

حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

﴿عن أنس بن مالک رضی اللہ عنہ قال أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: سبع یجری للعبد أجرھن وھو فی قبرہ بعد موتہ: من عَلّم علماً، أو کریٰ نھراً، أو حفر بئراً، أو غرس نخلاً، أو بنی مسجداً، أو ورّث مصحفاً، أو ترک ولداً یستغفر لہ بعد موتہ.﴾

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب العلم، ۱/۱۶۸، دار الکتاب العربی، بیروت)

"صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ، حدیث: ۳۶۰۲، المکتب الاسلامی، بیروت" میں بھی یہ حدیث موجود ہے، لیکن اس میں "او کریٰ نھرا" کے بجائے "او اجریٰ نھرا" کے الفاظ آئے ہیں۔

ترجمہ: سات اعمال ایسے ہیں جن کا اجر وثواب بندے کو مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے، حالاں کہ وہ قبر میں رہتا ہے۔

اول: جس نے علم سکھایا، دوم: یا نہریں کھدوائی، سوم: یا کنواں کھودوایا، چہارم: یا کوئی درخت لگایا، پنجم: یا کوئی مسجد تعمیر کی، ششم: یا قرآن شریف ترکے میں چھوڑا، ہفتم: یا ایسا فرزند چھوڑ کر دنیا سے گیا جو مرنے کے بعد اس کے لیے دعائے مغفرت کرے۔ اسی طرح شجر کاری سے متعلق ریاض الصالحین کی حدیث میں "کان لہ صدقۃ الی یوم القیامۃ" کے الفاظ آئے ہیں، جس سے مذکورہ حدیث کی تائید ہوتی ہے اور اس حقیقت کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ "شجر کاری" ایک صدقۂ جاریہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت امام نووی علیہ الرحمہ ریاض الصالحین میں حدیث نقل فرماتے ہیں:

﴿مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْساً إلَّا كان مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً، وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَه صدقةً، وَلَا يرزؤه أَحَدٌ إلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةً. رواه مسلم.﴾

﴿وفي رواية لَهُ: فَلا يغرِس الْمُسْلِم غرْساً، فيأْكُلَ مِنْهُ إِنسانٌ وَلَا دابةٌ وَلَا طَيرٌ إلَّا كانَ لَهُ صدقةً إِلَى يَوْمِ الْقِيَامة.﴾

(ریاض الصالحین حدیث: ۱۳۷، ص: ۱۰۲؛ المکتب الاسلامی، بیروت)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان کوئی پودا اُگاتا ہے تو اس درخت میں سے جو کچھ کھایا جائے وہ اس کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے اور جو کچھ اس سے چوری ہو جائے، وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہو جاتا ہے۔ اور حضرت امام مسلم سے ایک روایت بھی ہے کہ اور جو کچھ اس سے درندے یا پرندے کھالیں وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے اور جو شخص اس سے کچھ کم کرے گا، وہ اس کے حق میں صدقہ ہے۔

اس حدیث کے تحت حضرت ملّا علی قاری حنفی علیہ الرحمہ تحریر کرتے ہیں:

”وفي رواية لمسلم عن جابر: و ما سرق منه له صدقة“ اى يحصل له مثل ثواب تصدق المسروق، والحاصل انه باى سبب يوكل مال المسلم، يحصل له الثواب وفيه تسلية له بالصبر على نقصان المال، فان اجره بغير حساب .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الزکوٰۃ: ۳۴۸/۴؛ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

یعنی لگائے گئے درخت اور پودے سے کچھ پھل، میوے یا کھیت سے تھوڑا بہت اناج چوری ہو جائے تو مالک کو مالِ مسروق کے صدقہ کے مثل ثواب ملے گا۔ حاصلِ کلام یہ کہ مسلم کا کا مال خواہ کسی بھی جہت سے کھا لیا جائے، اسے بہر حال اس کا ثواب ضرور ملے گا اور اس حدیث میں مال کے ضائع ہونے پر ایک طرح سے صبر کی تعلیم اور تسلی دی گئی ہے۔

زراعت اور کاشت کاری کی فضیلت سے متعلق یہ حدیث (مامن مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا) مشکوٰۃ شریف میں بھی ہے۔

حضرت علامہ طیبی علیہ الرحمہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

﴿بای سبب یوکل مال الرجل یحصل له الثواب . اقول: نکر مسلما واوقعه فی سیاق النفی وزاد من "الاستغراقیه " وخص الغرس والزرع وعم الحیوان، لیدل علی الکنایة الایمائیة علی ان ای مسلم کان سواء حرا او عبدا، مطیعا او عاصیا، یعمل ای عمل من المباح، ینتفع بما عمله ای حیوان کان، یرجع نفعه الیه ویثاب علیه .روی ان رجلا مر بابی الدرداء وهو یغرس جوزة، فقال: اتغرس هذه وانت شیخ کبیر، تموت غدا او بعد غدا وهذه لا تطعم الا فی کذا وکذا عاما، فقال: و ما علی ان یکون لی اجرها ویاکل منها غیری.﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(شرح الطیبی لمشکوٰۃ المصابیح، ص: ۱۵۴۶ - ۱۵۴۷؛ مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز، مکۃ المکرّمۃ)

ترجمہ: مسلم کا مال چاہے جس جہت سے کھایا جائے، اسے اس کا ثواب ملے گا۔ میں کہتا ہوں: اس حدیث (مامن مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا) میں لفظ مسلم تحتِ نفی واقع ہے اور حرف ''من'' استغراقی ہے۔ غرس اور زرع کو خاص اور حیوان کو عام کیا گیا، تاکہ کنایۂ ایمائی پر دلالت کرے۔ یعنی مسلم چاہے آزاد ہو یا غلام، فرماں بردار ہو یا گنہگار اگر وہ کسی بھی نوعیت کا نیک عمل کرے اور اس سے کوئی بھی جاندار (انسان، جانور، پرندے) فائدہ اٹھائے تو اس کا ثواب اسے ضرور ملے گا اور اجر کا مستحق ٹھہرے گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص صحابی رسول حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزرے۔ دیکھا کہ وہ پودے لگا رہے تھے۔ اس شخص نے کہا: آپ کافی ضعیف ہو چکے ہیں اور پودا لگا رہے ہیں! حالاں کہ آپ عنقریب دنیا سے رخصت ہو جائیں گے اور اس درخت سے کوئی اور پھل کھائے گا۔ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں پودے اس لیے لگا رہا ہوں، تاکہ دوسرے افراد اس سے فائدہ اٹھائیں اور مجھے اس کا اجر و ثواب ملے۔

☆☆☆

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں زراعت اور کاشت کاری کا حکم:

زراعت: یعنی کاشت کاری دراصل شجر کاری ہی کی ایک شکل ہے۔ شجر کاری کا اصل مقصد درختوں اور پودوں کے حصول کے ساتھ پھلوں، پھولوں کی افزائش اور ملک و ماحول کی تزئین و آرائش ہے۔

لیکن کاشت کاری کا مقصدِ وحید اناج، گندم، چاول اور دیگر سبزیوں کا حصول ہوا کرتا ہے، تاکہ انسان و حیوان کو زندہ رہنے کے لیے بنیادی غذا اور اناج فراہم ہو سکے۔ شجر کاری کے نتیجے میں حاصل ہونے والے محاصل و منافع پر انحصار کر کے اور صرف پھل فروٹ اور میوہ جات کھا کر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ پھل اور میوے اگرچہ توانائیوں سے بھرپور غذائیں ہیں اور انسان کو ان کی سخت ضرورت ہے۔ لیکن زندگی گذارنے کے لیے صرف یہی ناکافی ہیں۔

ہماری اصل غذائیں اناج، گندم، چاول اور سبزیاں ہیں، جنہیں ہم اپنی روزمرہ زندگی میں استعمال کرتے ہیں اور انہیں کھا کر زندہ رہتے ہیں اور یہ چیزیں ہمیں صرف اور صرف (زراعت) کاشت کاری کے ذریعے حاصل ہوتی ہیں۔ گویا شجر کاری کی حیثیت ضمنی اور کاشت کاری کی حیثیت اصلی اور بنیادی ہے۔

قرآن و حدیث میں شجر کاری کے ساتھ کاشت کاری کا بھی ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مقدس میں اپنی جن نعمتوں کا ذکر کر کے بندوں پر احسان جتایا ہے، زراعت ان میں سے ایک ہے۔

ارشاد ربّانی ہے:

﴿فَلْيَنظُرِ الْإِنسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ (۲۴) أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲۵) ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا (۲۶) فَأَنبَتْنَا فِيهَا حَبًّا (۲۷) وَعِنَبًا وَقَضْبًا (۲۸) وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا (۲۹) وَحَدَائِقَ غُلْبًا (۳۰) وَفَاكِهَةً وَأَبًّا (۳۱) مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ (۳۲).﴾

(القرآن، سورہ عبس؛ آیت:۲۴-۳۲)

ترجمہ: تو انسان اپنی غذا کی طرف دیکھے۔ ہم پہلے زمین پر پانی برساتے ہیں، پھر اس کی سطح چاک کرتے ہیں اور اس میں طرح طرح کی فصلیں اُگاتے ہیں۔ اناج کے دانے، انگور کی بیلیں، سبز ترکاری (سبزیاں) زیتون، کھجور کے خوشے، درختوں کے جھنڈ، قسم قسم کے میوے، نوع بنوع چارے (جانوروں کے لیے) اور یہ سب (یعنی یہ ساری نعمتیں) تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدے کے لیے ہیں۔

قرآن کریم کی ''سورۃ الاعلیٰ'' آیت نمبر (۴) میں بھی زراعت کی طرف اشارا کیا گیا ہے۔ چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿سبح اسم ربک الاعلیٰ .الذی خلق فسویٰ . والذی قدر فهدیٰ .والذی اخرج المرعیٰ.﴾

یعنی اپنے بلند اور اعلیٰ رب کے نام کی پاکی بیان کرو، جس نے انسان کو احسن طریقے پر پیدا کیا۔ تقدیر کی تخلیق کی اور انسان کو ہدایت بخشی اور اس نے انسان اور جانور کے لیے چراگاہ (جائے غذا) پیدا کیا۔

ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے مفسّرِ جلیل، حافظ الاحادیث حضرت علامہ ابن کثیر علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں:

﴿وقال قتادہ: ان نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کان اذا قراھا، قال: سبحان ربی الاعلیٰ .وقولہ:" الذی خلق فسویٰ " ای: خلق الخلیقۃ و سوّیٰ کل مخلوق فی احسن الھیئات .وقولہ: " الذی قدر فھدیٰ "، قال مجاھد: ھدی الانسان للشقاوۃ و السعادۃ وھدی الانعام لمراتعھا.

وقولہ:" والذی اخرج المرعیٰ " ای من جمیع صنوف النباتات و الزروع.

(تفسیر ابن کثیر، جلد:۱۴،ص:۳۲۲؛مؤسسہ قرطبہ، بیروت)

آخرالذکر آیت:''والذی اخرج المرعیٰ'' کی تفسیر کا مفہوم و ترجمہ یہ ہے کہ اللہ نے انسان وحیوان کے فائدے کے لیے زمین سے ہر قسم کے نبات، سبزے اور کھیتیاں اگائیں۔

شجر کاری و کاشت کاری گویا لازم وملزوم ہیں۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں جہاں شجر کاری کا حکم دیا گیا ہے، وہاں ساتھ میں کاشت کاری کا حکم بھی موجود ہے۔ گذشتہ صفحات میں شجر کاری کی فضیلت سے متعلق احادیث بیان ہو چکی ہیں۔

یہاں بخاری شریف سے زراعت اور کاشت کاری سے متعلق دو حدیث نقل کی جاتی ہے۔

(۲) ما من مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا، فیاکل منہ طیر او انسان اور بھیمۃ الا کان لہ صدقۃ .

(بخاری شریف، کتاب المزارعۃ، حدیث: ۲۳۲۰؛ دار الافکار الدولیہ، ریاض)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: جو کوئی مسلم کوئی پودا لگائے یا کھیتی کرے اور ان میں سے کوئی پرندہ، انسان یا جانور کھالے، وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

(۳) من کانت له ارض فلیزرعها او لیمنحها اخاه.

(بخاری شریف، کتاب المزارعت، حدیث: ۲۳۴۱، ریاض)

ترجمہ: جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی کرے یا پھر اپنے بھائی کو کھیتی کے لیے دے۔

حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ نے آخر الذکر حدیث جس باب کے تحت نقل فرمائی ہے، اس کا عنوان "**باب ما کان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یواسی (یواصی) بعضهم بعضا فی الزراعة والثمرة**" رکھا ہے۔ اس سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین ایک دوسرے کو زراعت اور کاشت کاری کی تلقین کیا کرتے تھے اور حقیقت بھی یہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تاریخ میں زمانۂ رسالت، دور صحابہ و تابعین اور سلطنت بنی امیہ و بنو عباس میں زراعت کی ایک مضبوط اور مستحکم روایت دیکھنے کو ملتی ہے۔ مذہبِ اسلام جو ایک کامل و مکمل دین ہے اور اس کے دستور میں زندگی و بندگی سے متعلق ہر قسم کی دفعات موجود ہیں، پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ اس میں زراعت اور کاشت کاری کے بارے میں احکام و تفصیلات موجود نہ ہوں۔ حدیث و فقہ کی امہات کتب میں زراعت کے احکام و اصول اور اس کی جزئیات تفصیل سے مرقوم ہیں۔

زراعت کی تاریخ بہت پرانی ہے۔

حضرت آدم و حضرت حوا علیہما السلام کو جنت میں حکم دیا گیا تھا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”ولا تقربا هذه الشجرة.“ یعنی اس درخت کے قریب نہ جانا۔ لیکن جب وہ اس درخت کے قریب گئے اور اس سے پھل کھا لیے تو بارگاہِ الٰہی سے دنیا میں نزول کرنے کا حکم صادر ہوا اور جب آپ روئے زمین پر تشریف لائے تو گذر بسر اور اپنی اولاد کی تعلیم کے لیے زراعت یعنی کاشت کاری یا بلفظ دیگر ”کھیتی باڑی“ کے کاموں میں لگ گئے۔ اس کے بعد زراعت کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے، وہ آج تک جاری ہے۔ بلا شبہہ زراعت کی بڑی فضیلت و اہمیت ہے۔ اگر زراعت نہ کی جائے تو غلّہ کی پیداوار نہ ہو سکے اور انسان و حیوانات کا جینا دشوار ہو جائے۔ اسی لیے قرآن کریم میں زراعت کے ذکر کے ساتھ حدیث میں اس کا حکم آیا ہے:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ءَ أَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ“

(القرآن، سورۃ الواقعہ، آیت: ۶۳، ۶۴، پ: ۲۷)

ترجمہ: بھلا بتاؤ تو جو بیج تم بوتے ہو تو اس سے کھیتی تم اگاتے ہو یا ہم اگانے والے ہیں۔

ایک جگہ اور ارشاد ہوتا ہے:

”وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ“

(القرآن: سورۃ الاعراف، آیت: ۱۰)

یعنی ہم نے تمہیں زمین میں اختیار دیا اور تمہارے لیے اس میں سامانِ معیشت بنایا۔ مگر تم لوگ کم ہی شکر ادا کرتے ہو۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

زمین سے منسوب معیشت میں زراعت سب سے پہلا طریقۂ معیشت ہے جو اللہ نے انسان کو عطا فرمایا ہے اور زمین اللہ ربّ العزت کا انسان پر ایک ایسا عطیہ ہے جس سے بنی نوع انسان کے دو بنیادی اغراض وابستہ ہیں۔ اول: کاشتکاری یا زراعت اور دوم: رہائش یا سکونت۔

شجر کاری اور بالخصوص اسلامی نظامِ زراعت کی وسعت و ہمہ گیری پر روشنی ڈالتے ہوئے جناب نصرت علی اثیر لکھتے ہیں:

بعثتِ نبوی سے پہلے زراعت کمین کاروں اور غلاموں کا وظیفۂ زندگی سمجھا جاتا تھا۔ تمام زمین دار اور جاگیر دار زرعی مشاغل سے گریز پا اور آزاد تھے۔ ان کی جاگیریں اور زمینیں غریب کاشت کاروں اور غلاموں کے حوالے تھیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غریب کاشت کاروں کی جان کاہ محنت اور زمین داروں کے حقوق و فرائض کو پیش نظر رکھتے ہوئے دورِ مدنی میں ''نظامِ زراعت'' میں مروّج مظالم کو ختم کر کے ایک ''منصفانہ زرعی نظام'' کی داغ بیل ڈالی۔

مملکتِ زمین، مزارعت، مساقات اور زرعی لگانوں میں انقلابی تبدیلیاں کیں، جس سے ہر طبقۂ فکر میں پیشۂ زراعت کی قدر و قیمت اور عظمت بایں طور اجاگر ہوئی کہ زراعت ہی افضل و اعلیٰ پیشہ سمجھا جانے لگا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ''وادیِ جرف'' میں کاشتکاری نے اس پیشہ کی عظمت میں چار چاند لگا دیے۔ قرآن حکیم میں زرعی مظاہر، خداوند قدوس کی قدرت کاملہ اور شانِ ربوبیت کے لیے بطورِ دلیل بیان کیے گئے ہیں۔ قرآن و حدیث کی تعلیمات نے ''کاشت کاری'' اور ''شجر کاری'' کے پیشے کو دین و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دنیا کا سب سے اہم، منافع بخش اور باوقار کاروبار بنا دیا۔

(اسلام کا قانون اراضی، صفحہ: ۴۹؛ مرکزِ تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری، لاہور)

زراعت یعنی کاشت کاری اور کھیتی باڑی کی اسی اہمیت وضرورت کے پیشِ نظر امام عبدالرحمٰن الجزری نے پیشۂ زراعت کو ''فرضِ کفایہ'' قرار دیا ہے۔

چناں چہ انہوں نے لکھا ہے:

﴿اما الزرع فی ذاته سواء كان مشاركة او لا، فهو فرض كفاية﴾

(الفقہ علی المذاھب الاربعہ،۱۲/۳، مطبوعہ بیروت)

یعنی زراعت، فرض کفایہ ہے، چاہے مشترک طور پر ہو یا انفرادی، کیوں کہ انسان اور حیوان سب اس کے محتاج ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

صنعت اور ملکی سیاست کے ساتھ زراعت بھی ضروری ہے۔ اگر لوگ زیادہ تعداد میں صنعت و سیاست میں مشغول ہو جائیں اور زراعت و گلّہ بانی میں کم مشغول ہوں تو ان کے احوال بگڑ جائیں گے اور امت مسلمہ حرج وضرر میں مبتلا ہو جائے گی۔

﴿فانهم ان كان اكثرهم مكتسبين بالصناعات و السياسة البلدة والقليل منهم مكتسبين بالرعي و والزراعة، فسد حالهم في الدنيا﴾

(حجۃ اللہ البالغہ،۲/۱۰۵، دارالجیل، بیروت)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت آدم و حضرت ابراہیم علیہما السلام کے علاوہ خود ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زراعت اور کاشت کرنا ثابت ہے۔ ہمارے نبی علیہ السلام نے بعض دفع زراعت میں عملاً حصہ لیا اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اس کی تعلیم دی۔

اس حوالے چند احادیث ملاحظہ کریں:

"احدثک عن آدم انه کان حراثا."

(المستدرک للحاکم، ۶۵۲/۲؛ حدیث:۴۱۶۵؛ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

ترجمہ: میں تمہیں بتاتا ہوں کہ حضرت آدم کھیتی باڑی کا کام کیا کرتے تھے۔

اسی مستدرک للحاکم کی حدیث ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کاشت کاری کیا کرتے تھے۔

"واحدثکم عن ابراهیم انه کان عبدا زراعا."

(ایضاً؛ حدیث:۴۱۶۵)

المحیط للسرخسی میں ہے:

"ازدرع رسول الله صلی الله علیه وسلم بالجرف"

یعنی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے "وادیِ جرف" میں زراعت فرمائی۔

(المحیط للسرخسی، ۲۳/۲)

السنن الکبریٰ للبیہقی میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو خیبر کا علاقہ اس شرط پر زراعت اور کاشت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کاری کے لیے دیا کہ وہ اس کی مجموعی فَصَل کا نصف حصّہ مسلمانوں کو دیں۔

﴿عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اعطیٰ خیبر الیھود علی ان یعملوھا و یزرعوھا ولھم شطر ما یخرج مخرج منھا﴾

(السنن الکبریٰ للبیہقی ،۱۹۱/۶؛ حدیث: ۱۱۶۳۰؛ دارالکتب العلمیہ ، بیروت)

صحابۂ کرام میں بہیتر ے افراد زراعت، کاشت کاری اور شجر کاری کے کام کیا کرتے تھے۔ سیرت اور تاریخ کی کتابوں میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باغ اور ان کی شجر کاری و کاشت کاری کا ذکر ملتا ہے۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے آپ ایک یہودی کے کھجور کے باغ میں کام کیا کرتے تھے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شرط و معاہدہ کے تحت اس یہودی کے باغ میں خود کھجور کے درخت لائے اور سلمان فارسی کو اس یہودی کی غلامی سے آزاد کرایا۔

حدیث پاک میں جو اہل ایمان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ زمین کی وسعتوں اور پہنائیوں میں رزق تلاش کریں، تو اس سے یہی زراعت اور کاشت کاری مراد ہے۔ کیوں کہ زمین کی پہنائیوں اور گہرائیوں میں اناج اور فصل کی شکل میں ہی انسان کو رزق میسر ہوتا ہے۔

حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

”اطلبوا الرزق من خبایا الارض“

(مجمع الزوائد،۶۳/۴؛ دارالکتاب العربی: بیروت)

شیخ ابن باز نے زراعت اور شجر کاری کے حوالے سے بڑا عمدہ تجزیہ کیا ہے اور لکھا ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿ ینبغی للمؤمن أن تکون له همة عالیة وأن یستکثر من الخیرات والأعمال الصالحات، وأن لا یرغب بالأقل بل یجتهد فی الاستکثار من الخیرات ومسارعة إلی الطاعات؛ لأن ذلک یزید فی ثوابه وأجره ورفعة درجاته؛ فینبغی له الاستکثار من کل خیر؛ ولهذا بین النبی ﷺ للأمة هذا المعنی وأرشدهم إلی أسباب الخیر حتی لا یضعفوا ویکسلوا .ومن ذلک قوله ﷺ: ما من مسلم یغرس غرسًا أو یزرع زرعًا فتأکل منه دابة أو طیر أو إنسان إلا کان له صدقة. وفی اللفظ الآخر: فیرزأ بشیء أو یسرق منه شيء إلا کان له صدقة .فینبغی للمؤمن أن تکون له همة عالیة ونیة طیبة فی کل أعماله؛ زراعة، غراسة، سقی ماء أی شیء ینفع الناس تکون له فیه نیة صالحة یرجو فیها ثواب الله؛ کالزرع والغرس وإیجاد مصانع الماء للناس ومحل ورد للناس وتسهیل الطریق وإزالة الأذی من الطرق إلی غیر هذا من وجوه الخیر ﴾

شجر کاری کے دنیاوی مصالح اور دینی منافع :

اسلام دین فطرت ہے۔اس کی تعلیمات انسانی فطرت کے عین مطابق ہیں۔اس کے قوانین واحکام اور ارشادات وفرامین میں بیشمار حکمتیں اور مصلحتیں پوشیدہ ہیں۔موجودہ سائنسی تحقیقات، اسلامی احکام وقوانین اور ان کی تہوں میں پوشیدہ رموز واسرار کو آئے دن دنیا کے سامنے پیش کر رہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، جس کے نتیجے میں اہل مغرب اسلام کا بغور مطالعہ کر کے اس کی ابدی صداقتوں پر ایمان لانے کے ساتھ حلقہ بگوشِ اسلام بھی ہو رہے ہیں۔ ''علم مقاصدِ شریعت'' باضابطہ ایک مستقل فن ہے، جس میں اسلامی تعلیمات کے مالہ وما علیہ اور شرعی احکام کی تفتیش کی جاتی ہے اور کسی بھی امرِ دینی اور حکمِ شرعی سے متعلق اس کے دنیوی مصالح اور اخروی منافع تلاش کیے جاتے ہیں۔

عصر حاضر کے مایہ ناز عالم اور ماہرِ مقاصدِ شریعت جناب شیخ نور الدین الخادمی نے اس علم کی جامع ترین تعریف ان الفاظ میں بیان کی ہے:

﴿المقاصد هي المعاني الملحوظة في ا لأحكام الشرعية و المترتبة عليها سواء أكانت تلك المعاني حكما جزئية أم مصالح كلية أم سِمات إجمالية وهي تتجمع ضمن هدف واحد، هو تقرير عبودية الله و مصلحة الإنسان في الدارين﴾

(الاجتہاد المقاصدی حجیتہ، ضوابطہ، مجالاتہ۔ ج:۱۔ص:۵۲)

یعنی مقاصد شریعت سے مراد وہ اَہداف ہیں جو شرعی اَحکام میں ملحوظ رکھے گئے ہیں اور وہ بھی مراد ہیں جو اُن شرعی احکام پر مرتب ہوتے ہیں، چاہے وہ اَہداف جزوی حکمتیں ہوں یا کلی یا محض اجمالی نشانیاں ہوں اور یہ سب اَہداف اپنے ضمن میں ایک ہی ہدف رکھتے ہیں اور وہ ہے:

''اللہ تعالیٰ کی بندگی کا اظہار اور انسان کے لیے دنیا اور آخرت میں فائدہ مندی''۔

فقہ و شریعت کا کوئی بھی مسئلہ (خواہ اس کا تعلق امر سے ہو یا نہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے) اٹھا کر دیکھ لیجیے اور دقّتِ نظر کا ثبوت دیتے ہوئے اس میں غور وخوض کیجیے، ان شاء اللہ آپ کو اس کے دینوی و اخروی مصالح و منافع ضرور نظر آئیں گے۔

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، نکاح، طلاق، ان کے علاوہ دیگر جانی و مالی عبادات اور اسلامی احکام و معاملات میں مقاصدِ شریعت کی جلوہ سامانیاں آپ کو ہر جگہ نظر آئیں گی۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اپنی مایہ ناز تصنیف ''حجۃ اللہ البالغۃ'' اسی علمِ اسرارِ احکام یا علمِ مقاصدِ شریعت سے عوام وخواص کو آگاہ کرنے کے لیے لکھی ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ خیرا الجزاء۔

روزے کا مقصد نفس کشی اور تقویٰ کا حصول، زکوٰۃ کا مقصد مال کی پاکیزگی، جہاد کا مقصد اعلائے کلمۃ الحق، نکاح کا مقصد حرام کاری وزنا کاری سے بچتے ہوئے اولاد کا حصول اور نسل انسانی کی بقا (توالد وتناسل)، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا مقصد صالح معاشرے کی تشکیل، غرض کہ شریعت اسلامی میں اس قسم کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں، جن سے ''علمِ مقاصدِ شریعت'' پر روشنی پڑتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن مقدس میں اشجار، پودوں اور زراعت کی طرف جو اشارہ کیا ہے، اس کے پس منظر میں دینی و دنیاوی مقاصد کارفرما ہیں۔ یوں ہی اللہ کے محبوب، معلّم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل ایمان کو شجر کاری و کاشت کاری کا حکم دینے کے ساتھ اس کا عملی ثبوت فراہم کر کے دراصل اس کے دنیاوی مصالح اور دینی فوائد کے راستے ہموار کیے ہیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اللہ رب العزت نے سورہ ''عبس'' میں آیت ۲۴ / : ''فلینظر الانسان الی طعامه.'' سے انسانوں کو دعوت غور وفکر دی ہے کہ وہ اپنے اناج اور غذا کی طرف دیکھیں کہ کس طرح میں نے آسمان سے بادل بھیج کر زمین کو سیراب کیا، اس میں درخت اگائے اور انسان وحیوان کے فائدے کے لیے ان درختوں اور پودوں سے انواع واقسام کے میوے، دانے، انگور زیتون، کھجور اور گھنے باغات پیدا کیے۔ ان چیزوں کے ذکر کے بعد آخر میں قرآن نے '' متاعا لکم و لانعامکم '' کے الفاظ استعمال کیے ہیں، جو در اصل ان کے دنیاوی مصالح کی طرف اشارا کرتے ہیں۔

تفسیر طبری میں ہے:

﴿وقوله: (مَتاعا لَكُم) يقول: أنبتنا هذه الأشياء التى يأكلها بنو آدم متاعا لكم أيها الناس، ومنفعة تتمتعون بها، وتنتفعون، والتى يأكلها الأنعام لأنعامكم، وأصل الأنعام الإبل، ثم تستعمل فى كلّ راعية.﴾ (تفسیر طبری)

یعنی اے لوگو! تمام ابن آدم جو یہ اناج اور میوے کھاتے ہیں، یہ سب میں نے تمہارے فائدے کے لیے پیدا کیے ہیں۔ ان غذاؤں سے تمہاری منفعت وابستہ ہے کہ تم ان سے اناج اور میوے کھاتے ہو اور تمہارے مویشی ان سے گھاس چرتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ انعام کا اطلاق اصل میں اونٹ پر ہوتا تھا، لیکن اب ہر چوپائے پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

تفسیر ابن عباس وتفسیر معالم التنزیل موسوم بہ ''تفسیر بغوی'' میں مرقوم ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" متاعا لکم " منفعة لکم یعنی الفاکهة، " ولانعامکم" یعنی العشب.

(تفسیر بغوی، ۳۳۹/۸؛ دار طیبہ، ریاض)

(متاعا لکم) منفعة الحبوب وغیرها، (ولانعامکم) الکلاء.

(تفسیر ابن عباس، ص: ۶۳۶، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

شیخ محمد صالح ابن العثیمین "شجر کاری وکاشت کاری" کے دنیاوی مصالح اور دینی منافع پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

﴿ففی هذا الحدیث (مامن مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا) حث علی الغرس و الزرع، وان الغرس والزرع فیه الخیر الکثیر و فیه مصلحة فی الدین و مصلحة فی الدنیا. واما مصلحة الدنیا: فما یحصل فیه من انتاج و مصلحة الزرع و الغرس لیست کمصلحة الدراهم و النقود، لان الزرع و الغرس ینفع نفس الزارع والغارس وینفع البلد کله، کل الناس ینتفعون منه بشراء الثمر، وشراء الحب والاکل منه ویکون فی هذا نمو للمجتمع و کثرة لخیراته، بخلاف الدراهم التی تودع فی الصنادیق ولا ینتفع بها احد .اما المنافع الدینة: فانه ان اکل منه طیرة او عصفورة او حمامة او دجاجة او غیرها ولو حبة واحدة، فان له صدقة، سواء شاء ذالک او لم یشأ، حتی لو فرض ان الانسان حین زرع او حین غرس لم یکن بباله هذا الامر، فانه اذا اکل منه صار له

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صدقة و اعجب من ذالک لو سرق منه سارق، کما لو جاء شخص وسرق منه تمرا، فان لصاحبه فی ذالک اجر. مع انه لو علم بهذا السارق لرفعه الی المحکمة، ومع ذالک فان اللہ تعالیٰ یکتب له الی یوم القیامة.﴾

﴿کذالک ایضا اذا اکل من هذا الزرع دواب الارض کان لها صدقة .ففی هذا الحدیث دلالة واضحة علی حثّ النبی علیه الصلاة والسلام علی الزرع و الغرس، لما فیه مصلحة الدینیة و المصالح الدنیویة .وفیه دلیل علی کثرة طرق الخیر، وان ما انتفع به الناس من الخیر، فان لصاحبه اجرا وله فیه من الخیر، سواء نوی او لم ینو ..وفی هذا دلیل علی ان المصالح و المنافع اذا انتفع الناس بها کانت خیرا لصاحبها واجرا وان لم ینو، فان نوی زاد خیرا علی خیر، و آتاه اللہ تعالیٰ من فضله اجرا عظیما.﴾

(شرح ریاض الصالحین، جلد:۲؛ص،۱۹۵،۱۹۶؛ مدارالوطن للنشر، ریاض)

ترجمہ: زیرِنظر حدیث (مامن مسلم یغرس غرسا ویزرع زرعا) میں شجر کاری وکاشت کاری کی ترغیب دی گئی ہے، جن میں بہت ساری برکتیں اور بے شمار دینی ودنیاوی مصالح پوشیدہ ہیں۔

دنیاوی منافع ومصالح یہ ہیں کہ زراعت اور کاشت کاری سے غلّہ اور میوے حاصل ہوتے ہیں۔ان دونوں کی منفعت دراہم اور دیگر مالیہ کی طرح نہیں، بلکہ ان کی منفعت سے کھیتی کرنے والے اور پودے لگانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے کے علاوہ پورا شہر مالا مال ہوتا ہے۔ سارے لوگ ان کے پھل اور اناج بیچتے ہیں، انہیں کھاتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس میں معاشرے کی فلاح و ترقی اور بے شمار بھلائی ہے۔ اس کے برعکس درہم و دینار اور روپے پیسے صندوقوں میں رہتے ہیں اور ان سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا تا پاتا۔ (یعنی کاشت کاری و شجر کاری کی طرح درہم و دینار کے فائدہ عام نہیں ہیں)

رہے دینی منافع و مصالح تو وہ یہ ہیں کہ اگر شجر کاری و کاشت کاری کے نتیجے میں حاصل ہونے والے پھل، میوے اور اناج سے پرندے یا ٹڈی، مرغی یا کبوتر وغیرہ کچھ کھالے، اگر چہ وہ ایک دانہ ہی کیوں نہ ہو، تو وہ مالک کے حق میں صدقہ ہو جاتا ہے، چاہے وہ صدقہ کا ارادہ کرے یا نہ کرے۔ اسی طرح اگر ایک شخص آئے اور کسی کے درخت سے کھجور چرالے تو یہ کھجور لگانے والے اور درخت کے مالک کے حق میں صدقہ ہے، اگر چہ چور کی شناخت ہونے کے بعد کھجور کا مالک چور کو محکمۂ پولیس کے حوالے کر دے۔ علاوہ ازیں کچھ حصہ تلف ہونے کے سبب اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے نامۂ اعمال میں نیکیاں لکھتا رہے گا۔ اسی طرح اگر اس کھیت سے مویشی اور چرند و پرند کچھ کھالیں تو یہ بھی فصل بونے والے اور مالکِ زمین کے حق میں صدقہ ہے۔ تو اس حدیث میں اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو کاشت کرنے اور درخت لگانے کی ترغیب دی ہے، کیوں کہ ان میں بہت سارے دینی منافع اور دنیاوی مصالح موجود ہیں۔

اس کے علاوہ اس حدیث پاک میں طرقِ خیر کی کثرت کی دلیل ہے۔ علاوہ ازیں لوگ جس کارِ خیر سے فائدہ اٹھائیں تو اس کا سبب اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذریعہ بننے والا بھی اجروثواب کا مستحق ہوتا ہے، خواہ اس نے اس کام کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو۔ نیز اس حدیث میں اس امر کی بھی دلیل ہے کہ کثیر مصالح و منافع پر مشتمل جن چیزوں سے لوگ فائدہ اٹھائیں وہ اس کے عامل و متسبّب (سبب بننے والا) کے حق میں بہتر ہے، اگر چہ اس نیا س کام میں بھلائی کی نیت نہ کی ہو اور اگر وہ نیّت بھی کر لے تو پھر اس کے حق میں خیر ہی خیر ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل سے اجرِ عظیم عطا فرمائے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک اور آپ کے بعد دورِ صحابہ و تابعین میں مسلمانوں نے زراعت اور کھیتی باڑی کے پیشے کو کافی فروغ بخشا۔ سلطنتِ بنی امیہ و بنو عباس میں زراعت میں خوب خوب ترقی ہوئی۔ اسی طرح دیگر مسلم حکومتوں میں اسے پروان چڑھنے کا موقع ملا۔

خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں ایک حکیمِ عصر (ماہرِ ارضیات) کے پاس مکاتیب ارسال کیے کہ وہ اپنے شہروں اور علاقوں کی آب و ہوا اور موسمی کیفیات کے بارے میں اطلاع دیں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح و نصرت عطا فرمائی ہے۔ ہم زمینوں کو آباد کرنا اور شہروں کو بسانا چاہتے ہیں۔

''الخطط للمقریزی'' کی یہ عبارت ملاحظہ کریں:

﴿وقال المسعودی: لما فتح عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه البلاد علی المسلمین من العراق و الشام و مصر وغیر ذالک، کتب الی حکیم من حکماء العصر: انا لناس عرب، قد فتح اللہ علینا البلاد و نرید ان نتبوأ الارض و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نسکن البلاد و الامصار فصف لی المدن و اھویتھا و مساکنھا و ماتؤثر الترب و الاھویۃ فی سکانھا.﴾

(الخطط للمقریزی ۱/۱۵۰، بیروت)

علامہ سید محمد عبدالحی کتّانی فاسی علیہ الرحمہ نے اپنی مشہور کتاب ''نظام الحکومۃ النبویۃ'' میں شجر کاری اور کھیتی باڑی سے متعلق تفصیلی گفتگو فرمائی ہے اور اس بات پر تعجب کا اظہار کیا ہے کہ دین اسلام میں زراعت کی اہمیت اور صحابۂ کرام کا زراعت کے کاموں میں حد درجہ انہماک اور عملا حصہ لینے کے باوجود شیخ خزاعی نے اپنی کتاب میں زراعت کے باب کو کیوں چھوڑ دیا ہے اور آخر میں لکھا ہے کہ زراعت وغراست سے متعلق میرے اس تفصیلی کلام کا مقصد ان فرنگی علماء کی تردید ہے جو آج مذہب اسلام پر لعن طعن کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو زراعت سے منع کیا ہے۔

چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

''انظر لم اغفل ھذہ الترجمۃ الخزاعی مع اھمیۃ الزراعۃ فی نظر الاسلام و کثرۃ اعتناء الصحابۃ''

''و انما اطلت فی ھذہ الترجمۃ للرد علی من یشین الاسلام بکونہ جاء ناھیا عن الزراعۃ''

(نظام الحکومۃ النبویۃ، ۲/۳۰، شرکۃ دار ابن ارقم، بیروت)

اسی طرح ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن الحبشی نے اپنی کتاب ''البرکۃ فی فضل السعی و الحرکۃ'' میں زراعت اور باغبانی سے متعلق قیمتی مباحث اور پُر از معلومات باتیں سپردِ قرطاس فرمائی ہیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

موضوع سے متعلق ہم یہاں چند امور مذکورہ بالا کتابوں سے نقل کرتے ہیں۔

البرکة فی فضل السعی و الحرکة کے چند اقتباسات:

کعب احبار کا قول ہے:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ننانوے برکتیں نازل فرمائی ہیں، جن میں سے اٹھانوے برکتیں زراعت میں اور ایک تجارت میں رکھی ہے۔

(البرکۃ فی فضل السعی والحرکۃ، ص:۱۹، دار الکتاب العربی، بیروت)

حافظ اسماعیل بن محمد اصفہانی نے اپنی سندوں کے ساتھ ''الترغیب والترہیب'' میں حدیث نقل فرمائی ہے کہ اللہ کے رسول جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"من احيا ارض ميتة ثقة بالله واحتسابا، كان حقا على الله تعالىٰ ان يعينه وأن يبارك فيه"

"وهذا ندب عام الى الاحياء، وهو عمارة الأرض لما يريده من زراعة أو غراسة أو غيرهما" (ایضاً، ص:۲۰۱)

ترجمہ: جو شخص اللہ عز وجل پر بھروسہ کرتے ہوئے اور حصول ثواب کی نیت سے مُردہ اور بنجر زمین کو آباد کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائے گا اور اس میں برکت عطا فرمائے گا۔

زمین کو آباد کرنے کا یہ حکم عام ہے، چاہے شجر کاری کے ذریعے ہو یا زراعت و کاشت کاری کے ذریعے یا پھر کسی اور طریقے سے۔

علمائے کرام بیان فرماتے ہیں کہ قدرت و استطاعت کے باوجود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھیت اور اشجار کو پانی سے سیراب نہ کرنا مکروہ ہے، کیوں کہ اس میں مال کا ضیاع ہے اور اضاعتِ مال سے ہمیں منع کیا گیا ہے۔

(ایضاً، ص: ۲۰)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھیت اور اس کی ہریالیوں کو پسند فرماتے۔
رافع بن خدیج سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنی حارثہ کے پاس تشریف لے گئے، تو دیکھا کہ وہ ظہیر بن رافع کے کھیت میں کام کر رہے تھے۔ اس وقت آپ نے فرمایا: ”ما احسن زرع ظهير“
مؤلف کتاب شیخ حبشی کہتے ہیں کہ یہ حضرت ظہیر بدری صحابہ میں سے تھے اور اہل مدینہ میں سب سے زیادہ کھیت کھلیان کے مالک تھے اور کھیتی باڑی کا کام کیا کرتے تھے۔

(ایضاً، ص: ۱۹)

﴿عن أنس رضی اللہ عنه: سبع یوجر فیهن الرجل ماعمل بهن من بعده، من بنی مسجدا فله اجره مادام احد یصلی فیه، ومن اجری نهرا فما دام یجری فیه ماء یشرب منه الناس کان له اجره، ومن کتب مصحفا کان له اجره مادام یقرأ فیه احد، ومن استخرج عینا ینتفع بمائها کان له اجرها مابقیت، ومن غرس غرسا کان له اجره فیما اکل الناس منه والطیر، ومن علّم علما کذالک، ومن ترک ولدا یستغفر له ویدعو له.﴾

”قال النواوی: اذا مات الغارس فله ثواب مستمر من

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حین غرس الی فناء المغروس وللوارث ایضا ثواب ما اکل من ثمرہ من غیر معاوضة مدة استحقاقه.“

(البرکۃ فی فضل السعی والحرکۃ، صفحہ:۱۷)

اس حدیث پاک میں صدقۂ جاریہ بننے والے ان اعمال حسنہ کا ذکر ہے، جو انسان کے مرنے کے بعد بھی کام آتے ہیں اور اس کو اس کا ثواب ملتا رہتا ہے۔

وہ اعمال وافعال یہ ہیں:

(۱) مسجد تعمیر کرنا (۲) لوگوں کے فائدے کے لیے نہریں کھودوانا (۳) مصحف شریف لکھنا (۴) چشمہ جاری کروانا (۵) درخت اور پودے لگانا (۶) دوسروں کو تعلیم دینا اور علم سکھانا (۷) نیک صالح فرزند چھوڑ کر جانا جو اس کے حق میں دعائے مغفرت کرے۔

نوٹ: یہ حدیث پاک مسند للبزار، مجمع الزوائد للہیثمی اور جامع الصغیر للسیوطی میں بھی ہے۔لیکن ”**البرکة فی فضل السعی والحرکة**“ کے مصنف ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن الحبشی نے جس تفصیلی انداز سے یہ حدیث پیش کی ہے، وہ مذکورہ تینوں کتب احادیث میں نہیں ہے۔غالبا انہوں نے کسی اور مجموعۂ حدیث سے اخذ کیا ہو۔

قرآن واحادیث اور آثارِ صحابہ سے کاشتکاری وشجرکاری کی اہمیت و فضیلت پر روشنی ڈالنے کے بعد شیخ حبشی آخر میں لکھتے ہیں: ”**اعلم ان دلائل فضائل الزراعة اکثر من ان تحصر واشهر ان تذکر**“

یعنی زراعت کے فضائل کے دلائل شمار وبیان سے باہر ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شیخ ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحمٰن حبشی کے علاوہ علامہ سید عبدالحی کتّانی فاسی نے بھی تفصیل سے زراعت اور شجر کاری کے فضائل و دلائل ذکر کیے ہیں۔

چند اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

احکام القرآن للجصّاص میں آیت کریمہ: "**وھو انشأکم من الارض واستعمرکم**" کے ذیل میں لکھا ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے زمین کو آباد کر کے تمہاری مدد فرمائی، تاکہ تم اپنی حاجات و ضروریات کی تکمیل کرسکو۔

یہ آیت اس بات پر صریح دلالت کرتی ہے کہ زراعت، شجر کاری اور عمارات وغیرہ تعمیر کر کے زمین کو آباد رکھنا واجب ہے۔

(نظام الحکومۃ النبویۃ، ۲/۳۱: شرکۃ دارالارقم، بیروت)

امام ابی الدنیا نے رسالہ "التوکل" میں، شیخ عسکری نے "الامثال" میں اور دینوری نے "المجالسۃ" میں معاویہ بن قرّہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی ملاقات یمن کے کچھ لوگوں سے ہوئی۔ انہوں نے فرمایا: آپ لوگ کون ہیں؟ طائفہ یمن نے جواب دیا: نحن متوکّلوں یعنی ہم لوگ توکّل اختیار کرنے والے ہیں۔ حضرت عمر بولے کہ آپ لوگ غلط کہہ رہے ہیں۔

"**انما المتوکل رجل القیٰ حَبّہ فی الارض و توکل علی اللہ۔**"

یعنی متوکل وہ شخص ہے جس نے زمین میں دانا اور اناج ڈالا اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا۔

(ایضاً، ۲/۳۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسند بن عبدالعزیز میں ہے:

ابن شہاب نے کہا کہ خلیفۃ المسلمین حضرت عمر بن عبدالعزیز نے میرے پاس ایک مکتوب بھیجا، جس میں لکھا تھا کہ میرے پاس سعد بن خالد بن عمرو آئے اور کہنے لگے کہ میں (حدیث کی صحت کے سلسلے میں) اس بات سے شدید مضطرب ومتردّد ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پہنچی ہے: **"ما من رجل غرس یغرسا غرسا الا اعطاہ اللہ من الاجر عدد الغرس و الثمر"**

یعنی جو شخص پودا لگائے، اللہ تعالیٰ اسے پودے (بیج) اور پھل کے برابر اجر عطا فرمائے گا۔

کیا یہ حدیث آپ نے سنی ہے؟

میں نے کہا: ہاں! یہ حدیث میں نے سنی ہے اور گواہ میں عطاء بن یزید کو پیش کیا۔ عطاء بن یزید نے حضرت ابو ایوب سے اس حدیث کی سماعت کی ہے اور ابو ایوب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

(ایضاً، ص: ۳۲/۲)

حضرت امام ابوداؤد نے علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرسلاً روایت کی ہے:

"احرثوا، فان الحرث مبارکا"

یعنی کھیتی باڑی کرو، کیوں کہ یہ بابرکت پیشہ ہے۔

(ایضاً؛ ص: ۳۳/۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن حزم اندلسی کا قول ہے:

جان لو کہ راحت، لذت، سلامت اور عزت و اجر، کسان اور کاشت کرنے والوں میں ہے۔

(ایضاً:۲/ ۳۷)

”غرس معاویة رضی اللہ عنه نخلا بمكة فی آخر خلافته“

”وفی كشف الظنون عن بعض العلماء: لو علم عباد الله رضاء الله فی احیاء ارضه لم یبق فی وجه الأرض موضع خراب“

(نظام الحکومۃ النبویۃ، ۲/ ۳۷، بیروت)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے آخری دورِ خلافت میں مکّہ شریف میں کثرت سے کھجور کے باغ لگائے۔

حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں بعض علماء کا قول نقل کیا ہے: اگر اللہ کے بندوں کو معلوم ہو جاتا کہ اللہ کی زمین آباد کرنے میں کتنا اجر وثواب ہے، تو روئے زمین کا کوئی حصہ بیکار اور غیر آباد نہ رہتا۔

شجر کاری کے دینی و دنیاوی مصالح پر گفتگو کرتے ہوئے دکتور احمد ھاشم، استاذ حدیث جامع ازھر، مصر لکھتے ہیں:

یہ حدیث پاک ”ما من مسلم یزرع زرعا“ شجر کاری اور کھیتی باڑی کی اہمیت پر دلالت کرنے کے ساتھ خدائے پاک کی بارگاہ سے کھیتی کرنے اور پودے لگانے کو اجر وثواب ملنے پر روشنی ڈالتی ہے۔ یہ عمل (کھیتی اور پیڑ پودے لگانے کا کام) بڑی اہمیت کا حامل اور بیش قیمت فوائد پر مشتمل ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مرنے کے بعد بھی اس کا ثواب جاری رہتا ہے اور یہ قیامت تک کے لیے صدقۂ جاریہ بن جاتا ہے۔ جب تک اس کھیتی اور پودے سے فائدہ اٹھایا جاتا رہے گا، عامل کو اس کا اس کا اجر ملتا رہے گا اور اس کی موت کے بعد بھی تا قیام قیامت ثواب کا سلسلہ جاری رہے گا، کیوں کہ کھیتی کرنے اور پودے لگانے والے نے ایسا کام کیا ہے جس کا فائدہ براہ راست فائدہ عوام اور معاشرے کو مل رہا ہے۔ اس نے زندگی کی بقا کا سامان مہیا کیا ہے۔ اس نے یہ کام صرف اپنی منفعت کے لیے نہیں بلکہ مفادِ عامہ کی خاطر کیا ہے۔

(ایک عربی مضمون سے ترجمہ)۔

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شجر کاری اور ماحولیاتی آلودگیوں کا تحفظ:

شجر کاری کا ایک مادی اور بنیادی فائدہ زمینی اور فضائی آلودگیوں کا خاتمہ بھی ہے۔قدرت نے درختوں کے اندر یہ خصوصیت ودیعت فرمائی ہے کہ وہ ہمیں آکسیجن (تازہ ہوا) فراہم کرتے ہیں اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کو نگل کر انسانی آبادیوں کو نت نئے امراض سے بچاتے ہیں۔اسی طرح یہ درخت اور پودے سورج کی گرم شعاؤں کو اپنے اندر جذب کر کے درجۂ حرارت کو کم کرتے ہیں،جس سے ''گلوبل وارمنگ'' کا خطرہ کم ہو جاتا ہے اور موسم کو معتدل رکھنے میں یہ معاون ثابت ہوتے ہیں۔

شجر کاری کے ذریعے ماحولیاتی آلودگیوں سے چھٹکارا پانے یا کم از کم ان کا گراف کم کرنے کے سلسلے میں جناب عارف سعید بخاری اور جناب پرویز عالم اشرف صاحبان کی تحریریں بڑی وقیع،فکر انگیز اور بصیرت آموز ہیں۔

اس لیے موضوع کی مناسبت سے ان دونوں حضرات کی تحریریں بلا کم وکاست ان کے شکریے کے ساتھ ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔

عارف سعید بخاری اپنے مضمون بعنوان ''ماحولیاتی آلودگی،انسانی صحت اور شجر کاری'' میں لکھتے ہیں:

ماحولیاتی اور فضائی آلودگی میں مسلسل اضافہ ایک عالمی مسئلہ بن چکا ہے،تاہم پاکستان، بھارت، سری لنکا، بنگلہ دیش اور دیگر ترقی پذیر ممالک میں اس مسئلے نے ایسی پریشان کن صورتحال پیدا کر دی ہے کہ جس کی بناء پر انسانی زندگیوں کو خطرات لاحق ہو چکے ہیں۔پاکستان بھر میں خصوصاً شہروں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں درختوں کی کٹائی کی روش نے ماحول میں تپش پیدا کر دی ہے۔ انڈسٹریلائزیشن اور رہائشی ضروریات کی مانگ بڑھنے کی وجہ سے سرکاری سے زیادہ پرائیوٹ سیکٹر میں ہاؤسنگ اسکیمیں بنانے کا کاروبار عروج پر ہے۔ یہ ادارے ہرے بھرے کھیتوں کو اجاڑ کر اپنے منصوبوں کو وسعت دے رہے ہیں۔حکومتی سطح پر کہیں بھی ان منصوبوں کا کوئی چیک اینڈ بیلنس نہیں۔ جہاں جس کا دل چاہتا ہے وہ ذمہ دار اداروں کی ملی بھگت سے ''ہاؤسنگ پراجیکٹس'' کا آغاز کر دیتا ہے۔اس کام کے لیے سب سے پہلے درختوں کا صفایا کیا جاتا ہے۔اپنے ان منصوبوں کی وجہ سے مالکان مستقبل میں پیدا ہونے والے ماحولیاتی مسائل کا ادراک بھی نہیں کرتے۔گذشتہ تیس سالوں میں اس سیکٹر میں بے شمار سرمایہ کاری کی گئی ہے۔اس سرمایہ کاری کی بدولت متوسط طبقے کے بہت سے خاندان کروڑ پتی بن چکے ہیں اور المیہ یہ ہے کہ یہ نودولتیے پراپرٹی کے ذریعے ملنے والی اسی دولت کے بل بوتے پر محروم طبقات کی زندگیوں کو اجیرن بنانے میں لگے ہیں۔شہروں میں کثیر المنزلہ پلازوں کی بھرمار نے بھی لوگوں کی زندگیوں کو خطرات سے دوچار کر دیا ہے۔حتیٰ کہ ''پلازوں کے نیچے بیسمنٹس (تہہ خانے) بنانے کا رواج بھی وسعت پا چکا ہے۔تہہ خانوں میں قدرتی ہوا کا گذر نہ ہونے کی وجہ سے بھی لوگوں کو دمہ سمیت سانس کی مختلف بیماریوں کے ساتھ ساتھ بینائی میں کمی اور دماغی امراض بھی لاحق ہونے کی شکایات عام ہیں۔کثیر المنزلہ عمارات میں گنجائش سے زیادہ سینکڑوں افراد رہائش پذیر ہیں یا کام کر رہے ہیں،جن کی وجہ سے آلودگی بڑھ رہی ہے۔کیونکہ ان عمارات میں بھی قدرتی آب و ہوا کا کہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گذر نہیں۔ اور انہیں گرم اور ٹھنڈا رکھنے کیلئے بھاری بھرکم جنریٹرز اور ہیوی قسم کے ہیٹرز استعمال کرنے سے بھی ماحولیاتی آلودگی بڑھ رہی ہے۔ شہروں میں گاڑیوں کی تعداد بھی اس قدر تیزی سے بڑھ رہی ہے کہ اللہ کی پناہ!!

ان گاڑیوں میں جلنے والا پیٹرول اور ڈیزل بھی تپش بڑھا رہا ہے۔ دنیا کے بڑے چھوٹے بہت سے ممالک نے خود کو دشمنوں سے محفوظ رکھنے کے لیے ''ایٹم بم'' اور ''میزائل'' بنا لیے ہیں۔ ایٹمی صلاحیتوں میں اضافے اور ریسرچ کے کام کے لیے بے شمار لیبارٹری قائم کی جا چکی ہیں۔ ایٹمی ریسرچ کی وجہ سے بھی فضا میں تابکاری اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ جو بہت ہی تکلیف دہ صورتحال پیدا کر رہے ہیں۔ موسمی اثرات سے بچنے کیلئے استعمال ہونے والے آلات انسانی صحت پر انتہائی مضر اثرات مرتب کر رہے ہیں، لیکن کسی کو اس بارے میں آگاہی حاصل کرنے کی ضرورت نہیں محسوس ہوتی۔ آسان طلبی، سستی و کاہلی اور محنت و مشقت سے جی چرانا اب ہماری عادت بن چکی ہے۔ جدید ایجادات کو ہم نے اپنے لیے خود ہی لازم و ملزوم بنا لیا ہے۔

شہری علاقوں میں درختوں کا صفایا کسی عذاب سے کم نہیں ہے۔ ادھر گذشتہ روز اس سنگین مسئلے کا ادراک کرتے ہوئے وزیر اعظم عمران خان نے شجر کاری مہم کا باقاعدہ آغاز کر دیا ہے اور کہا کہ ہم نے اگر درخت لگانے نہ شروع کیے تو مستقبل قریب میں پاکستان ریگستان بن سکتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ شجر کاری مہم کا مقصد موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنا ہے، شجر کاری مہم تمام شہروں میں شروع کر رہے ہیں، پورے پاکستان میں دس ارب درخت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لگانے کا ہدف ہے۔وزیراعظم عمران خان کی جانب سے شروع کی جانے والی ملک بھر میں شجر کاری مہم کے حوالے سے حکومت پاکستان کے آفیشل ٹویٹر اکاؤنٹ پر بھی ایک ویڈیو شیئر کی گئی ہے جو دیکھتے ہی دیکھتے وائرل ہوگئی ہے۔وزیراعظم پاکستان کا کہنا ہے کہ گلوبل وارمنگ کے باعث پاکستان سب سے زیادہ متاثر ہوگا۔پانچ سال میں پورے پاکستان کو سرسبز وشاداب کرنا ہے، جو بھی خالی علاقے اور زمین ملے گی وہاں پر پودے لگائیں گے۔ ان کا مزید کہنا ہے کہ درخت نہ لگائے گئے تو آلودگی میں بھی اضافہ ہوگا۔ شجر کاری مہم کا مقصد آئندہ نسلوں کو بہتر ماحول فراہم کرنا ہے۔ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ ابھی تک کسی کو جنگلات برباد کرنے کا احساس نہیں تھا، درخت لگانے سے بارشیں ہوں گی یہ زندگی اور موت کی جنگ ہے۔وزیراعظم عمران خان نے اس خواہش کا اظہار بھی کیا ہے کہ سب لوگ ''گرین پاکستان'' مہم میں حکومت کا ساتھ دیں۔

بیشک! ماحولیاتی آلودگی اس وقت ایک سنگین صورت اختیار کی چکی ہے، وزیراعظم عمران خان کا یہ اقدام وقت کی اہم ضرورت تھا جس کو دیگر امور پر ترجیح دی گئی ہے۔نجی شعبہ بھی اپنے محدود وسائل کے ساتھ ملک کو سرسبز وشاداب بنانے کے قومی فریضے میں شریک ہے۔جو خوش آئند بات ہے۔ہمیں اپنی آئندہ نسلوں کو ماحولیاتی آلودگی سے بچانا ہے ورنہ انہیں جسمانی تکالیف اور دیگر پریشانیوں سے کوئی نہیں بچا سکتا۔اس حوالے سے حدیث مبارکہ بھی ہے جس کا مفہوم ہے کہ ''درخت لگانا صدقہ جاریہ ہے''۔ ہمیں اس پر عمل کرنا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماضی میں شیر شاہ سوری نے جب ممبئی سے کابل تک "گرینڈ ٹرنک روڈ" (قومی شاہراہ) بنوائی تھی تو اس نے ان تمام امور کا خیال رکھا تھا۔ جی ٹی روڈ کے دونوں اطراف بڑے بڑے درخت لگوائے گئے، جگہ جگہ قیام گاہیں، عبادت گاہیں، بیت الخلاء، پینے کے پانی کے لیے کنویں تک بنوائے گئے تھے۔ حتیٰ کے جانوروں کی ضروریات کو بھی مدنظر رکھا گیا تھا اور یہ سب صدیاں گذرنے کے باوجود آج بھی قائم ہیں۔ جو ہم جی ٹی روڈ پر سفر کے دوران اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔

ماحولیاتی آلودگی سے پاک ہمارا ماضی قدرت کا ایک ایسا انعام تھا کہ جسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن بعد ازاں حکمرانوں نے ان روایات کو ترک کر دیا۔ جنگلات ناپید ہونے سے کرۂ ارض کی بقا کو خطرات لاحق ہو چکے ہیں، ہم نے آئندہ نسلوں کو صحت مند ماحول دینے کی بجائے انہیں ایک گھٹن زدہ فضا فراہم کی، جس کا خمیازہ ہماری آئندہ نسلوں کو ہی بھگتنا پڑے گا۔ ماضی میں حکومتی سطح پر ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے کے لیے قائم وزارت کی کارکردگی بھی سوالیہ نشان ہے کہ جس نے محض "ڈنگ ٹپاؤ" پالیسی پر عمل کرتے ہوئے اپنا وقت گذار دیا۔ اب چونکہ "نیا پاکستان" بننے جا رہا ہے اس لیے ضرورت اس امر کی ہے ملک کو سرسبز و شاداب بنانے کے کام کو اولیت دی جائے، کیونکہ اس مسئلے نے ساری قوم کو ذہنی طور پر بیمار کر رکھا ہے۔ گلوبل وارمنگ سے بچنے کیلئے جنگلات کا تحفظ بہر حال ممکن بنانا ہوگا، درختوں کی کمی بیماریاں پھیلانے کا سبب ہے۔ پی ٹی آئی حکومت نے صوبہ خیبر پختونخوا میں اپنے دور میں شجر کاری مہم کو وسعت دی تھی، جو ان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکومت کا ایک احسن اقدام تھا، اب جبکہ وفاق میں بھی پی ٹی آئی کی حکومت بن چکی ہے، وزیر اعظم عمران خان نے شجر کاری مہم شروع کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ حکومتی اور عوامی سطح پر جنگلات کے تحفظ اور درخت لگانے کی تحریک ہماری آئندہ نسلوں کی بقاء کے لیے ضروری ہو چکی ہے۔ ظاہر ہے سارے کام حکومت کو تو نہیں کرنے ہوتے، اس کے لیے بحیثیت قوم ہماری بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں؛ جن پر ہمیں دھیان دینے کی ضرورت ہے۔

درخت حیاتیاتی بقا کے لیے ناگزیر ہیں۔ اس لیے حکومت کی طرف سے شروع کی گئی شجر کاری مہم میں ہر ذی شعور انسان کو بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔ ملک میں بڑھتے ہوئے موسمی تغیر اور حدت سے محفوظ رہنے کے لیے ہمیں زیادہ سے زیادہ درخت لگانا چاہئے اور یہ شعور ہمیں اپنے بچوں اور اسکول کی سطح پر پیدا کرنا چاہیے۔ ہمیں اس بات کا بھی خیال رکھنا ہوگا کہ ہماری شجر کاری مہم محض فوٹو سیشن تک محدود نہ ہو۔ شجر کاری مہم کامیاب کرنے کے ساتھ ساتھ پودوں کی دیکھ بھال پر بھی خصوصی توجہ دینی ہوگی تاکہ ہم اپنی بقا کے ساتھ ساتھ آنے والی نسلوں کی خاطر زیادہ سے زیادہ پودے لگا کر ان کو پاک اور صاف ستھرا ماحول فراہم کر سکیں۔

(روزنامہ نوائے وقت، ۱۴ر ستمبر ۲۰۱۸ء)

(۲) ماحولیاتی آلودگیاں اور ہماری ذمہ داریاں :

یہ کائنات بنی نوع انسان کے لیے اللہ کی قدرت کا ایک نایاب تحفہ ہے جسے خود انسانوں ہی کے ذریعے دھیرے دھیرے پراگندہ اور آلودہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اب جبکہ اس کے برے اثرات ظاہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے لگے ہیں تو ہم اس کی خوب صورتی، دل کشی اور توازن کو قائم رکھنے کی طرف مائل ہوئے ہیں۔ ان دنوں ماحولیات کا تحفظ بین الاقوامی سطح پر بھی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ ہم نے اس زمین کو جس پر ہم بستے ہیں غلاظتوں اور گندگی کا انبار بنا دیا ہے، اس بات سے بے خبر کہ انسانی زندگی اس کے مہلک اثرات کا شکار ہو رہی ہے۔ جنگلوں میں درختوں کو اس بے دردی سے کاٹا جا رہا ہے کہ اس کے اثرات موسموں پر صاف جھلکنے لگے ہیں۔ ہوا جو سبھی جانداروں کے لیے ضروری ہے وہ کارخانوں کی چمنیوں سے نکلتے دھوئیں، کیمیاوی تجربہ گاہوں سے چھوڑے گئے کچرے اور سڑکوں پر چلتی ہوئی موٹر گاڑیوں کی کثافتوں سے اس قدر آلودہ ہو چکی ہے کہ انسان مختلف قسم کی خطرناک بیماریوں میں گرفتار ہو رہا ہے جو اپنے اثرات جلد سے لے کر پھیپھڑے تک پر دکھا رہی ہے جس کی عبرت ناک مثال گزرے دنوں میں ''سارس'' نامی بیماری ہے۔

سائنس دانوں نے بہت پہلے اپنی تحقیق سے لوگوں کو آگاہ کیا ہے کہ اوزون نامی گیس کی پرت جو سورج کی شعاعوں میں موجود الٹرا وائلٹ شعاعوں کے مضر اثرات سے بچاتی ہے اس میں سوراخ ہو گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موسم نے اپنا نظام بدل دیا ہے۔ یہ انسانی زندگی کے لیے خطرناک ہے۔ پانی جو کسی بھی جاندار کے لیے دوسری بنیادی چیز ہے اور جس کے بغیر جانداروں کی زندگی کا تصور ناممکن ہے اسے بھی ترقیاتی دور نے زہریلا بنانے سے گریز نہیں کیا۔ ملک کی سبھی ندیاں، جھیل اور تالاب آلودہ ہو چکے ہیں۔ ان کے توسط سے کیمیاوی مادے اور ان کے زہریلے اثرات انسانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جسم میں منتقل ہوکر نئی نئی بیماریوں کا سبب بن رہے ہیں۔ پچھلی دہائی میں کئی قومی جنگیں ہوئیں جن میں آتشیں اور جوہری ہتھیاروں کا کھل کر استعمال ہوا۔ حدتو یہ ہے کہ لیزر شعاعوں کا بھی استعمال ہونے لگا۔ ایسے ہتھیار نہ صرف انسانوں کو نقصان پہنچاتے ہیں بلکہ ماحولیات پر بھی مضر اثرات ڈالتے ہیں، ان کی وجہ سے درجۂ حرارت بڑھ جاتا ہے جس کے نتیجے میں ماحولیات کا توازن ہچکولے کھانے لگتا ہے۔ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ کسی چیز کی حفاظت کا احساس اس وقت ہوتا ہے جب اس کے وجود پر خطرہ منڈلانے لگتا ہے۔ اسی لیے ماحولیات کی اصلاح اور پاکیزگی کو قائم رکھنے کی کوشش اس وقت ہورہی ہے جب کہ ماحول پوری طرح کثیف ہو چکا ہے۔

آج ماحولیات میں کثافت اور گندگی پھیل چکی ہے اور دنیا کے ہر گوشے میں اسے پاکیزہ بنانے کی مہم شروع ہوچکی ہے۔ ۱۴۰۰ر سال پہلے قرآن حکیم اور پیغمبر اسلام نے ماحول کو کثافت سے پاک رکھنے اور فضا کو آلودگی سے بچانے کی تعلیم دی تھی۔ اصولی ہدایات، مؤثر تعلیمات اور عملی اقدامات تینوں طرح سے ماحولیات کو پاکیزہ رکھنے کی تلقین کی۔ پیغمبر آخر الزماں ﷺ نے بتایا کہ آسمان وزمین، پہاڑ وجنگل، پرندے اور باغات، وادیاں اور آبادیاں یہ سب کچھ اللہ رب العزت کے متوازن نظام کا شاہکار ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ رب العزت کے اس پیغام کو انسانوں تک پہنچایا۔

ترجمہ: بے شک آسمان اور زمین کو پیدا کرنے میں، رات اور دن کے بدلتے رہنے میں اور کشتیوں میں جو لے کر چلتی ہیں دریا میں لوگوں کے کام کی چیزیں اور پانی میں جس کو اتارا اللہ نے آسمان سے، پھر جلایا اس سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زمین کو اس کے مر جانے کے بعد اور پھیلائے اس میں سب قسم کے جانور اور ہواؤں کے بدلنے میں اور بادل میں جو کہ تابعدار ہے اس کے حکم کا درمیان آسمان و زمین کے۔ بیشک ان سب چیزوں میں نشانیاں ہیں عقل مندوں کے لیے۔

(القرآن، سورۃ البقرہ، آیت: ۱۶۴)

قرآن مجید کی اس آیت پر غور کریں تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا تعلق براہ راست ماحولیات سے ہے۔ آسمان، زمین، سمندر، کشتی، دن و رات، بارش، باغات، ہواؤں کی گردش، حیوانات و پرندوں کی زندگی، بادلوں کا فضا میں تیرنا سب کچھ انسانوں کے سامنے پیش کر دیا گیا ہے۔ رسول مقبول ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا یہ سبق بھی انسانوں کو یاد کرایا کہ کائنات میں ان ساری چیزوں کو ایک خاص توازن اور اعتدال سے بنایا گیا ہے۔ ضرورت ہے کہ انسان اس توازن کی حکمت کو علمی اور عملی سرگرمیوں کا موضوع بنائے۔ اس سے فائدہ حاصل کرے۔ اس کا توازن برقرار رکھے اور اس میں خلل نہ ڈالے۔

قرآن مجید میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایک ایک بات کھول کھول کر بیان فرما دی ہے۔ سورہ الرحمٰن کی اس آیت پر غور کریں ''سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں، پتیاں اور درخت سب سجدہ کر رہے ہیں اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی کہ ترازو سے تولنے میں حد سے تجاوز نہ کرو اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو اور تول کم مت کرو اور اسی نے خلقت کے لیے زمین بچھائی، اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں اور اناج جس کے ساتھ بھُس ہوتا ہے اور خوشبودار پھول،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو اے گروہ جن وانس! تم اپنے پروردگار کو کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔
(قرآن شریف، سورۃ الرحمٰن)

اب ذرا غور کریں چاند اور سورج کی گردش، پیڑ پودوں کی شادابی آسمان کی بلندی، زمین کی تخلیق، اناج، پھل اور خوشبودار پھول کی پیدائش ان نعمتوں کو انسان کے سپرد کرنے کے بعد یہ بھی تعلیم دی گئی کہ یہ سب اللہ کے قائم کیے ہوئے خاص نظام کے تحت چل رہے ہیں۔ان میں خلل نہ ڈالو بلکہ فائدہ حاصل کرو۔قدرت کی دی ہوئی نعمت کا استعمال صرف خواہش کے مطابق نہیں بلکہ اللہ کے بنائے ہوئے اصولوں کے مطابق کرنے سے توازن کا فائدہ خود انسانوں کو ہی پہنچے گا۔ اگر وہ اس نظام و توازن میں مداخلت کرے گا تو اس کا نقصان بھی انسانوں کو ہی ہوگا اور اس کے برے اثرات بھی وہی بھگتے گا۔ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیا کی انسانی آبادی مختلف قسم کی بیماریوں کا شکار ہے۔

ماحول کے تحفظ کے متعلق پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خاص ہدایت دی ہے کہ سایہ دار درخت کے نیچے اور راستہ میں گندگی نہ پھیلائی جائے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ قربانی کے دنوں میں ذبح ہونے والے جانوروں کے فضلات سڑکوں اور نالیوں میں بکھرے ہوتے ہیں جس سے گندگی پھیلتی ہے۔اس کے تعفن سے مہلک بیماریاں پھیلتی ہیں۔حکم یہ ہے کہ قربانی کے فضلات کو دفن کر دیا جائے مگر افسوس کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والے تو خود کو کہتے ہیں لیکن اپنے نبی کی اسی ہدایت پر عمل نہیں کرتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آج کا دور اپنی سائنسی ایجادات وتحقیقات کی بنا پر ترقی کی منزلیں طے کررہا ہے۔ دنیا کا ہر انسان اس سے استفادہ کرنے میں جٹا ہے۔ وقت کی ضرورت بھی یہی ہے، مگر جہاں ترقی عالم انسان کو سہولتیں فراہم کررہی ہے وہیں دنیا میں بسنے والے ہر ایک جاندار انسان، چرند پرند اور پیڑ پودوں کے لیے مسائل بھی پیدا کررہی ہے۔ وہ مسائل ہیں فضا کی آلودگی، جانوروں کی نسلوں کا روپوش ہونا، جس سے ماحولیات کا توازن بگڑ رہا ہے اور ہم اُس کے برے نتائج سے دوچار ہیں۔ آخر یہ عدم توازن کیوں ہے؟ کہاں پر ہم سے غلطی ہوئی ہے کہ عالمی سطح پر ہر ایک جاندار اس سے متاثر ہورہا ہے؟

ہم اپنے گردوپیش پر نظر ڈالیں تو ہمیں بہت سی ایسی باتیں ملیں گی جن کے باعث محسوس ہوگا کہ ہم نے اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال کم اور اسراف زیادہ کیا ہے۔ جب کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہ کرنے کی ہدایت کی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: اُس نے آسمانوں اور زمین کی ساری چیزیں انسانوں کے لیے پیدا کی ہیں۔ ایک اور آیت سورۃ الملک میں خدائے پاک کا ارشاد ہے: ''وہ اللہ ہی ہے جس نے تمھارے لیے زمین کو تابع بنایا اور اس کی راہوں میں چلو، اُس کا دیا رزق کھاؤ اور اسی کی طرف تم کو اٹھایا جانا ہے۔'' اس سے واضح ہوجاتا ہے کہ رب کائنات نے جو نعمتیں عطا کی ہیں اُس کا استعمال ایک سلیقے کے ساتھ ہو، ضرورت کے تحت کسی چیز کا استعمال توازن کو برقرار رکھنے میں معاون ہوسکتا ہے۔ قرآن شریف سورۃ الاعراف آیت: ۳۱ رمیں صاف لفظوں میں ہدایت ہے کہ: کھاؤ پیو اور فضول خرچی نہ کرو، کیوں کہ فضول خرچی کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے انسان اللہ کو ناپسند ہے۔

لہٰذا پانی، جنگل، معدنیات، پرندے، توانائی، قدرتی وسائل۔ ان تمام چیزوں کا صحیح استعمال کیا جائے اور اسراف سے اجتناب کیا جائے تو ماحولیات کے بگڑے توازن کو سنبھالا جاسکتا ہے۔ مذکورہ آیت کی روشنی میں اسراف سے پرہیز کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ یعنی قرآن نے بتا دیا ہے کہ ماحولیات کے توازن کے لیے انسان کو کیا کرنا ہے، پھر بھی ہم قدرتی وسائل کے بے جا استعمال سے باز نہیں آرہے ہیں۔

ٹیلی ویژن پر پانی کے تحفظ سے متعلق عجیب وغریب اشتہار دیکھنے کو ملتا ہے۔ روزانہ سبھی ٹی وی چینلوں پر Water Conservation سے متعلق اشتہارات آرہے ہیں تاکہ میڈیا لوگوں تک یہ پیغام پہنچا دے کہ پانی کا بیجا استعمال ایک دن دنیا کو بوند بوند پانی کو ترسا دے گا۔ اس لیے پانی کا اسراف نہ ہو۔ اس جگہ بھی قرآن نے واضح کردیا کہ پانی انسان کی بنیادی ضرورت ہی نہیں زندگی کی بنیاد بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’ہم نے تمام جاندار چیزیں پانی سے بنائی ہیں‘‘۔

(قرآن شریف، سورۃ الانبیاء: ۳۰)

ایک اور جگہ سورہ نور میں فرماتا ہے کہ ہم نے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا ہے۔ پانی کو اس کی فطری حالت پر باقی رکھنا اور اس کے استعمال میں بہتر طریقہ اپنانا انسانوں کی ذمے داری ہے تاکہ پانی سے زندگی بخشنے والی صلاحیت ختم نہ ہو۔ پانی میں رہنے والے جاندار بھی زندہ رہ سکیں اور پانی کا استعمال کرنے والے بھی زندگی پاسکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہدایت کی یہ روشنی بتا رہی ہے کہ پانی کو آلودگی سے بچانا ہمارا فرض ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پانی کو گندہ کرنے یا اُس میں غلاظت پھیلانے سے منع کیا ہے۔

آج ہر خاص و عام کی زبان پر Wild life Conservation کی بات آتی ہے۔ جس کے تحت جنگلی جانوروں کے تحفظ کی بات زیر بحث ہوتی ہے۔ شیر، چیتا، پینڈا، اس کے علاوہ بہت سے پرندوں کی نسل کی حفاظت اور دیکھ بھال پر حکومت بھی زور دیتی ہے۔ اس کے لیے وزارت جنگلات بھی قائم کردی گئی ہے، لیکن بہت کم ہی لوگ جانتے ہوں گے کہ اس امر کی طرف اسلام نے بہت پہلے تاکید کردی ہے کہ جانور انسانوں کی ضرورت اور ماحولیات کی زینت ہیں۔ انہیں انسانوں کے استعمال کے لیے اللہ نے بنایا ہے۔ اس لیے ان کی نسلوں کا تحفظ عالمِ انسان کی ذمہ داری ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

بے شک تمہارا پروردگار شفیق و مہربان ہے۔ اُسی نے گھوڑے، خچر اور گدھے پیدا کیے تا کہ تم ان کی سواری کرو، وہ تمہارے لیے زینت و رونق بھی ہیں۔

یہ بات Wild life Conservation کو اہم ثابت کرتی ہے، جس میں اِن جانوروں کی ضرورت، مقصد اور ماحول کو زینت بتایا گیا ہے۔

ماحولیات کے عدم توازن کی بات چل رہی ہے تو اس ضمن میں بھی غور کرتے چلیں کہ ایسا ہونے کا سبب کوئی ایک نہیں ہے بلکہ مختلف اسباب ہیں۔ جن میں بڑھتی ہوئی آبادی بھی اہم ہے، اس نے رہائش کا مسئلہ پیدا کردیا ہے جسے پورا کرنے کے لیے انسان نے بے دردی سے جنگلوں کا صفایا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کرنا شروع کر دیا ہے۔ حالانکہ سائنسی تحقیق یہ اشارہ کر چکی ہے کہ درختوں کی اندھا دھند کٹائی سے ماحولیات کا توازن بگڑ رہا ہے۔ درخت و پودے ماحولیات کو سازگار اور موسم کو اعتدال پر رکھنے میں معاون ہوتے ہیں۔

لیکن سائنس کی اس تحقیق سے پہلے قرآن حکیم میں اللہ پاک نے ہدایت فرمادی ہے کہ زمین پر ہریالی انسانوں کے لیے مفید ہے۔ اسی لیے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے کہا: ''بے ضرورت درختوں کو نہ کاٹیں، کیوں کہ ہرے بھرے درخت انسانوں اور جانورں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔'' سائنس کا تجربہ بتاتا ہے کہ درخت فضا سے زہریلی گیسوں کو جذب کرکے صاف ہوا (Oxygen) خارج کرتے ہیں جو انسان و جانوروں دونوں کے لیے بے حد ضروری ہے۔ اس سائنس کی اصطلاح میں ''درخت انسانوں کے دوست ہیں'' مگر یہاں ایک بات واضح کردوں کہ علم سائنس کے ارتقا سے بہت پہلے حضور اکرم علیہ السلام نے جنگ میں بھی دشمن کے درختوں کو نہ کاٹنے کا حکم دیا جو ثابت کرتا ہے کہ کوئی بھی علم اللہ کے علم سے بڑا نہیں۔ بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اسی لیے آج ملک کے کونے کونے میں شجر کاری ایک مہم کا درجہ لے چکی ہے۔ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی شجر کاری کا درس دیا ہے۔

ایک روایت جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو مسلمان کوئی پیڑ لگاتا ہے یا کاشت کاری کرتا ہے اور اُس پیڑ پودے سے انسان، پرندے یا جانور پھل یا پتے کھاتے ہیں تو یہ پیڑ لگانے والے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے صدقہ جاریہ ہے۔ پیڑ لگانے پر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا زور دیا ہے کہ قیامت تک اس عمل کو انجام دینے کی ہدایت کی ہے اور فرمایا ہے:

''اگر قیامت کا وقت آ جائے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں کھجور کا پودا ہو اور قیامت برپا ہونے سے پہلے وہ اسے لگا سکتا ہے تو اُسے ضرور لگا دینا چاہیے، کیونکہ اس شجر کاری پر اجر ملے گا۔''

لہٰذا ضروری ہے کہ ماحولیاتی تحفظ کے مشن میں ہم حکومت کی مکمل معاونت کریں اور جہاں بھی شجر کاری کا پروگرام منعقد ہو، بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ ملک کے ایک شہری کا فرض ادا کر سکیں۔

(جناب پرویز عالم اشرفی کا یہ مضمون قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، دہلی کی ویب سائٹ سے لیا گیا ہے)۔

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شجر کاری کی عالمی مہم:

ہم سایہ دار پیڑ زمانے کے کام آئے!!
گر سوکھ بھی گئے تو جلانے کے کام آئے

زمانۂ طالب علمی میں یہ معنی خیز اور مبنی بر حقیقت شعر ایک سیاسی لیڈر کی زبان سے سنا تھا۔ شعر اچھا تھا، اس لیے سنتے ہی حافظے کی تجوری میں ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو گیا۔ شاعر نے اس شعر میں بڑے پتے کی بات کہی ہے اور زندگی کی ایک ابدی حقیقت کی طرف اشارا کیا ہے۔ درخت اور پودے کی مثال اس ماں کی طرح ہے جو چلچلاتی دھوپ میں خود جلتی ہے، مگر اپنے لختِ جگر کو سایہ اور ٹھنڈک فراہم کرتی ہے۔ یہ درخت اور پودے اللہ رب العزت کی عظیم نعمت ہونے کے ساتھ اس کی الوہیت و ربوبیت اور اس کی ہمہ گیر قدرت کے مظاہر ہیں۔ درخت اور پودے مادرِ گیتی کے حسین وجمیل فرزند اور عروسِ کائنات کی مانگ کے سندور ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس خوب صورت حسین دنیا کو جن چیزوں سے زیب وزینت بخشی ہی، درخت اور پودے ان میں سے ایک ہیں۔ ان کے قدرتی حسن پر ہزاروں حسینائیں فریفتہ اور ان کی خاموش اداؤں پر ہزاروں تکلّم قربان ہیں۔

شمس وقمر، بحر و بر، آگ، پانی، دریا، آبشار، دشت وصحراء اور سر بفلک پہاڑ کے ساتھ یہ گلشن وگلزار، پیڑ پودے اور نوع بنوع درخت، اللہ کی قدرتِ کاملہ اور حکمتِ بالغہ کی روشن دلیلیں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر گیاہے کہ از زمیں روید
وحدہ لا شریک می گوید

جس طرح علم کی فضیلت اور موت کی حقیقت مسلّم ہے، اسی طرح شجر کاری کی اہمیت وافادیت بھی مسلّم ہے۔ ایک جاہل اور اندھا آدمی بھی پیڑ پودے کی اہمیت کو تسلیم کرتا ہے اور اس کے سائے میں بیٹھ کر اپنے قلب و روح کو تازگی بخشتا ہے۔ قدرت کی بانہوں میں ہاتھ ڈال کر ہنسنے اور کھلکھلانے والے یہ سرسبز وشاداب درخت اور پیڑ پودے دراصل اللہ رب العزت کی نعمتوں اور فیض بخشیوں سے ہمیں روشناس کراتا ہے اور اس نعمت کے تحفظ کا ہم سے مطالبہ کرتا ہے۔لیکن یہ کس قدر حماقت اور افسوس کی بات ہے کہ آج ہم شجر کاری کی اہمیت سے ناواقف ہیں اور اس نعمت کی قدر کرنے کے بجائے اس کی ناقدری کر رہے ہیں۔ درخت اور پودے لگانے کے بجائے اس کی جڑوں کو اکھاڑ رہے ہیں اور جنگلات کی کٹائی کا کام بڑی بے دردی سے کیے جا رہے ہیں۔ اگر چہ حکومتی سطح پر جنگلات کے تحفظ کے نام پر لاکھوں کڑوروں روپے خرچ کیے جا رہے اور ان کے تحفظ کے لیے اقدامات بھی کیے جا رہے ہیں، لیکن منظّم طریقے سے اس جانب پیش قدمی نہ ہونے کے سبب لاکھوں درخت ضائع اور برباد ہو رہے ہیں۔ آبادی سے دور یا دیہی علاقوں میں کہیں کوئی کارخانہ یا بلڈنگ بنائی جاتی ہے تو وہاں پر موجود درختوں کو بڑی بے رحمی سے اکھاڑ پھینکا جاتا ہے۔

آج عالمی سطح پر اس بات کا اعتراف کیا جا رہا ہے کہ تیز رفتار ترقی کے ساتھ آلودگی کا جوز ہر آہستہ آہستہ کرۂ ارض کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سے انسانی زندگی کو سب سے زیادہ خطرہ لاحق ہے اور اس کے اسباب و علل میں سب سے اہم عنصر درختوں اور پودوں کی کٹائی ہے۔ آج ہم اس حقیقت کو فراموش کر چکے ہیں کہ ہماری آبادی میں درخت اور پودے جتنے زیادہ ہوں گے، آب و ہوا اتنی ہی صاف و شفاف ہو گی۔ قدرت نے ان درختوں میں جو اوصاف وخواص ودیعت کر رکھے ہیں، ان کی بدولت یہ زمینی اور فضائی آلودگی کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ آج کی یہ ہمہ گیر ترقی یافتہ دنیا جس قدر عروج و کمال کی بلندیوں کو چھو رہی ہے، سائنس داں اور ماہرینِ ارضیات اس بات کا برملا اعتراف کر رہے ہیں کہ صحت مند ماحول اور خوشگوار معاشرے کے لیے درخت اور پودوں کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔ آج ہم اپنے سر کی آنکھوں سے اس حقیقت کو مشاہدہ کر رہے ہیں کہ جن شہروں میں زیادہ آبادی کے ساتھ فیکٹریوں کی بھی بہتات ہے اور وہاں درخت بھی کم ہیں، وہاں کے مکینوں کی صحت بھی متاثر ہوتی ہے اور جن علاقوں میں درختوں کی بہتات ہے، وہاں نہ صرف ماحول خوشگوار ہوتا ہے بلکہ اس کے مثبت اثرات انسانی زندگیوں اور ان کی صحت پر بھی پڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج درختوں کی اہمیت وافادیت کے پیش نظر دنیا بھر میں شجر کاری اور پودے لگانے کی مہم چلائی جا رہی ہے۔ اور عوام کو اس کی اہمیت سے آگاہ کیا جا رہا ہے۔

درختوں اور پودوں کی حفاظت سے متعلق ہماری ذمہ داریاں:

بارش کے قطروں کی طرح اشجار اور پیڑ پودوں کے فائدے، ان کی فیاضی اور راحت رسانی ہر ایک کو عام ہیں۔ دنیا کا ہر ایک خطّہ ان سے بہرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مند اور فیضیاب ہوتا ہے اور ہر ملک وملت کے افراد ان کے متنوع فوائد سے مالا مال ہوتے ہیں۔

پیڑ پودے بلا تخصیص ہر ایک کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اپنے دشمنوں (بلا وجہ درختوں کو کاٹنے اور پودوں کو نقصان پہنچانے والے) کو بھی اپنی فیض بخشیوں سے محروم نہیں ہونے دیتے۔ غرض کہ درختوں اور پودوں کے فائدے افراد، معاشرہ اور حکومت سب کے لیے عام ہیں۔ اس لیے ان کی حفاظت بھی بیک وقت افراد، معاشرہ اور ملک وحکومت سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

درختوں اور پودوں کی حفاظت کے سلسلے میں حکومت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ حکومتی سطح پر درختوں کی حفاظت کا خاص اہتمام کرے۔ جنگلات کو تحفظ فراہم کرے اور حکومت کے فلاحی فنڈ سے کثیر رقوم درخت اور جنگلات کے تحفظ کے لیے مختص کرے۔ جن علاقوں میں پیڑ پودوں کی کثرت ہے یا وہاں ان کی نگہبانی اور دیکھ بھال کے لیے سیکوریٹی گارڈز متعین کریں۔ جنگلوں کی حفاظت کے بھی لیے یہی طریقہء کار اپنائے جائیں۔ جن علاقوں میں درخت اور پودے کم ہیں یا برائے نام ہیں اور وہاں کی زمینیں پیڑ پودوں کے لیے سازگار بھی ہیں، وہاں ازسرِ نو شجر کاری کا اہتمام کرے۔ مرکزی اور صوبائی حکومتیں ملک کے مختلف حصوں اور علاقوں میں اس کام کے لیے کچھ رقبات اور اراضی (پلاٹ) مختص کرے اور منظّم طریقے سے شجر کاری کا اہتمام کرے۔

درختوں اور پودوں کو بلا وجہ کاٹنے، جلانے، اکھاڑنے اور کسی بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہت سے نقصان پہنچانے والوں کے لیے حکومت سزائیں مقرر کرے اور مجرموں کو جرمانہ یا سزا دینے میں کوئی رعایت یا مداہنت نہ برتے۔

حکومت سال میں کچھ ایام خصوصیت کے ساتھ ''شجر کاری'' کے لیے مختص کرے۔ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کو ہدایات دے کہ وہ شجر کاری کی اہمیت اور فوائد پر مشتمل بیانات نشر کریں اور آرٹیکلز شائع کریں۔ صرف پھل دار درختوں کی حفاظت کا ہی بندوبست نہ ہو۔ آج بالعموم دیکھا یہ جاتا ہے کہ حکومت اور عوام اور خصوصیت کے ساتھ زراعت وتجارت پیشہ افراد صرف پھل دار درختوں کی حفاظت کا ہی اہتمام کرتے ہیں۔ باقی غیر پھل دار درختوں پر کوئی خاص توجہ نہیں دیتے۔ اس رویّے میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔ درخت چاہے جس نوعیت کے ہوں، وہ بہر حال ہمارے فائدے کے لیے ہیں۔ ان کی اہمیت وافادیت مسلّم ہے۔ درخت ہمارے محافظ اور دوست ہیں، اس لیے مجموعی طور پر تمام درختوں اور پودوں کی حفاظت ضروری ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ جہاں کہیں بھی درختوں کے جھنڈ اور اور قطاریں ہوں، وہاں ان کی آب پاشی اور اور تزئین وآرائش (کاٹ چھانٹ) کا معقول انتظام کرے۔ جو آراضی حکومت کی ملکیت اور تحویل میں ہیں اور عرصے سے بیکار پڑی ہیں، ان میں زراعت یا شجر کاری کی جائے۔

علاوہ ازیں اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے اساتذہ کو بھی حکومت ہدایات دے کہ وہ شجر کاری سے متعلق ''ثقافتی تقریبات'' منعقد کریں، جن میں طلبہ، ان کے والدین اور ذمہ داروں کو مدعو کیا جائے اور عوام وخواص کو شجر کاری کے فوائد اور اس سے غفلت کے نقصانات سے آگاہ کیا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درختوں کی حفاظت کے سلسلے میں حکومت کی ذمہ داریوں سے متعلق
مندرجہ بالا تحریر سے یہ نہ سمجھا جائے کہ حکومت اس سلسلے میں پوری طرح خاموش اور غفلت کی شکار ہے۔ ایسا ہرگز نہیں۔ ہمارے ملک ہندوستان سمیت بین الاقوامی سطح پر حکومتیں اپنی بساط کے مطابق شجر کاری بھی کر رہی ہیں۔ جنگلات اور درختوں کی حفاظت کا کام بھی انجام دے رہی ہیں ''Earth Day'' (زمین ڈے - یوم ارض) اور ''Planting Day'' (یومِ شجر کاری) منا کر دنیا کی حکومتیں شجر کاری مہم میں حصہ بھی لیتی ہیں۔ لیکن حکومتوں کی طرف سے درختوں کے تحفظ اور ان کی توسیع کے لیے جس منظّم طریقے سے کام ہونا چاہیے، آج وہ نہیں ہو پا رہا ہے۔

سڑکوں اور ہائے ویز کو چوڑا کرنے کے نام پر بے دریغ درخت کاٹے جا رہے ہیں۔ اسی طرح آج بڑی دردی کے ساتھ جنگلات کی کٹائی ہو رہی ہے۔ جتنی تعداد میں درختوں کی کٹائی ہو رہی ہے، اس کے مقابلے میں درختوں کے لگانے کا کام بیس فیصد بھی نہیں ہو رہا ہے۔

چند سال پیشتر ہمارے پڑوسی ملک پاکستان میں ہائی ویز اور سڑکوں کو کشادہ کرنے کے لیے تقریباً ۱۰ کروڑ درخت کاٹے گئے اور اس دوران شجر کاری کے نام پر ایک لاکھ درخت لگائے گئے۔ آج یہی حال ہمارے ملک ہندوستان کا بھی ہے۔ یہ روئے زمین انسانوں کے سروں کی مانند ہیں اور یہ پیڑ پودے گویا زمین کے سر کے بال ہیں۔ انسان کی خوب صورتی گنجے سر سے نہیں، بلکہ بالوں سے بھرے سر سے ہے۔ آج ہم بے دردی کے ساتھ درختوں کو کاٹ کر زمین کو گنجا کر رہے ہیں اور ان کی خوب صورتی بگاڑ رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شجر کاری کے فوائد، پیڑ پودے سے غفلت و بے توجہی، درختوں کی اندھا دھند کٹائی اور اس کے مقابل نئے درخت نہ لگائے جانے کے نقصات سے متعلق روزنامہ ''نوائے وقت'' کی یہ چشم کشا تحریر (رپورٹ) پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے:

درخت صدقۂ جاریہ ہیں۔روئے زمین پر جابجا پھیلے پیڑ پودے بنی نوع انسان کے لیے قدرت کا انمول تحفہ ہیں۔درخت نہ صرف سایہ فراہم کرتے ہیں بلکہ یہ ماحولیاتی آلودگی کو کم کرنے میں بھی مدد ومعاون ثابت ہوتے ہیں۔ درخت سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچاؤ اور زمین کے کٹاؤ کو روکنے کا اہم ذریعہ ہیں۔ ماہرین کے مطابق کسی بھی ملک کے کل رقبے کے ۲۵/ فیصد حصّے پر جنگلات کا ہونا بیحد ضروری ہے۔ درختوں کے یہ فوائد تو ماحول سے متعلق ہیں۔ تاہم یہ انسان کے فائدے کے لیے بھی کام آتے ہیں۔ مزیدار شیریں پھل ان سے ہی حاصل کیے جاتے ہیں۔ درختوں کی لکڑی فرنیچر، مکانوں کے شہتیر اور دیگر مقاصد کے لیے استعمال میں لائی جاتی ہے۔ درختوں ہی کی بدولت بارش کا موجب بننے والے بادل وجود میں آتے ہیں۔

ہمارا ملک پاکستان اس لحاظ سے خوش قسمت ہے کہ اللہ تعالی نے اسے چار موسموں کے خوبصورت انعام اور نعمت سے نوازا ہے۔لیکن اس کے باوجود ہم اس سے خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا سکے ہیں۔ پاکستان میں کل رقبے کے صرف ۴٪ فیصد حصّے پر جنگلات ہیں، جو انتہائی کم اور قابل تشویش ہے۔ یوں تو سال میں دو مرتبہ ''شجر کاری'' کا موسم آتا ہے جس میں بڑے اہتمام

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سے شجر کاری مہم کا آغاز کیا جاتا ہے اور سینکڑوں پودے لگائے جاتے ہیں لیکن ان پودوں کے حوالے سے پھر کوئی رپورٹ سننے کو نہیں ملتی کہ آیا ان کی نگہداشت کے لیے لائحہ عمل اختیار کیے گئے یا نہیں۔ اور وہ پودے پروان چڑھنے کے بعد تناور درخت بننے میں کامیاب ہوئے یا نہیں اور یہ کہ عرصہ دراز سے جاری شجر کاری مہم کی بدولت اب تک درختوں کا تناسب کیوں ٹھیک نہ ہوسکا۔

یہ وہ سوالات ہیں جو یقیناً اہل فکر کے اذہان میں سر اٹھاتے ہیں۔ دنیا میں ''گلوبل وارمنگ'' کی بازگشت بھی عرصہ دراز سے سنائی دے رہی ہے، جس کی رو سے کرّۂ ارض کے درجۂ حرارت میں خطرناک حد تک اضافہ ہورہا ہے۔ یوں تو اس کی کئی وجوہات ہیں۔ تاہم ان سب میں ایک بات مشترک ہے کہ گلوبل وارمنگ انسان کی ہی بے ربط طرزِ زندگی کا حاصل ہے۔ صنعتی ترقی نے جہاں انسانی زندگی میں پُرآسائش تبدیلیوں کو یقینی بنایا ہے تو دوسری طرف اس کی وجہ سے زمین کے ماحول میں عدم توازن کی صورتِ حال بھی پیدا ہوگئی ہے۔ جس رفتار سے گاڑیوں کا استعمال بڑھ رہا ہے، فیکٹریاں تیّار کی جارہی ہیں، اس لحاظ سے ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ دوسری طرف ماحول کی حفاظت کی بھی تدبیر کی جاتی۔ لیکن مقامِ افسوس ہے کہ انسان پُرتعیّش زندگی کی بھول بھلیّوں میں کھو کر رہ گیا ہے۔ گلوبل وارمنگ میں اضافے کا ایک سبب درختوں کا کٹنا بھی ہے۔ یہاں بھی حضرتِ انسان کے ہاتھوں کی کارستانی ملاحظہ کیجیے کہ درخت تو اندھا دھند کاٹے جارہے ہیں، لیکن اس حساب سے ان کی جگہ نئے پودے لگانے میں غفلت اور کوتاہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے کام لیا جاتا ہے۔ درخت جس رفتار سے کٹ رہے ہیں، اس کے نتائج میں فضا میں آکسیجن کم اور کاربن ڈائی آکسائیڈ زیادہ ہو رہی ہے۔ درخت چوں کہ کاربن ڈائی آکسائیڈ بطور خوراک استعمال کرتے ہیں، لہٰذا اگر درخت کاٹ دیے جائیں تو فضا میں اس کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے اور اس کے نتیجے میں گلوبل وارمنگ یا زمینی تپش میں اضافہ ہوتا ہے۔

(روزنامہ نوائے وقت، پاکستان، ۲۰/مارچ ۲۰۱۷ء)

ابھی چند ماہ پیشتر پاکستان کی عمران خان حکومت نے پورے ملک میں دس ارب درخت لگانے کا اعلان کیا ہے، جو ایک خوش آئند اور قابل تقلید امر ہے۔

ہمارے وطنِ عزیز ہندوستان کو بھی چاہیے کہ وہ شجر کاری مہم میں پہلے سے کئی گنا زیادہ بیداری لائے اور پاکستان جیسے چھوٹے ملک نے جب دس ارب درخت لگانے کا اعلان کیا ہے تو ہندوستان اپنے ملک کے وسیع رقبے کے لحاظ سے پچاس ارب درخت لگانے کا نہ صرف یہ کہ اعلان کرے بلکہ منصوبہ بند طریقے سے اس بابرکت مہم کا عملاً آغاز کرے اور اسے انجام تک بھی پہنچائے۔ دنیا کے دیگر ممالک کی طرح ہندوستان میں بھی شجر کاری کی اشد ضرورت ہے، تاکہ گلوبل وارمنگ، ماحولیاتی آلودگی اور موسمیاتی تبدیلیوں سے رونما ہونے والے مسائل سے نمٹا جا سکے۔

درختوں اور پودوں کی حفاظت کے سلسلے میں حکومتوں کے علاوہ ہمارے سماج اور اس میں بسنے والے افراد بھی اپنی ذمہ داریاں انجام دیں۔ حکومت کی طرف سے اٹھائے گئے فلاحی اقدامات عوام اور رعایا کے تعاون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بغیر کامیابیوں سے ہمکنار نہیں ہو سکتے۔ اس سماج اور افراد کو چاہیے کہ وہ حکومت کی شجر کاری مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ بلا ضرورت درختوں کو کاٹنے سے پرہیز کریں۔ اپنے محلوں اور آبادیوں کو پیڑ پودوں سے زینت بخشیں۔ نئی نسل اور بالخصوص اپنی اولاد کو شجر کاری کی اہمیت اور اس کے فوائد بتائیں۔ بیکار پڑی ہوئی زمینوں کو آباد کریں۔ ان میں کاشت کریں یا پودے لگائیں۔ آج کل عام طور سے یہ دیکھا جاتا ہے کہ مسلمان اپنی مزروعہ آراضی زراعت اور کاشت کاری کے لیے غیر مسلموں کو دے دیتے ہیں اور ایک معاہدے کے تحت ان سے اناج اور فصلیں وصول کرتے ہیں۔ راقم کے ناقص خیال کے مطابق مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنی زمینوں کی کاشت خود کریں، تاکہ اس کا پورا فائدہ بھی انہیں مل جائے اور حدیث شریف میں زراعت اور پودے لگانے کی جو فضیلت و ثواب وارد ہوا ہے، وہ اس کے مستحق بھی ٹھہریں۔

اسلام میں درخت اور پودے کاٹنے کی ممانعت:

مذہب اسلام نے درختوں اور پودوں کو لگانے اور ان کی حفاظت کرنے کا حکم دیا ہے اور بلا ضرورت کاٹنے، جلانے اور کسی بھی جہت سے ان کو نقصان پہنچانے سے منع کیا ہے۔

ارشاد ربّانی ہے:

”إِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ“.

(قرآن الکریم، سورۃ البقرۃ، آیت:۲۰۵)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور جب اسے اقتدار ملتا ہے تو زمین میں فساد برپا کرتے ہیں، کھیتی اور نسل کو ہلاک کرتے ہیں اور اللہ فساد (مفسدین) کو پسند نہیں کرتا۔

علامہ حافظ ابن کثیر شافعی اس آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

”فهذا المنافق ليس له همة إلا الفساد فى الأرض، وإهلاك الحرث، وهو: محل نماء الزروع والثمار والنسل، وهو: نتاج الحيوانات الذين لا قوام للناس إلا بهما.“

”وقال مجاهد: إذا سعى فى الأرض فسادا، منع الله القطر، فهلك الحرث والنسل .(والله لا يحب الفساد) أى: لا يحب من هذه صفته، ولا من يصدر منه ذلك.“

(تفسیر ابن کثیر، ۲/۲۷۱، مؤسسۃ قرطبۃ، قاھرہ)

یعنی ان منافقین ومفسدین کا کام فساد فی الارض اور کھیتوں کو تباہ و برباد کرنے سوا اور کچھ نہیں۔ یہ کھیت کھلیان، بیج اور پھل کی نشو ونما اوران کی ترقی کا محل ہے۔ حیوانات کو غذا یہیں سے حاصل ہوتی ہے اور انسان کی بقا انہیں چیزوں پر موقوف ہے۔ حضرت امام مجاہد کا قول ہے کہ جب یہ منافقین زمین میں فساد برپا کرتے ہوئے کھیتوں اور فصلوں کو نقصان پہنچاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بارش کو روک لیتا ہے، جس سے کھیت اور نسل ہلاک اور تباہ ہونے لگتی ہے۔ اور جو لوگ ان اوصاف سے متصف ہوں اور ان سے یہ فتنہ وفساد ظاہر ہو، اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ناپسند فرماتا ہے۔

مؤطا امام مالک کی حدیث ہے:

﴿وحدثنى عن مالك، عن يحيى بن سعيد، ان ابا بكر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الصدیق بعث جیوشا، فخرج یمشی مع یزید بن سفیان وقال: انی موصیک بعشر: لا تقتلن لا امرأة و لا صبیا و لا کبیرا هرما، ولا تقطعن شجرا مثمرا، ولا تخربن عامرا، ولا تعرقن شاة ولا بعیرا الا لمآکله ولا تحرقن نخلا ولا تفرقنه، ولا تغلل و لا تجبن.

(المؤطا للامام مالک، کتاب الجہاد، حدیث: ۱۰، ص: ۲۳۷، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

ترجمہ: حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلامی لشکر کو جنگ کے لیے ملک شام بھیجتے وقت کہا: میں تم لوگوں کو دس چیزوں کی وصیت کرتا ہوں:

(۱) کسی بچے کو قتل نہ کرنا۔ (۲) عورت کو قتل نہ کرنا۔ (۳) کسی بوڑھے کو قتل نہ کرنا۔ (۴) پھل دار درخت کو نہیں کاٹنا۔ (۵) آباد شدہ مکان کو برباد مت کرنا۔ (۶) بکری اور اونٹ کے پیروں کو نہیں کاٹنا، ہاں کھانے کے لیے ذبح کر سکتے ہو۔ (۷) کھجور کے درختوں کو پانی میں نہ ڈبونا (۸) اور نہ ان کو جلانا۔ (۹) امانت میں خیانت نہ کرنا۔ (۱۰) اور میدان جنگ میں بزدلی نہ کرنا۔

مذکورہ بالا روایت سے ظاہر ہے کہ اسلام جنگ کی حالت میں بھی پھل دار درختوں کو کاٹنے سے منع کرتا ہے اور جب جنگ کے دوران یہ احتیاط برتنے کا حکم ہے تو عام حالتوں میں کس قدر ان کی حفاظت کا حکم ہوگا؟ اس موقع پر اردن کے مشہور عالم شیخ حسن تیسیر شموط حفظہ اللہ تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے ایک سوال کے جواب میں قدرے جذباتی انداز میں لکھا ہے:

”فان حرم الاسلام قطع الاشجار فی الحرب، فالاهتمام بها ورعایتها فی الاوقات العادیة واجب علی کل مسلم و مسلمة.“

یعنی جب اسلام نے حالت جنگ میں درختوں کو کاٹنے سے منع کیا ہے تو عالم حالتوں میں ان کی حفاظت اور دیکھ بھال تمام مسلمان مرد وعورت پر واجب ہے۔

”یہاں یہ حقیقت پیش نظر رہے کہ شریعت اسلامی میں ضرورت کے تحت درختوں کو کاٹنے کی اجازت ہے۔ بوجہِ ضرورت صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے درختوں کا کاٹنا ثابت ہے۔ ہاں! بلا وجہ اور بلاضرورت درختوں کو کاٹنے اور ان کو نقصان پہنچانے کی شریعت میں ممانعت ہے۔

چنانچہ مصنَّف عبد الرزاق اور مجمع الزوائد کی حدیث ہے کہ بیری کے درخت کاٹنے والے پر اللہ کی لعنت ہے۔

”لعن الله قاطع السدر“

(الف: مجمع الزوائد،۶۹/۴، دارالکتاب العربی، بیروت)

(ب: مصنف عبد الرزاق، ۱۱/۱۱ حدیث: ۱۹۷۵۷، المکتب الاسلامی، بیروت)

مجمع الزوائد کے محشی نے اس حدیث کے تحت حاشیہ میں لکھا ہے:

”قیل اراد به سدر مکة، لانها حرم وقیل: سدر المدینة، نهی عن قطعه لیکون انسا او ظلا لمن یهاجر الیها .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وقیل: اراد السدر الذی یکون فی الفلاۃ یستظل بھا ابناء السبیل."

(حاشیہ مجمع الزوائد، ۶۹/۴)

یعنی کہا گیا ہے کہ اس حدیث میں مکہ شریف یا مدینہ منورہ کے بیری کے درخت کاٹنے کی نہی ہے، کیوں کہ یہ دونوں حرم ہیں۔ اس کے کاٹنے کی ممانعت اس لیے آئی ہے تاکہ انسان کو اس سے اُنس اور سایہ نصیب ہو اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے جنگل کا بیری کا درخت مراد، جس کے سائے میں مسافر آرام کرتے ہیں۔

حضرت عمرو بن عوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے قبیلۂ ثقیف کے ایک شخص کو بیری کے درخت کو اجاڑتے ہوئے دیکھا تو ان سے کہا کہ ایسا مت کرو۔ کیوں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو بیری کے درخت کو (بلا وجہ) اکھاڑے، اللہ تعالیٰ اس کے اوپر عذاب کی کھیتی کرے گا۔ اس لیے میں بیری کے درخت کو اکھاڑنے کو ناپسند کرتا ہوں، چاہے وہ کھیت میں ہو یا کسی اور جگہ۔

(مصنف عبدالرزاق، ۱۲/۱۱، حدیث: ۱۹۷۵۸، المکتب الاسلامی، بیروت)

فقہ وشریعت کے مندرجہ ذیل مسائل بھی ہمیں درختوں اور پودوں کی اہمیت سے آگاہ کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ سبز پودوں اور ہریالیوں کو اکھاڑنے سے باز رہنا چاہیے۔ پہلا مسئلہ یہ ہے کہ اگر قبر کے اوپر یا اس کے اردگرد گھاس اور خودرو پودے اُگ آئیں تو انہیں اکھاڑنا نہیں چاہیے، کیوں کہ جب تک یہ تر رہتے ہیں، تسبیحِ الٰہی میں مشغول رہتے ہیں اور اس سے اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہوتا ہے اور مردے کا دل بہلتا ہے۔

حضرت علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

”یکرہ أیضًا قطع النبات الرطب من المقبرۃ دون الیابس کما فی البحر والدرر وشرح المنیۃ وعللہ فی الإمداد بأنہ ما دام رطبًا یسبح اللہ تعالی فیانس المیت وتنزل بذکرہ الرَّحمۃ.“

(درمختار، ۱/۶۰۴، مکتبہ نعمانیہ، دیو بند، سہارن پور)

یعنی قبرستان سے خود رو پودے اور ہری گھاس اکھاڑنا مکروہ ومنع ہے۔ کیوں کہ اس کی تسبیح سے میت کو اُنس ہوتا ہے اور اس کی تسبیح کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے، پس اس کو کاٹنا گویا میت کا حق ضائع کرنا ہے۔

کھجور کی تر شاخ سے عذاب میں تخفیف:

ترجمہ: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک بار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گذرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب کوئی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں، بلکہ ان میں سے ایک کو پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے اور دوسرے کو غیبت کرنے کی وجہ سے ہو رہا ہے۔

(سنن ابن ماجۃ، کتاب الطہارۃ، باب التشدید فی البول، حدیث: ۳۴۹، ص:۶۱ دارالحضارۃ للنشر والتوزیع، ریاض)

اور مشکوٰۃ شریف کی حدیث میں مذکورہ عبارات کے ساتھ ان الفاظ

www.KitaboSunnat.com

کا بھی اضافہ ہے:

”ثم اخذ جریدة رطبة فشقها بنصفین ثم غرز فی کل قبر واحدة .قالوا: یارسول اللہ! لم صنعت ھذا، فقال: لعلہ ان یخفف عنھما مالم ییبسا.“

یعنی دونوں قبروں پر عذاب ہوتے دیکھ کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک تر شاخ لے کر اس کو دو حصے میں چیرا اور دونوں قبروں پر گاڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ جب تک یہ شاخ تر اور ہری رہے گی ان دونوں کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔

پھل دار درخت کے نیچے پیشاب پاخانہ کرنے کی ممانعت:

ہرے بھرے پودے، پھل دار اور سایہ دار درخت، چوں کہ انسان و حیوان، چرند و پرند سب کے لیے ضروری اور نفع بخش ہیں، اس لیے شریعت نے درخت کے پتّوں سے استنجاء کرنے سے منع کیا ہے۔ اسی طرح پھل دار درخت، کھیت (جہاں ہریالی اور اناج بوئے گئے ہوں) اور درخت کے سایہ تلے جہاں لوگ بیٹھتے ہیں، پیشاب پاخانہ مکروہ وممنوع ہے۔

المعجم الأوسط للطبرانی کی حدیث ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل دار درخت اور جاری نہر کے کنارے پیشاب و پاخانہ کرنے سے منع فرمایا:

”نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أن یتخلی الرجل تحت شجرة مثمرة، ونھی أن یُتخلی علی ضَفَّة نھر جار“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

"ویکرہ البول و الغائط فی الماء جاریا کان او راکدا ویکرہ علی طرف نھر او بئر او حوض او عین او تحت شجرۃ مثمرۃ او فی زرع او فی ظل ینتفع بالجلوس فیہ."

(فتاوی ہندیہ معروف بہ "فتاویٰ عالمگیری" کتاب الطہارۃ، ۵۰/۱، زکریا بک ڈپو، دیوبند)

یعنی جاری پانی، ٹھہرے ہوئے پانی یا نہر یا کنوئیں یا حوض یا چشمہ کے کنارے یا پھل دار درخت کے نیچے یا کھیتی میں یا ایسے سایہ میں جہاں لوگ بیٹھ کر حظ اٹھاتے ہیں، پیشاب یا پائخانہ کرنا مکروہ ہے۔

لہٰذا درخت اور پودوں کے احترام کے ساتھ ان کے فروغ اور تحفظ کا اہتمام ضروری ہے۔

"الجہاد فی الاسلام" کا یہ اقتباس بھی ہمارے دعویٰ (یعنی بلا ضرورت عام حالتوں میں درختوں اور پودوں کو اکھاڑنے کی ممانعت) کو ثبوت فراہم کرتا ہے۔

افواج کی پیش قدمی کے وقت فصلوں کو خراب کرنا، کھیتوں کو تباہ کرنا، بستیوں میں قتل عام اور آتش زنی کرنا، جنگ کے معمولات میں سے ہے۔ مگر اسلام اس کو فساد سے تعبیر کرتا ہے اور سختی کے ساتھ ناجائز قرار دیتا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شام وعراق کی طرف فوجیں بھیجتے وقت جو ہدایات دی تھیں، ان میں سے ایک ہدایت یہ بھی تھی کہ بستیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو ویران نہ کرنا اور فصلوں کو خراب نہ کرنا۔ اس میں شک نہیں کہ اگر جنگی ضروریات کا تقاضا ہو تو درختوں کو کاٹنے اور جلا کر میدان صاف کر دینے کی اجازت ہے، جیسا کہ بنی نضیر کے محاصرہ میں کیا گیا، لیکن تخریب کی نیت سے ایسا کرنا بالاتفاق ممنوع ہے۔

(الجہاد فی الاسلام، ص: ۲۲۷، ۲۲۷، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور)

مسلم حکومتوں میں درخت، پودے اور باغات لگانے کا اہتمام:

حدیث شریف میں مسلمانوں کو کھجور کے درخت سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اور وجہِ شبہ یہ بیان کی گئی ہے کہ جس طرح کھجور کے درخت کا ہر حصہ مفید اور نفع بخش ہوا کرتا ہے، اسی طرح ایک سچے پکے مسلمان کا ہر قول و عمل انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے ہوا کرتا ہے۔ عہدِ رسالت سے بیسویں صدی عیسوی کے اختتام تک علماء و مشائخ اور مسلم امراء و سلاطین نے جو دینی، علمی، روحانی، صنعتی اور تمدّنی کارنامے انجام دیے ہیں، انہیں تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ اہل جہاں نے مسلمانوں سے جہاں بانی و حکمرانی کے اصول بھی سیکھے ہیں اور تمدّنی کاموں کے طریقے بھی سیکھے ہیں۔

مسلمانوں کے تمدنی کارنامے، جن سے پوری دنیائے انسانیت فیضیاب اور بہرہ مند ہوئی ہے، تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ تمدّن کا دائرہ نہایت وسیع ہے، اس میں حکومت و سیاست، تہذیب و معاشرت، علوم و فنون اور اجتماعی زندگی کے سارے شعبے آ جاتے ہیں۔ دورِ خلافت، سلطنتِ بنو امیہ و عباسیہ اور مغل سلطنت کے علاوہ مختلف حکومتوں میں مسلم حکمرانوں نے جہاں اور دیگر فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، وہیں زراعت، شجر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کاری اور باغات لگانے کا بھی خوب اہتمام کیا اور اپنے ملکوں اور شہروں کو جنت الفردوس کا نمونہ بنایا۔تقریباً تمام مسلم حکمرانوں نے شجر کاری و باغبانی کے کاموں میں مستعدی دکھائی ہے اور اپنی دلچسپی کا مظاہرہ کیا ہے، جن کی تفصیلات تاریخ کی کتابوں میں موجود ہیں۔

راقم الحروف نہایت اختصار کے ساتھ یہاں چند مثالیں پیش کرتا ہے۔

سلطنت عبّاسیہ کے تمدنی کارناموں پر روشنی ڈالتے ہوئے شاہ معین الدین ندوی ''تاریخ اسلام'' میں لکھتے ہیں:

خلیفہ معتصم باللہ کے کئی باغات تھے۔ ہر باغ کے وسط میں ایک عمارت، نشست گاہیں اور وسیع سبزہ زار تھے۔ دربار عام کے لیے ایک مستقل عمارت تھی، جس میں معتصم دوشنبہ اور جمعہ کو دربار کرتا تھا۔اس سے متصل خزائن عامہ اور خزائن خاصہ کی عمارتیں تھیں۔سامرا (بغداد کے قریب کا شہر) کی زمین پہلے بالکل بنجر تھی، پانی کمیاب تھا، معتصم نے اس کو زرخیز اور شاداب بنانے کے لیے تمام ممالک محروسہ سے آبی زمین شناخت کرنے والے اور اس سے پانی نکالنے والے مہندسین اور کھیتی، باغبانی اور زمین کو زرخیز بنانے والے ماہرین جمع کر کے یہاں نہریں نکلوائیں اور بکثرت باغات لگوائے۔اس کے علاوہ مختلف حصوں کو زرخیز بنانے کا کام بڑے بڑے ترکی امراء کو علاحدہ سپرد کیا۔بغداد، بصرہ اور علاقۂ سواد سے کھجور کے درخت اور جزیرۂ شام، عراق، خراسان، رے وغیرہ سے پھل پھول کے درخت اور سبزیوں اور ترکاریوں کے بیج منگا کر لگائے۔معتصم کی کوششوں سے یہ بنجر علاقہ نہایت سرسبز وشاداب ہوگیا اور یہاں باغوں، پھلوں، میووں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ترکاریوں کی اتنی کثرت ہوگئی کہ خاص سامرا اور اس کے مواضعات کے باغات کی آمدنی چار لاکھ اشرفی سالانہ تھی۔

(تاریخ اسلام، ۴/ ۳۸ ۷، ۳۹ ۷، مکتبہ مدنیّہ، دیو بند)

معین الدین ندوی مزید لکھتے ہیں:

عباسی تمدن کی ساری نیرنگیاں عجمی تھیں اور سرزمین عجم سراپا باغ و بہار ہے۔ اس لیے عباسی خلفاء و امراء کو آبِ رواں، باغات اور سبزہ زار سے بھی بڑا ذوق تھا۔ بغداد کی گلی گلی میں نہریں رواں تھیں اور خلیفہ معتصم نے سامرا کی بنجر زمین کو لہلہاتا ہوا سبزہ زار بنا دیا تھا۔

یعقوبی نے بغداد کی نہروں کی کثرت کے سلسلے میں لکھا ہے کہ اہل بغداد نے بصرہ اور کوفہ کی کھجوریں یہاں لگائیں۔ اس کی زمین کی خوبی اور زرخیزی کی وجہ سے بصرہ اور کوفہ سے بھی زیادہ کھجور یہاں پیدا ہونے لگی۔ اس کے علاوہ انہوں نے مختلف قسم کے درخت لگائے اور عجیب وغریب قسم کے پھل پیدا کیے اور بغداد میں پانی کی کثرت کی وجہ سے بکثرت باغ وچمن پیدا ہوگئے۔ سرمن رایٰ کی بنجر زمین کو بھی معتصم نے سرسبز و شاداب بنایا۔ اس نے یہاں متعدد مستقل باغ لگوائے اور ہر باغ میں نشست کے لیے عمارات اور تفریح کے لیے حوض، تالاب اور کھلے میدان تھے۔ اس کے علاوہ مختلف خلفاء نے (اپنے اپنے عہد حکومت میں) باغات لگوائے۔ کتابوں میں ان کے حسب ذیل نام ملتے ہیں:

قصور، شماسیہ، رقہ، قصر احمری، روضۃ الریاض۔

یہ باغات غالباً بغداد کے باہر تھے اور خلفاء کے موسم میں یہاں رہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے۔ بعض خلفاء نے باغات کی آرائش میں بڑی جدّتیں کیں۔ عضد الدولہ دیلمی نے بغداد میں ایک باغ لگوایا تھا، جو ''بستان مخرم'' کے نام سے موسوم تھا، اس کی تعمیر پر پچاس لاکھ درہم صرف ہوئے تھے۔

(ایضاً: حصہ چہارم، ص: ۷۴۱، ۷۴۲-۷۴۲)

سلطنت عباسیہ کے علاوہ ہندوستان میں قائم مختلف سلطنتوں کے حکمرانوں نے ملکی اصلاحات اور تمدنی لحاظ سے قابل رشک خدمات انجام دیں۔ اس سلسلے میں شیر شاہ سوری کا نام سب سے زیادہ اہم اور نمایاں ہے۔ ہندوستان کی مسلم حکومت کی تاریخ میں شیر شاہ سوری کا نام کافی اہمیت کا حامل ہے۔ ایک کامیاب، جری، مدبّر اور اولوالعزم حکمراں کی حیثیت سے ان کا نام ہمیشہ لیا جائے گا۔

ان کی زندگی بڑی ہمہ ہمی اور سیاسی ہنگامہ خیزی میں گذری اور سکون سے حکومت کرنے کا موقع انہیں بہت کم ملا۔ تاہم انہوں نے اپنے دورِ حکومت میں ملک اور باشندگان وطن کے بیشمار فلاحی کام کیے۔ آج کی مہذب اور ترقی یافتہ حکومتیں سڑکوں اور شاہراہوں کے دونوں طرف درخت اور پودے لگانے کا جو اہتمام کر رہی ہیں، یہ گُر انہوں نے اسی باکمال حکمراں شیر شاہ سوری سے سیکھا ہے۔ شیر شاہ کا اصل نام فرید خان تھا۔ ۱۴۸۶ء میں پیدا ہوئے جو پشتون کی مشہور شاخ اسحاق زئی کا بڑا بیٹا تھا۔ جون پور میں تعلیم پائی۔ ۲۱ رسال والد کی جاگیر کا انتظام چلایا، پھر والیِ بہار کی ملازمت کی۔ جنوبی بہار کے گورنر بھی بنے۔

کچھ عرصہ شہنشاہ بابر کی ملازمت کی اور آخر میں مغل شہنشاہ ہمایوں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شکست دے کر ہندوستان پر اپنی حکمرانی قائم کی۔ وہ بابر کے معمولی جاگیردار تھے لیکن دلیر، پُر جوش، جواں مرد اور اولوالعزم شیر شاہ نے مغل سلطنت کے بنیاد گزار بابر کے صاحبزادے ہمایوں کو ایک بار نہیں دو دو بار شکست دی۔ پہلی بار چوسہ کے میدان میں اور دوسری بار قنوّج کے میدان میں، جس کے نتیجے میں ہمایوں کو برسوں دربدری کی زندگی گزارنی پڑی۔

بہرکیف! انہوں نے اپنی مملکت میں بہت سی اصلاحات نافذ کیں اور اپنے تعمیری کاموں کی وجہ سے ہندوستان کے ''نپولین'' کہلائے۔ سنار گاؤں سے دریائے سندھ تک ایک ہزار پانچ سو کوس لمبی جرنیلی سڑک تعمیر کروائی، جو آج تک جی ٹی روڈ کے نام سے موجود ہے۔

شہنشاہ اکبر مملکت کا انتظام چلانے میں شیر شاہ سوری سے بڑا متاثر تھا۔ ۲۲ مئی ۱۵۴۵ء میں بارود خانہ کے اچانک پھٹ جانے سے وفات پائی۔

مؤرخین شیر شاہ سوری کو برّصغیر کی اسلامی تاریخ کا عظیم رہنما، فاتح اور مصلح مانتے ہیں۔

وہ ہندوستان کے پہلے حکمراں تھے جنہوں نے عوامی فلاح و بہبود کی جانب بھرپور توجہ دی اور ایسے ایسے کارنامے انجام دیے کہ تاریخ کی کتابوں میں سنہرے حروف میں لکھے گئے اور ان کے نقوش آج تک موجود ہیں۔

ساڑھے پانچ سو سال قبل انہوں نے شجر کاری و باغبانی سمیت زرعی اصلاحات کا جو قابل تعریف کام کیا تھا، اس کی پیروی بعد کے حکمرانوں نے بھی کی۔ مغل سلاطین کے تمدنی کارنامے دراصل نقشِ ثانی ہیں۔ نقشِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوّل شیر شاہ کے تمدنی کارنامے ہیں۔ انھوں نے سہسرام سے پشاور تک گرینڈ ٹرنک روڈ یعنی جرنیلی سڑک کی تعمیر کروائی اور اس کے کنارے کنارے سایہ دار اور پھل دار اشجار لگوائے۔

شیر شاہ سوری کی عوامی خدمات اور ملک کی تعمیر و ترقی پر گفتگو کرتے ہوئے ودیا بھاسکر لکھتے ہیں:

شیر شاہ نے تمام بڑے شہروں میں عدالتیں قائم کیں۔ تمام ملک میں دو دو کوس کی دوری پر مسافروں کے لیے سرائیں تعمیر کیں۔ اس نے ایک شاہراہِ اعظم مشرق میں بنگال کے سمندری کنارے پر واقع سنار گاؤں سے لے کر مغرب میں پنجاب میں واقع قلعۂ روہتاس تک بنوائی۔ اس شاہراہ پر اس نے متعدد سرائیں مسافروں کے آرام اور سہولت کے لیے تعمیر کی۔ شیر شاہ سوری نے سڑکوں کے دونوں طرف پھل دار اور سایہ درخت لگوائے، تا کہ گرمی کے موسم میں مسافران کے سایہ تلے آرام کر سکیں۔

(شیر شاہ سوری، ص: ۱۰۵، ۱۰۶، فیکٹ پبلیکیشنز، لاہور)

شجر کاری اور باغبانی کے حوالے سے مغل حکمرانوں کی کاوشوں پر روشنی ڈالتے ہوتے ہوئے جناب عبدالسلام ندوی لکھتے ہیں:

زمین کی پیداوار میں درخت، پھل، پھول اور میوے نہایت نمایاں حیثیت رکھتے ہیں اور اس تمدنی ترقی کے سلسلے میں ہم کو فیروز شاہ کا نام نہایت نمایاں نظر آتا ہے۔ شمس سراج عفیف نے ''تاریخ فیروز شاہی'' میں لکھا ہے کہ فیروز شاہ کو باغات لگانے کا بہت ذوق تھا، جن میں مختلف قسم کے انگور پیدا ہوتے تھے اور ایک پیسہ سیر کے حساب سے فروخت ہوتے تھے۔ فیروز

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

شاہ نے شہر حصار فیروزہ کو آباد کیا تو نہایت کثرت سے درخت اور باغات لگائے، جن میں ہر قسم کے پھول اور پھل ہوتے تھے۔

فیروز شاہ کے بعد سلطان محمود بیگڑہ نے گجرات میں نہایت کثرت سے پھل دار درخت مثلاً: آم، انار، کھرنی، جامن، گولر، بیل اور مہوے لگوائے اور پانچ کوس لمبا اور ایک کوس چوڑا ایک باغ جس کا نام ''باغِ فردوس'' تھا، لگوایا اور اس میں آم، کھرنی اور آنولے کے نو لاکھ درخت نصب کروائے۔ اس کے زمانے میں بعض امراء نے انجیر اور بانس کا درخت بیجانگر اور دکن سے منگوا کر گجرات میں لگوایا۔ اس کے بعد تیموریوں (مغلوں) کا دور شروع ہوا تو انہوں نے پھولوں، پھلوں اور باغوں کی ترقی میں اور بھی زیادہ نفاست و لطافت سے کام لیا اور اکبر کے زمانے میں اس میں خاص طور سے ترقی ہوئی۔ مثلاً: میووں میں شیرینی اور لطافت پیوند لگانے سے زیادہ ہو جاتی ہے، لیکن اکبری دور سے پہلے ہندوستان میں پیوند لگانے کا بالکل رواج نہیں تھا۔ سب سے پہلے اکبر کے زمانے میں محمد قلی افشار نے جو کشمیر میں ''داروغۂ باغات'' تھے، کابل سے شاہ آلو منگا کر پیوند لگایا اور پھر اس کا رواج عام ہو گیا۔

شاہ آلو کے علاوہ اکبر کے زمانے میں اور بھی بہت سے میوے ولایت سے میں ہندوستان آئے۔ اناس بھی اسی زمانے میں یورپ سے آیا۔ چنانچہ جہاں گیر ''تزک'' میں لکھتا ہے:

در ایام دولت حضرت آشیانی اکثر میوہائے ولایت کہ در ہند نبود بہم رسید۔ اقسام انگور ہا از صاحبی و حبشی و کشمکشی در شہر ہائے مقرر گشت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پستہ آج کل ہندوستان میں پیدا نہیں ہوتا، لیکن اکبر کے زمانے میں پستہ لگایا گیا اور یہ بار آور ہوا۔ اس کے علاوہ جو پھل اور میوے پیدا ہوتے تھے، ان کی زراعت وتجارت میں ترقی ہوئی۔

اکبری دور سے پہلے خربوزے نہیں ہوتے تھے۔ سب سے پہلے عبد الرحیم خان خاناں نے آدمی بھیج کر عراق اور خراسان سے تخم منگوائے اور گجرات کے ایک گاؤں بلکوارہ میں جس کی آب وہوا مناسب تھی، اس کی کاشت کرائی۔ پہلے سال نہایت عمدہ خربوزے ہیدا ہوئے اور دو سال میں اتنی ترقی ہوئی کہ عراق وخراسان کے لوگ بھی اتنی ترقی نہیں کر سکتے تھے۔

اس کے بعد جہاں گیر کا دور حکومت آیا اور اس نے کشمیر میں پیوند کے ذریعے میوہ اور درختوں کی خاص طور پر اصلاح وتربیت کی۔ جہاں کے دور حکومت کی یہ خاص خصوصیت ہے کہ اس کے زمانے میں میوؤں اور پھلوں کی تجارت میں بے انتہا ترقی ہوئی اور بیرونی ممالک سے اس قدر اور اتنے قسم کے میوے ہندوستان آئے جو اکبر کے زمانے میں بھی نہیں آئے تھے۔ چنانچہ ''تزک جہاں گیری'' میں اس نے ان میوؤں کا متعدد مقامات پر ذکر کیا ہے۔

سلاطین تیموریہ میں اس حیثیت سے شاہجہانی عہدِ حکومت خاص طور پر امتیاز رکھتا ہے کہ اس کے زمانے میں عمارات کے ساتھ لاہور اور کشمیر میں نہایت عمدہ باغات تیار ہوئے۔ چنانچہ شاہ جہاں نے لاہور میں ایک نہر کھودوائی تو اس کے کنارے، اطرافِ شہر جو پست و بلند جگہیں تھیں، ایک باغ بنوایا، جس میں متعدد حوض، نہریں، آبشار اور فوّارے تھے اور یہ آٹھ لاکھ روپیہ کے صرفہ سے خلیل اللہ خان کے اہتمام میں تیار ہوا تھا۔ اس باغ کا نام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''شالیمار باغ'' ہے، جو آج بھی موجود ہے۔ اس کے تعلق سے صاحبِ مآثر الامراء لکھا ہے کہ '' الحق بدین کیفیت وخصوصیت باغ در ہندوستان نیست''

اگر فردوس برروئے زمیں است!!!

ہمیں است وہمیں است وہمیں است

سلطان محمود نے ۸۸۹ھ ہجری میں جب چاپانیر کو فتح کیا اور اس کو اپنا دار السلطنت بنایا تو اس تقریب سے ایک شہر آباد کیا، جس کا نام '' محمد آباد'' تھا۔ یہ شہر جب مسجد، شہر پناہ، سوداگروں اور تاجروں کی شاندار عمارتوں سے آباد ہو گیا تو اس نے ۸۹۰ھ ہجری میں اطراف شہر کی رونق بڑھائی اور سوادِ شہر میں کثرت سے باغات لگوائے۔

(ہندوستان کے مسلمان حکمرانوں کے عہد کے تمدنی کارنامے، ص: ۱۳۳-۱۴۸، دار المصنفین شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ)

از قلم:

طفیل احمد مصباحی غفرلہ القوی

رکن رضوی نعیمی دار الافتاء، خواجہ معین الدین لائبریری،

کاشانۂ سرکار محمد پور کشن گنج بہار

مورخہ ۲۹ / جولائی ۲۰۱۹ء

☆☆☆

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصنف کی چند اہم تصانیف

۱	موبائل فون کے ضروری مسائل
۲	ملّا احمد جیون امیٹھوی: حیات وخدمات
۳	کلام نور کے ادبی محاسن
۴	تذکرہ شعرائے بھاگلپور
۵	قربانی صرف تین دن
۶	فتاویٰ عالمگیری کے مؤلفین بہار
۷	چالیس احادیث قدسیہ
۸	تذکرہ سرکار شبلی باڑی
۹	علامہ سید سلیمان اشرف بہاری: اہل علم کی نظر میں
۱۰	علامہ سید سلیمان اشرف بہاری (ادیب محقق اور ناقد)
۱۱	بھاگلپور کے نعت گو شعراء
۱۲	تذکرہ مفتی ظل الرحمٰن بھاگلپوری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "